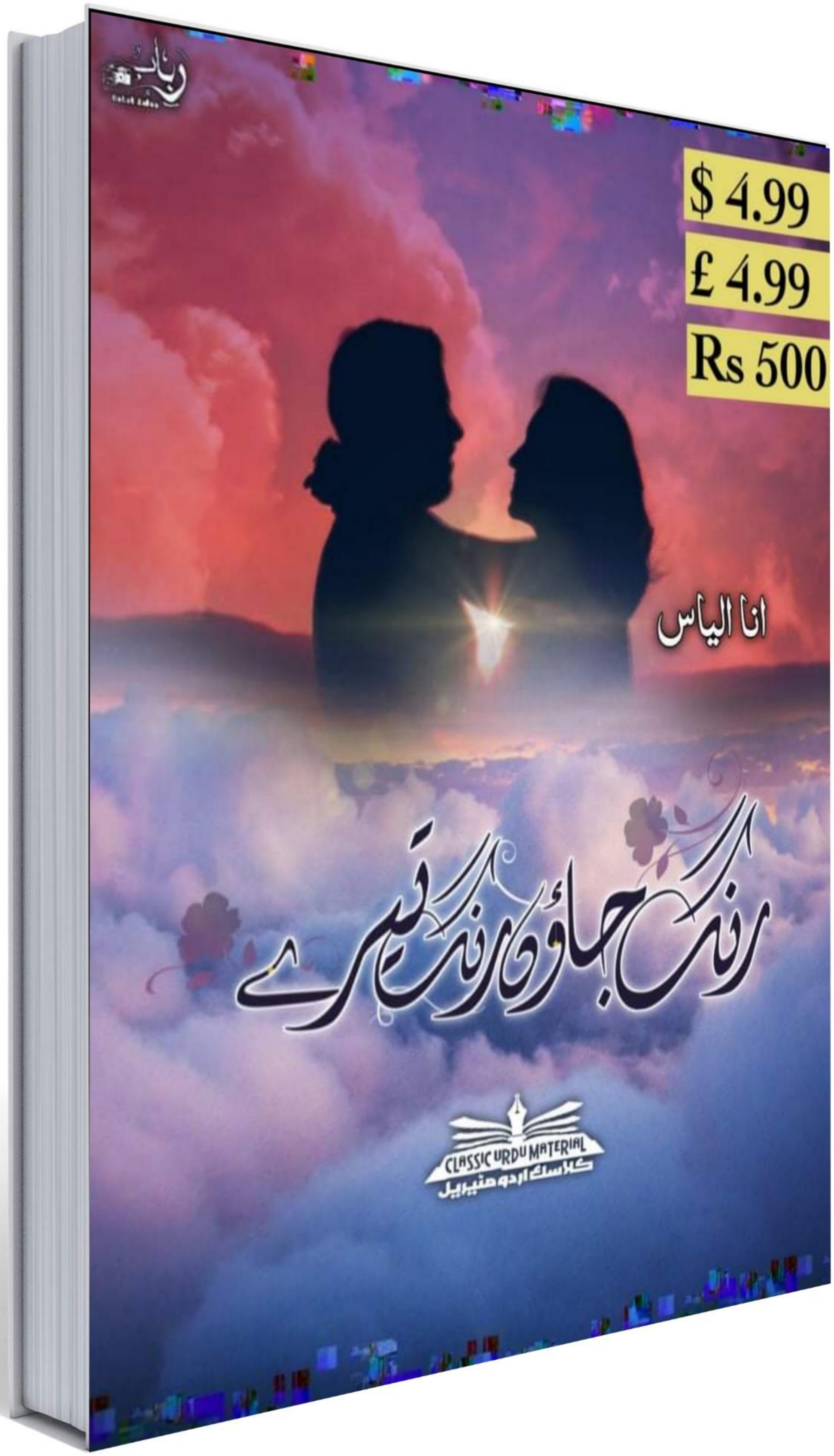

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

رنگ جاؤں رنگ تیرے

اسے کال کرو اور کہو کہ آج سیٹ پر آئے "اشاذ کے تحکمانہ لہجے پر ارم اسے ایک نظر دیکھ" کر رہ گئ۔

تمہیں کتنی مرتبہ بتا چکی ہوں کہ وہ کسی ڈرامے کے سیٹ پر نہیں جاتی۔ پچھلے ڈراموں کی بار" تو تمہین یہ بھوت نہیں چڑھا تھا اب کیا مسئلہ ہے "ارم اسکی دو دن سے جاری و ساری اس رٹ سے تنگ آچکی تھی۔ وہ جانتا بھی تھا کہ ریم صرف کہانی لکھ کر بھیج دیتی ہے اگر کوئ کریکشن کروانی بھی ہو تو اسکے گھر بھیج دی جاتی ہے۔ مگر وہ کبھی سیٹس پر نہین آتی اور ارم اور ایک دو اور خاتون پروڈیوسرز کے علاوہ وہ کسی مرد سے نہیں ملتی۔

میں گزرے کل کی باتیں یاد نہیں رکھتا۔ وہ پہلے نہیں آتی تھی مگر اب آئے گی۔ اور مجھے" یہیں سیٹ پر کریکشن کروانی ہے۔ اسے بھی پتہ چلے پیسہ کمانا آسان نہیں۔ خون پسینہ ایک کرنا پڑتا ہے۔ گھر بیٹھے پیسے کمانا آسان ہے۔ فیلڈ میں نکلو تو پتہ چلتا ہے "آج نجانے اسکے دماغ میں کیا سمائ تھی بس بضد ہوگیا تھا۔ ارم نے اسکی جانب ایسے دیکھ جیسے اسکی دماغی حالت پر شک ہورہا ہو۔

کچھ تی پلا تو نہیں آئے۔ پاگل لگ رہے ہو۔ "وہ اسکی بحث سے عاجز نظر آرہی تھی۔" سگریٹ کے کش لیتا۔ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے ایک ہاتھ اسی کرسی کی پشت پر پھیلائے دایاں آبرو اچکا کر مسکراہٹ چھپائ۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

جو بھی سمجھنا ہے سمجھ لو۔ بہر حال وہ کہیں کی ماہرانی نہیں کہ اسے گھر بیٹھے ہر چیز بھیجتی" جائے اور ہم اسکے الفاظ کی پوجا پاٹ کریں۔ اور یاد رکھنا اگر اگلے دو دنوں میں وہ سیٹ پر نہیں آئی تو پھر میں یہ سیٹ چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ ڈھونڈ لینا کوئی اور ڈائریکٹر۔ "سیگرٹ سامنے میز پر رکھی ایش ٹرے میں مسل کر ارم کو وارن کرتا وہ اپنی جگہ سا کروفر سے اٹھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

پیچھے وہ سر پکڑ کر رہ گئی۔

کن ڈھیٹوں سے واسطہ پڑ گیا ہے "وہ دونوں کو کوسنے لگی۔ مرتا کیا نہ کرتے کے مصداق وہ" اپنی مینجر کو کال کرنے لگی۔

ہاں فروا۔ یار پلیز ریم کا نمبر ملاؤ۔ مجھے ابھی بہت ضروری بات کرنی ہے۔ اس سے کہو جتنی" بھی مصروف ہو سب ترک کرکے مجھ سے پہلے بات کرے۔ "اس کی آواز میں بے بسی سی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے جب وہ لائن پر آجائے تو مجھے بھی لے لینا۔ اوکے "عجلت میں فون بند کرکے" وہ اگلے سین کے لئے ہیرو اور ہیروئن کی جانب لپکی۔

اشاذ ایسا ہی تھا اکھڑ مزاج، اپنی منوانے والا، مگر اپنے کام میں وہ اس قدر پرفیکشن کا قائل تھا کہ اپنی بھی ذرا سی غفلت برداشت نہیں کرتا تھا۔ اور اسی وجہ سے اسکے سخت مزاج کے

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

باوجود لوگ اسے ڈائریکٹر کے طور پر ہائر کرتے تھے۔ اس کے مزاج کا اتار چڑھاؤ اتنا مشکل تھا کہ اسکے بہت قریب رہنے کا دعوی کرنے والے لوگ نہیں جان پاتے تھے کہ وہ کب اور کس لمحے بدل جائے۔ کس بات کی رٹ لگا لے۔

نجانے اسکے مزاج میں یہ غیر متوقع بدلاؤ کیوں تھا۔ وہ کسی کے بھی شاید اتنا قریب نہیں تھا کہ اسکے اندر کوئ جھانک کر اس بات کا اندازہ کرسکتا۔ ان سب باتوں کے باوجود وہ ٹی وی اور فلم انڈسٹری میں ہر کسی کا ہر دل عزیز بندہ تھا۔

گو کہ لمحوں میں لوگوں کو دو کوڑی کا کر دیتا تھا۔ خاص طور سے ایسے لوگوں کو جو اسکے مزاج سے میل نہیں کھاتے تھے۔ اور یہی بات کبھی کبھی اسکے لئے منفی بھی چلی جاتی تھی۔ بہت سی ہیروئنز اور ماڈلز اس کے پیچھے تھیں۔ مگر وہ جس کو چاہتا اسی سے بات کرتا۔ ورنہ اس سے بڑھ کر اجنبی اور وہ بھی روکھا اجنبی شاید ہی کوئ اور تھا۔

السلام علیکم، کیسی ہیں آپ ارم "ریم کا شائستہ اور دھیما لہجہ ارم کو بے حد پسند تھا۔"

وعلیکم سلام۔ جی مین بالکل ٹھیک ہوں "ریم نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔"

ریم ایک مسئلہ ہوگیا ہے۔ امید ہے تم تعاون کرو گی "ارم کی بات پر وہ چونکی۔"

جی آپ بتائیے میرے ساتھ جہاں تک ہو سکا مین تعاون کی بھرپور کوشش کروں گی "وہ" جو کاغذ قلم سنبھالے نئ کہانی کا پلاٹ ترتیب دے رہی تھی ہاتھ روکے ارم کی بات سننے لگی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

تمہارے نئے ڈرامے کا جو ڈائریکٹر ہے اشاذ۔ تم جانتی ہو نا اسے؟ "ارم کو سمجھ نہیں آرہی" تھی کہ کس انداز میں مدعا بیان کرے۔

جی جی انہیں میں تو کیا پورا پاکستان جانتا ہے۔ کیا ہوا انہیں؟ "ریم تشویش مین مبتلا ہوئی۔"

نہیں ہوا کچھ نہیں۔ زندہ سلامت ہے وہ "ارم کچکچا کر بولی۔"

پھر؟ "وہ ابھی بھی پر تجسس تھی۔"

وہ اصل میں کچھ چیزیں چینج کروانا چاہتا ہے تو وہ چاہ رہا تھا کہ تم سیٹ پر آجاؤ تو پھر وہ" تمہین سمجھا دے گا "ارم نے ہچکچا کر بات پوری کی۔

اس کی بات پر وہ لمحہ بھر کے لئے ہونٹ بھینچ گئ۔ چند آوارہ لٹیں چٹیا سے نکل کر چہرے پر لہرائیں جنہیں غصے میں اس نے چہرے سے ہٹایا۔

پھر معذرت قبول کریں۔ کیونکہ اس سلسلے میں میں آپکی کوئی مدد نہیں کرسکتی۔ "اشاذ کی" آوارہ مزاجی سے وہ اچھے سے واقف تھی۔ نجانے کتنی ہی لڑکیوں کے ساتھ اسکینڈلز آئے دن آئے رہتے تھے۔ وہ کبھی مر کر بھی اسکے سامنے جانے کی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

میڈیا میں یہ سب عام سی باتیں تھیں۔ مگر اسکے لئے زندگی اور موت تھیں۔ وہ جس کلاس سے تعلق رکھتی تھی۔ ایسے اسکینڈل وہ مر کر بھی افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔ اسی لئے ڈرامے لکھنے کے باوجود وہ کبھی سیٹس پر نہیں گئ تھی۔ چند ایک خاتون پروڈیوسرز کے علاوہ اسے کسی

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

نے دیکھا تک نہیں تھا۔ اسکے ڈراموں کو ایوارڈز بھی ملتے تھے تو وہ گھر رہ کر ہی ریسیو کرتی تھی۔ وہ کبھی کسی ایوارڈ شو اور انٹرویو مین بھی نہیں گئ تھی۔

اس نے کچھ اصول خود کے لئے بنا رکھے تھے۔ وہ ہر جگہ خود کے لئے ترحم بھری نظریں برداشت نہیں کرسکتی تھی۔ اس کے فینز نے اسکا جو تخیل بنا رکھا تھا وہ سامنے آکر وہ تخیل توڑنا نہیں چاہتی تھی۔ کوئ تو ایسی جگہ ہو جہاں اسکے لئے ہمدردی اور ترس بھری نگاہیں نہ ہوں۔ بس یہی سوچ کر وہ کبھی انڈسٹری کے کسی بندے کے سامنے نہیں آئ تھی۔

آپ جانتی ہین جو بھی درستگی یا تبدیلی کروانی ہوتی ہے وہ میں گھر پر ہی کر دیتی ہوں۔ آپ" ان سے کہیں وہ غلطیاں ہائ لائٹ کرکے بھیج دیں مین ٹھیک کردیتی ہون۔ "اس نے سہولت سے جواب دیا۔

میں جانتی ہوں میری جان۔ مگر اشاذ بضد ہے کہ تم سیٹ پر آؤ گی تو کام ہو گا۔ ورنہ وہ یہ" ڈرامہ نہین کرے گا "ارم نے اسکی سماعتوں پر گویا کوئ بم پھوڑا۔

وہ جانتے تو ہیں کہ مین نہیں آتی "اب کی بار اسکے لہجے میں درشتگی آئ۔"

وہ جانتا ہے مگر اس بار مان نہیں رہا۔ پلیز تم ایک دن کے لئے آجاؤ۔ دیکھو میرا آدھا ڈرامہ" بن چکا ہے۔ اب اگر وہ یوں درمیان سے نکل گیا تو میرا بہت نقصان ہو گا۔ صرف میرا ہی نہیں ہم سب کا۔ کیونکہ تم اسے اچھے سے نہیں جانتیں "وہ ملتجی لہجے میں بولی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

لیکن ارم میرے لئے ممکن نہیں۔ آپ پلیز میری جانب سے معذرت کر لیں "وہ دو ٹوک" انداز میں بولی۔

اگر وہ بات سن لیتا تو مجھے تمہیں یہ سب کہننے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ پلیز یار۔۔ صرف" ایک دن کی بات ہے میں اسکے بعد تمہیں آنے کو نہیں کہوں گی "وہ گویا منتوں پر اتر آئی۔

ارم میں۔۔۔ "وہ بے بس ہوئی۔ دل ہی دل میں اشاذ کو سخت سست سنائی۔"

پلیز دیکھو سب کا نقصان ہے اس میں۔ وہ نہیں سمجھ رہا مگر میں جانتی ہوں تم سمجھدار ہو۔" اسی لئے تمہارے پاس آئی ہوں۔ اور تم جانتی ہو اس سے پہلے میں نے کبھی تمہیں آنے کا نہیں کہا۔ حالانکہ زیادہ تر رائٹرز سیٹ پر موجود ہوتے ہیں۔ مگر مین نے کبھی تمہیں آنے کو نہیں کہا "ارم کی بات سے وہ انکار نہیں کرسکتی تھی۔

میں رات تک آپ کو سوچ کر جواب دیتی ہوں "اس نے بے بسی سے اقرا نہیں کیا تو انکار" بھی نہیں کیا۔

تھینک یو۔ مجھے امید ہے تم میری درخواست کا مان رکھو گی "ارم نے پھر سے اسے اموشنلی" بلیک میل کیا۔ اس وقت یہ اسکی مجبوری تھی۔

سوچتی ہوں "ریم نے اتنا کہہ کر فون بند کردیا۔ بے زاری اسکے چہرے سے جھلک رہی تھی۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

یہ کیا کرتے پھر رہے ہو تم "سمیرہ تیزی سے اسکے کمرے کا دروازہ کھول کر غصے میں بھری" ہوئی اندر داخل ہوئی۔

تمہیں اطلاع دے دی ۔۔ تمہاری چمچی نے "آرام دہ صوفے پر بیٹھا ہوا رخ کھڑکی کی" جانب تھا۔ سیگرٹ کے مسلسل کش لگاتے وہ اندر کا اضطراب کم کرنے کی کوشش میں تھا۔

ایک اچٹتی نظر سمیرہ پر ڈالی۔ جو اب دروازہ بند کرکے اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھی جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ دونوں کے بیچ چھوٹی سی کافی ٹیبل موجود تھی جن پہ موجود ایش ٹرے میں وہ گاہے بگاہے سیگرٹ کی راکھ چھڑک دیتا تھا۔

ہاں بتا دیا اس نے۔ کیونکہ وہ جانتی ہے میرے علاوہ کوئی اور تمہیں قابو نہیں کرسکتا "وہ" بڑے مان سے گویا ہوئی۔

تمہاری خوش فہمی کہوں یا غلط فہمی "نظریں ایک بار پھر کھڑکی سے باہر لان میں موجود برگد" کے درختوں پر تھیں۔

کیوں ضد لگا رہے ہو؟ "بہن تھی۔۔ ماں اور باپ کی بے رخی کے بعد وہ دونوں ہی ایک" دوسرے کی کل کائنات تھے۔ اسکی رگ رگ سے واقف تھی۔ یہ بھی جانتی تھی کہ اس ضد کے پیچھے کوئی وجہ ہوگی۔ وہ ایسے ہی کسی چیز کی ضد نہیں لگاتا۔

وجہ بتاؤ "اسکے کہنے کی دیر تھی کہ ایک اخبار اس نے سینٹر ٹیبل سے اٹھا کر سمیرہ کے" سامنے پھینکنے کے انداز میں رکھتے اسے اٹھانے کا اشارہ کیا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

سمیرہ نے تیزی سے اخبار اٹھایا۔ جس پر ریم کا انٹرویو تھا۔ اخباروں کے علاوہ وہ کسی چینل پر انٹرویو نہیں دیتی تھی اور اس پر اپنی تصویر بھی نہیں دیتی تھی۔

اس نے میرے بارے میں ایک سوال پوچھے جانے پر فرمایا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے" بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی "اشاذ نے تلخ لہجے میں خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ سمیرہ کی نظریں تیزی سے اس انٹرویو پر پھر رہی تھیں۔ ایک جگہ نظریں ٹھہر گئیں۔

ریم آپکے ڈراموں کے ڈائریکٹر اشاذ کے آجکل کچھ اسکینڈل منظر عام پر آئے ہیں۔ کیا آپ" کچھ کہنا چاہئیں گی؟

میں کسی کی ذاتی زندگی کے بارے میں کوئی بات کرنا پسند نہیں کرتا۔ اور نہ ہی ایے" لوگوں کے بارے میں کوئی کمنٹ پاس کرتی ہوں۔ وہ میرے ڈراموں کے ڈائریکٹر ہیں۔ اس سے زیادہ میں انہیں نہیں جانتی نہ جاننے کا شوق ہے "اسکے الفاظ شاید سادہ تھے مگر اشاذ کو بہت بری طرح چبھے تھے۔

"میرے خیال میں یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں۔ تمہیں تو اس تنقید کا عادی ہونا چاہئیے۔" سمیرہ نے اخبار رول کرکے ٹیبل پر رکھ کر اسکی بات کو ہوا میں اڑانا چاہا۔ مگر وہ جانتی تھی کہ وہ جس کے پیچھے لگ جاتا تھا۔ چاہے وہ بات چھوٹی ہوتی یا بڑی۔۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے ہٹا نہیں سکتی تھی۔ جنونی سا ہو جاتا تھا وہ۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

مگر مجھے "اس "کے منہ سے یہ صرف تنقید نہیں لگی۔ بھئ جب تم کسی کے بارے میں" کمنٹ نہیں کرتی تو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ "ایسے لوگون"۔۔۔۔ کیسے لوگوں۔۔ اب دیکھنا چاہتا ہوں کہ کون سی پارسا ہے جسے ہم "ایسے لوگ "لگتے ہیں۔ اب کہہ دیا تو بھگتے "وہ پھر سے ضدی لہجے میں بولا۔

اشاذ یہ اتنی بڑی بات نہیں۔۔ اچھا تمہیں کریکشن کروانی ہے تو میں چلی جاتی ہون اسکے گھر" کروا کر لے آتی ہوں "وہ جیسے اسے اس ضد سے ہٹانے کے جتن کررہی تھی۔

کیوں؟ وہ کہاں کی ماہرانی ہے۔۔ وہ آئے گی۔۔ اپنی ضرورت کو آئے گی۔۔ اسے آنا پڑے" گا "وہ پھر سے ضدی لہجے میں بولا۔

اور اگر اس نے انکار کردیا۔۔ تم ٹھیک نہیں کررہے اشاذ۔۔کیوں خوامخواہ ایک بے ضررسے" بیر لے بیٹھے ہو "وہ بے بسی سے بولی۔ آج تو وہ اسکے بھی قابو نہیں آرہا تھا۔

میں کون سا اسکو بولا کر کچھ غلط کرنے کی نیت رکھتا ہوں۔ صرف دیکھنا چاہتا ہوں کہ" دوسروں کو حقیر جاننے والی۔۔ خود کتنے پانی مین ہے"وہ سیگرٹ کو ایش ٹرے میں مسل کر دانت پیستے ہوئے بولا۔

سمیرہ نے اپنے خوبرو سے بھائ کو دیکھا۔ ماں باپ کی دوری اچھے بھلے انسان کو سائیکو بنا دیتی ہے۔ اسکے پاس اشاذ کا سہارا تھا اسکی خاطر وہ سنبھل گئ تھی۔ مگر ماں کے جانے کے بعد اشاذ کو اس نے بڑی مشکل سے نارمل کیا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کتنی بار سائیکٹریسٹ کے ساتھ اسکے سیشن کروائے۔ اب جا کر اس کا ڈپریشن سنبھلا تھا۔ لیکن پھر بھی کبھی کبھی کسی سوچ پر اٹک کر وہ ویسا ہی گیارہ سالہ اشاذ بن جاتا تھا جسے رومیسہ چھوڑ کر اپنے شوہر کا بدلہ پورا کرنے کی غرض سے کسی اور سے شادی رچا کر ان دونوں کو چھوڑ گئیں تھیں۔

باپ نے تو پہلے ہی دوسری شادی کرر کھی تھی۔ مگر ماں کے جانے کے بعد وہ دونوں بکھر گ ئے تھے۔ نانا اور نانو کا ساتھ نہ ہوتا تو وہ دونوں کہیں کے نہ رہتے۔ کچھ سال پہلے نانو بھی فوت ہوچکی تھیں۔ اب صرف صفدر صاحب تھے۔

مگر اشاذ انکے بھی قابو نہیں آتا تھا۔ ماں کے جانے کا بدلہ شاید وہ ان سے لیتا تھا۔ ایک سمیرہ ہی تھی جس کی سن لیتا تھا۔ اب تو اسکی بھی شادی ہوگئ تھی۔ پھر بھی وہ اسکا ہر حال مین دھیان رکھتی تھی۔

سمیرہ نے ہی زبردستی اسے اس فیلڈ میں لگایا تھا۔ وہ بہت تخلیقی ذہن کا تھا۔ اور یہ بات وہ خود نہیں جانتا تھا۔ ارم سمیرہ کی یونی فرینڈ تھی۔ دونوں نے میس کام مین ماسٹرز کیا تھا۔

سمیرہ کی تو اسکے بعد شادی ہوگئ۔ مگر ارم نے شوبز جوائن کرکے پروڈکشن کا کام سنبھال لیا۔ ایک دو بار اشاذ سے ملنے پر اسے اندازہ ہوا کہ وہ بہت اچھا ڈائریکٹر بس سکتا ہے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ارم نے سمیرہ سے بات کی۔ اشاذ نے وقت گزاری کے طور پر اس کا ایک ٹیلی پلے ڈائریکٹ کیا۔ اور وہ ایسا مقبول ہوا کہ وہ جو ایم بی اے کے بعد کوئ بزنس کرنا چاہتا تھا اپنی فیلڈ سے ہٹ کر اس جانب آگیا۔ اور چںد سالوں میں اپنا لوہامنوا لیا۔

اس سب میں لگ کر وہ کسی حد تک اپنی نفسیاتی گرہوں پر قابو پاچکا تھا۔ مگر ضد اسکی اب بھی کم نہیں ہوئ تھی۔ اور اسی ضد کی وجہ سے سوئ جب ایک بات یا نقطہ پر اٹک جاتی پھر وہاں سے نکلتی نہیں تھی۔

ریم بھی اسکی ضد بن گئ تھی۔ بس اب اسے اپنے روبرو لانا تھا۔ جیسے بھی سہی۔

سمیرہ مایوس ہوکر چلی گئ تھی۔ جان گئ تھی کہ اب وہ اپنی ضد پوری کرکے رہے گا۔

دو دن گزر چکے تھے نہ ریم مان رہی تھی نہ ہی اشاذ۔ ارم ان دونوں کے بیچ فٹ بال بن کر رہی گئ تھی۔

آخر دوسرے دن شام میں وہ ریم کے روبرو تھی۔

ریم تم سے کوئ پروڈیوسر صاحبہ ملنے آئ ہیں "وہ نئ کہانی پر کام کررہی تھی۔ ثمرین)چھوٹی" بہن (کے کمرے میں آنے پر اسکی محویت ٹوٹی۔

وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گئ۔ سمجھ تو گئ تھی کہ کون آیا ہے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

تم نے انہیں بٹھایا ہے؟ "ریم نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے سوال کیا۔ وہ اس وقت اپنی" اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی کام کررہی تھی۔

جی میں نے بٹھا دیا ہے "وہ بتاتے ساتھ ہی کمرے سے نکل گئ۔ ریم کمرے سے نکل کر" ڈرائنگ روم کی جانب بڑھی۔

ڈرائینگ روم کا پردہ ہٹا کر وہ اندر داخل ہوئ جہاں ارم خاموشی سے سامنے صوفے پر بیٹھی ڈرائینگ روم کا جائزہ لے رہی تھی۔ وہ ایک چھوٹا مگر خوبصورت طرز پر بنا ہوا گھر تھا۔

ریم سلام کرکے اندر داخل ہوئ۔

ارم اسے اندر آتا دیکھ کر گرمجوشی سے کھڑی ہوئ۔

کیسی ہو؟ "اسکی جانب بڑھتے وہ اس سے گلے ملی۔"

ٹھیک۔۔ آپ بیٹھیں پلیز "اسے بیٹھنے کا اشارہ کرکے ریم بھی اسکے ساتھ پڑے صوفے پر" بیٹھ گئ۔

میں وہی درخواست لے کر آئ ہوں "ارم نے بغیر کوئ تمہید باندھے آنے کا"

مقصد بتایا۔

اور میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ میں نہیں آسکتی "ریم نے بے بسی سے کہا۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ارم بیٹے یہ ابھی آپکے ساتھ آپکے سیٹ پر جائے گی "اندر آتی سلطانہ بیگم نے ارم کو اسکا" متوقع جواب دیا۔

امی پلیز۔۔ "ریم نے خفا نظروں سے ماں کو دیکھا۔ وہ انہیں ارم سے ہونے والی گفتگو کے" بارے میں پہلے سے ہی بتا چکی تھی۔

بیٹے کب تک دنیا کا سامنا کرنے سے کتراؤ گی۔ اگر کچھ بننے کی ہمت لے ہی آئی ہو۔تو" لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کرنا سیکھو۔ نہیں تو میں اس سب کا قصوروار خود کو تصور کرتی ہوں۔ جب جب تم لوگوں سے ملنے سے کتراتی ہو۔۔ مجھے لگتا ہے تمہاری یہ محرومی صرف میری وجہ سے ہے"ریم کے صوفے پر ہی اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھتے وہ نمناک لہجے میں بولیں۔

پلیز امی آپ کو ہی تو لوگوں کی باتوں سے بچانے کے لئے میں نے یہ سب کیا ہے۔ دیکھتی" نہین ہیں جو لوگ کل کو آپ کو اور مجھے طعنے دیتے تھے۔ آج ہم پر رشک کرتے ہیں "ریم کی بات پر وہ مسکرائیں۔

آنٹی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ریم جہاں تم نے دنیا کو اس حد تک جھٹلا دیا ہے وہاں تھوڑی" سی اور کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔ "ارم نے بھی اسکا حوصلہ بندھایا۔

ٹھیک ہے ۔۔ میں جانے کے لئے تیار ہوں۔ مگر آپ وعدہ کریں کہ آپکے سیٹ پر ہر کوئی" مجھ سے اس کمی کے بارے میں گفتگو نہیں کرے گا۔ مین ہر ایک کو یہ قصہ نہیں سنانا

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

چاہتی۔ اسی سے بچتی ہوں۔ اور ہر بار ملنے والے لوگ ایسا ہی کرتے ہیں اور پھر ترحم بھری نظروں سے دیکھتے ہیں۔ جن کو اللہ نے نارمل بنایا کیا ان سے کوئی سوال کرتا ہے کہ وہ نارمل کیوں ہیں؟ "وہ خفا خفا سے لہجے مین بولی۔

اول تو ہماری انڈسٹری میں بہت سے لوگ اپنے کام سے کام رکھتے ہین۔ میرے پاس تو جتنے" لوگ ہیں وہ بہت پروفیشنل ہیں۔ مگر پھر بھی مین تمہیں یقین دلاتی ہوں کوئی تم سے کچھ نہیں پوچھے گا۔ "ارم نے اسے یقین دلایا۔

اگر تم جانے کے لئے راضی ہو تو میں اشاذ کو فون کرکے آنے کا کہہ دوں؟ "اس کے" سوالیہ لہجے پر اس نے ہولے سے سر ہلا دیا۔

ہاں شاید یہی موقع تھا لوگون کو یہ بتانے کا کہ ریم کو اگر اللہ نے کچھ کمی دی ہےتو وہ صلاحیت دی ہے جو ہر ایک کے پاس نہیں۔ وہ خود کو مضبوط کرنے کے لئے بہت سے دلائل اکٹھے کر رہی تھی۔

وہ اس وقت اپنی گیم کرکے فارغ ہوا تھا کہ ارم کا نمبر موبائل پر جگمگاتا دیکھ کر اگنور کر گیا۔ پچھلے دو دن سے وہی یہی کررہا تھا۔

اس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا اگر ریم نہیں آئے گی تو وہ بھی کسی اور ڈائریکٹر کا انتظام کرلے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

فون بند ہوا تو میسج آیا۔

اس نے بے دلی سے فون اٹھا کر میسج پڑھا۔

پلیز فون اٹھا لو۔ تمہارے مطلب کی بات ہے "میسج پڑھ کر وہ چونکا۔"

اور خود سے فون کر دیا۔

شکر ہے۔۔ تم نے بات تو کی "ارم نے اسکا فون آتا دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔"

کہو کیا بات ہے "وہ رکھائی سے بولا۔"

کتنی دیر میں سیٹ پر آسکتے ہو؟ "اسکے سوال پر وہ پھر سے تپ گیا۔"

"میں نے تمہیں۔۔۔۔"

ہاں میں جانتی ہون۔ پھر بھی پوچھ رہی ہوں۔ کیونکہ میں ریم کو لے کر اگلے پانچ منٹ" میں اسکے گھر سے نکل رہی ہوں۔ اور اگلے پندرہ منٹ مین ہم تو سیٹ پر ہوں گے۔ اب تم اپنی بتاؤ؟ "وہ بڑے مزے سے اسکی بات کاٹ کر اسے حیران کر گئی۔

میں بھی نکل رہا ہوں "وہ مسکراہٹ دباتے جلدی سے تولیہ پھینک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس" وقت تیار ہونے کا ٹائم نہیں تھا۔ لہذا اس نے جم سے ہی سیدھا سیٹ پر جانے کا سوچا۔

واش روم میں جاکر منہ بازو اور گردن اچھی طرح دھوئے خوب سارا پرفیوم اسپرے کیا تسلی نہیں ہوئی تو دوسرا صاف ستھرا ٹریک سوٹ نکال کر کوئیک شاور لیا۔ تیزی سے باہر نکلتے جم

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کے ٹیبل سے گاڑی کی چابی اور والٹ اور فون اٹھایا۔ اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا باہر کی جانب بڑھا۔ یہ جم اسکے گھر کی ہی بیسمنٹ میں موجود تھا۔ لہذا اسکے علاوہ وہاں کوئ موجود نہیں ہوتا تھا۔

ریم کا تعلق ایک متوسط طبقے سے تھا۔ فخر احمد اور سلطانہ کو اللہ نے دو بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا ہوا تھا۔ بیٹیاں بڑی اور بیٹے چھوٹے تھے۔ سب سے بڑی ریم، پھر ثمرین، پھر فواد اور سب سے آخر میں صمد تھا۔ پیدائشی طور پر ہی ریم کے ہاتھوں اور پاؤں کی نشوونما باقی جسم کے مطابق نہیں ہوئ۔ اسکے باقی تینوں بہن بھائ ٹھیک تھے۔ اسے تب تک اپنی اس کمی کا احساس نہیں ہوا جب تک سکول اور خاندان میں اسکی ساتھی سہیلیوں اور کزنز نے اس کا مذاق اڑانا نہیں شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ وہ لوگوں سے دوستی ختم کرتی گئ۔ اور پھر ایف اے کے بعد اس نے بی اے پرائیوٹ کیا۔ رشتے دار بار بار اسکی اس کمی کا احساس دلاتے۔

"آتے جاتے وہ باتیں سنتی "اسکی تو کبھی شادی نہیں ہوگی۔۔

"یہ تو تم میاں بیوی کے لئے سزا ہے۔ کون اسے بہو بنائے گا۔"

"نہ پڑھتی لکھتی ہے کہ تمہارے بڑھاپے کا سہارا بنے۔۔"

پہلی اولاد اور وہ بھی بے کار۔۔ توبہ توبہ "اور نجانے ایسے طنز کے کتنے ہی نشتر وہ روز اپنے" اردگرد موجود لوگوں کی باتوں سے اپنے اندر پیوست ہوتے محسوس کرتی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

بندے تو انسان کو جینے نہیں دیتے۔ مگر اللہ جانتا ہے اس نے کسی کو کوئی کمی دے کر بھی سب میں ممتاز کر دیا۔

اور اس کا احساس لوگوں کو تب ہوا۔ جب ریم نے کہانیاں لکھنی شروع کیں۔ اسکی پہلی کہانی ہی ڈائجسٹ میں بے انتہا مقبولیت اختیار کر گئی۔

اور پھر دو سالوں میں ہی وہ شہرت کی ایسی بلندیوں پر پہنچی کے چند ایک ڈرامہ پروڈیوسرز نے اسکی کہانیاں پڑھیں اور اسے ڈرامے کی تشکیل کا کام دیا۔

اور پھر یہاں بھی اس نے جھنڈے گاڑھے۔ اسکی کمائی سے جلد ہی انہوں نے ایک بہتر علاقے میں گھر خریدا اور پھر وہ سب لوگ جو ریم کو ترحم بھری نظروں سے دیکھتے تھے۔ ان کی نظروں میں اسکے لئے رشک اتر آیا۔ مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔ وہ اس حد تک خود کو ایک خول مین بند کر چکی تھی۔ کہ لوگوں کی پرواہ کرنی اس نے چھوڑ دی تھی۔

ڈراموں کی چں‌د ایک پروڈیوسرز کے علاوہ اسے کسی نے دیکھ نہیں رکھا تھا۔ نجانے کتنے ایوارڈز اس نے جیتے۔ ہر ڈرامے کی شہرت پر بننے والے پروگراموں میں وہ جانے سے صاف انکار کر دیتی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس دنیا کے لوگ اسکی اس محرومی کو جان کر اس پر فقرے کسیں۔ اور وہ اپنے اس جنون کو چھوڑ دے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

جیسے ہی وہ سب سے ملتا ملاتا ارم کے آفس پہنچا۔ دروازے کے بالکل سامنے والے صوفے پہ ارم جبکہ اسکے سامنے موجود ٹیبل کے اس طرف کرسی رکھے کوئی کالی چادر میں موجود تھی۔

شکر تم آگۓ "اسے دیکھ کر ارم کے چہرے پر سکون اور ریم کے چہرے پر تناؤ بکھرا تھا۔"

وہ اپنے رف اینڈ ٹف حلیے میں اسکے سامنے موجود صوفے پر ارم کے برابر بیٹھ چکا تھا۔

ٹیبل پر گاڑی کی چابی، لائٹر، سگریٹ کا پیک اور موبائل رکھتے بہت تفصیل سے سامنے بیٹھے وجود کو دیکھا تھا۔ گندمی مگر اس قدر پرکشش چہرہ اس نے شاید ہی کبھی دیکھا تھا۔ خم دار گھنی پلکیں اسکے گندمی رنگ کو اور بھی خوبصورت بناتی تھیں۔

ہمم "ارم نے اسکی نظروں کے ارتکاز پر گلا کھنکھار کر اسے وارن کیا۔ ریم اپنے چہرے پر" اسکی بے باک نگائیں محسوس کرکے شدید غصے سے کھول رہی تھی۔

کہاں چینجز کروانی ہیں تمہیں "ارم نے اسکرپٹ اسکے آگے رکھا۔"

چینجز بھی کروا لیں گے اتنی کیا جلدی ہے۔ کوئی سلام دعا کا رواج نہیں یہاں "جان بوجھ کر" وہ اسے بولنے پر اکسا رہا تھا۔

اب کی بار اس نے خم دار پلکیں اٹھا کر شرربار نگاہوں سے اسے دیکھا۔

چلیں میں ہی سلام کرلیتا ہوں۔ السلام علیکم۔ کیسی ہیں آپ بریلینٹ رائٹر "اب کی بار" اسکی آنکھوں میں براہ راست دیکھتے وہ شریر لہجے میں بولا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

الحمداللہ بالکل ٹھیک۔ ارم آپ مجھے مارک کر دیں جہاں جہاں چینجز چاہئیں "شراروں سے" پلٹ کر نگام میں سرسری پن لئے اس پر سے نگاہ ہٹا کر اب کی بار اسے بری طرح اگنور کرکے ارم کی جانب دیکھ کر جملہ مکمل کیا۔

اشاذ کو یوں اگنور ہونا کھولا گیا۔

ارم چائے کا کہہ کر آؤ "اس سے پہلے کہ ارم کچھ کہتی اب وہ نیا آرڈر جاری کر چکا تھا۔"

اوکے میں کہہ دیتی ہوں "ارم نے فون اٹھا کر ملانا چاہا جس پر وہ اور بھڑک اٹھا۔"

جا کر کہہ کے آؤ۔۔ ڈو یو گیٹ دیٹ "اب کی بار وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔ ارم اسکے" تیور دیکھ کر بوکھلا کر اٹھی۔ اور بوکھلا تو ریم بھی گئ تھی کیونکہ اب وہ اس اوباش ڈائریکٹر کے ساتھ اکیلے کمرے میں تھی۔ جس کی حرکتوں کے بہت سے قصے سن رکھے تھے۔

ارم کے جانے کے بعد اس نے پھر سے آنکھیں اس پر گاڑیں۔

اب جتنی اقساط ریکارڈ ہوں گی۔ آپ اس سیٹ پر موجود ہوں گی "وہ جو اسکے پرسکون" چہرے کو دیکھ کر کھول رہا تھا۔ اپنی بات کا متوقع ردعمل دیکھ کر مقابل کو زچ کرنے والے انداز میں مسکرایا۔

میں آج پہلی اور آخری بار آئی ہوں۔ صرف ارم کے کہنے پر۔ ڈو یو گیٹ دیٹ "واہ ۔۔۔" کیا اشاذ نے اسے محظوظ کن مسکراہٹ سے دیکھا۔

جیسے اسکے جواب سے بے حد حظ اٹھایا ہو۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

یہ تو آپ بھول جائیں مس رائٹر "اب کی بار ٹیبل پہ ہاتھ رکھ کے تھوڑا سا آگے کو جھکتے" جیسے اسے چیلنج کیا۔

آپ کے ساتھ پرابلم کیا ہے جب کریکشن ہی کرنی ہے تو وہ میں گھر رہ کر بھی کرسکتی" ہوں۔ "اب کی بار اس نے براہ راست اس سے بات کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ وہ تو پھیلتا جارہا تھا۔

کچھ بھی کہے بنا وہ بس سامنے رکھی چابی کو گھمائے جارہا تھا۔ نظریں جھکی تھیں۔ ریم نے کسی قدر تنفر سے اسکے بشاش اور وجیہہ چہرے کو دیکھا۔ پرکشش چہرہ۔۔ ہلکی سی داڑھی۔۔ سفید نہیں بس صاف رنگت تھی اسکی۔ ماتھے پہ موجود بکھرے الجھے بال اور ہلکی سی داڑھی اسے انتہائی خوبصورت مردانہ کشش کا حامل انسان بناتی تھی۔ اگر لڑکیاں اسکے پیچھے پاگل تھیں تو ایسے ہی نہیں تھیں۔

اس کا ڈیل ڈول۔۔ اور لمبا قد اسکے مردانہ حسن میں چار چاند لگاتا تھا۔ مگر ریم کو اس وقت وہ شخص زہر سے بھی زیادہ برا محسوس ہورہا تھا۔

پتہ نہیں کیا چاہتا ہے سائیکو "دل میں اسے لتاڑا۔"

میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی دیکھیں کہ ہم "جیسے "لوگ یہاں کیسے کام کرتے ہیں "اپنی" حزن میں لپٹی آنکھیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھتے جیسے پہ زور دیتے کہا۔ ریم کو یاد بھی نہیں تھا

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کہ وہ کس بات کا حوالہ دے رہا ہے۔ وہ ابھی اسی لمحے ارم ایک چائے والے لڑکے کے ساتھ اندر آچکی تھی۔

اسے اندر آتے دیکھ کر اشاذ نے اب کی بار اسکرپٹ پکڑا۔ تیزی سے اس پر کچھ مارک کرکے ریم کی جانب بڑھایا۔

یہاں سے یہ سین بالکل اریلیوینٹ ہیں۔ ایکپریشنز کو بہت ڈریگ کیا ہے۔ بہتر ہے کا یہاں" ڈائیلاگز ڈالیں۔ لوگ ایسے ڈرامے دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ جن مین سین خوامخواہ میں کھینچا جائے "وہ بولتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھائے تھے۔

ریم نے جیسے ہی اسکرپٹ لینے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا۔ اشاذ کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے کھلیں۔۔ اسکرپٹ پر ہاتھ ڈھیلا پڑا۔ ریم نے اسکرپٹ پکڑ کر ہاتھ میں پین تھام کر چائے کا کپ پکڑا اور ایک جانب صوفے پر بیٹھ گئ جیسے تنہائ چاہتی ہو۔

وہ اشاذ کی حیران نظروں سے بے خبر تھی۔

اشاذ نے اسی حیرت سے ارم کو دیکھا۔

اسکے ہاتھ اور پاؤں نارمل لوگوں کی طرح نہیں ہیں۔ پیدائشی طور پر وہ باقی جسم کی طرح نمو" نہیں پا سکے۔ لوگ اسی بات پہ اس کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ اور وہ اسی لئے لوگوں کو فیس کرنے سے ڈرتی ہے۔ "ارم نے بہت آہستگی سے وہ سب ایسے بتایا کہ ریم تک اسکی آواز نہ پہنچ سکے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اب کی بار اشاذ کو اپنی ضد پر افسوس ہوا۔ اور افسوس غصے میں ڈھل گیا۔ وہ کچھ بھی کہے بغیر باہر نکل گیا۔

باہر آکر وہ کتنی ہی دیر خود سے لڑتا رہا۔

کبھی کبھی ہم نہیں جانتے کہ کسی شخص کے کسی عمل کے پیچھے کیا وجہ ہے۔ ہم اپنے مفروضوں کی بنیاد پر لوگوں کو بڑی آسانی سے جج کرکے فیصلے بھی سنا دیتے ہیں۔

جیسے اشاذ، ریم کو خود سر اور مغرور سمجھتا تھا۔ جو اسی لئے میڈیا کی اس دنیا میں نہیں آتی تھی کہ وہ خود کو اچھا اور ان سب کو برا سمجھتی تھی۔

مگر آج جب اسے معلوم ہوا اسے اپنے مفروضوں پہ شدید غصہ آیا۔ مگر پھر کچھ ارادہ کرتے وہ خود پر قابو پاتے بڑے سکون سے واپس آفس میں آیا۔

کام ہوا ہے یا نہیں۔ مزید کتنی دیر کرنی ہے۔ مجھے سین شوٹ کرنا ہے "اندر آتے وہ عجلت" میں بولا۔ کچھ دیر پہلے جو ندامت چہرے پر آئی تھی اس وقت اس کے چہرے پہ اس ندامت کا شائبہ تک نہ تھا۔ ارم نے افسوس بھری نظر اس پر ڈالی۔

بہت ہی ڈھیٹ ہے "وہ سمجھی تھی کہ شاید وہ یہ سب جاننے پر ریم کے ساتھ کچھ نرم پڑ" جائے۔ مگر وہ ویسا ہی اکھڑا ہوا تھا۔

جی بس ہوگیا ہے "ریم یکدم چونک کر اسکرپٹ پر آخری نگاہ ڈال کر اب اسے تھما چکی تھی۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

باہر آؤ پھر۔۔ سین دیکھو "بڑے مزے سے تکلف کی دیوار گراتا وہ اسے باہر آنے کا حکم" صادر کرتا چلا گیا۔

ریم نے اسکے حکم پر بیزار نظروں سے ارم کی جانب دیکھا۔

کس قدر کھسکے ہوئے ہیں یہ "چڑ کر بولی۔ ارم بمشکل مسکراہٹ چھپاتی کندھے اچکا گئ۔"

آجاؤ یار۔۔ نہیں تو ابھی پورا سیٹ سر پر اٹھا لے گا "ارم بھی اپنی سیٹ سے کھڑی ہوتی" اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر گئ۔

پورا سیٹ اٹھا لیتے ہیں؟ جن ہیں کیا؟ "ریم نے مصنوعی حیرت سے جس طرح مزاح کے" رنگ میں سوال کیا وہ ارم کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گیا

سینز ختم ہونے تک وہ دل میں اسکی پرفیکشن اور کام کے انداز کو سراہے بغیر نہ رہ سکی۔ آج اسے اندازہ ہوگیا تھا کہ پروڈیوسرز کیوں اپنے ڈرامے اس سے ڈائریکٹ کروانے کے لئے بے حال ہوئے جاتے ہیں۔

وہ اتنی بار ریہرسلز کرواتا تھا کہ اداکار میں صلاحیت نہ بھی ہو تو پیدا کرکے چھوڑتا تھا۔ مگر وہ تہیہ کرچکی تھی کہ اسکی تعریف کبھی اسکے سامنے نہیں کرے گی۔

اتنا سڑیل اور زچ کرنے والا تھا پتہ نہیں لڑکیاں کیسے اسکے پیچھے پھرتی ہیں اور کن کو وہ لفٹ کرواتا ہے۔ جو سیٹ پر موجود اداکارائیں تھیں ان سب کو تو فری ہونے نہیں دے رہا تھا۔ اس بری طرح ڈانٹ کر رکھتا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ریم کی دلچسپی بڑھ گئ تھی۔ وہ خود سے فیصلہ کرچکی تھی کہ وہ اب اس ڈرامے کے مکمل ہونے تک روز آئے گی۔ خاموشی سے اس کی کارکردگی کا جائزہ لیتی بڑی فرصت سے اس کو سوچ رہی تھی۔

باقی کا وقت اس نے ریم کو مخاطب نہیں کیا تھا۔ وہ بس اپنے کام میں مگن تھا۔ اور ریم نے بھی شکر ادا کیا تھا۔

رات میں جس وقت وہ گھر آیا شدید تھکا ہوا تھا۔ لاؤنج میں داخل ہوا تو سمیرہ محو انتظار تھی۔

ہوگیا تمہارا مسئلہ حل "اسے دیکھ کر وہ مسکرائ۔"

وہ دھپ سے اسی کے ساتھ صوفے پر بیٹھ کر پشت صوفے کی بیک سے لگا کر چند لمحے خود کو ریلیکس کرنے لگا۔

پھر اسی پوزیشن میں چہرہ سمیرہ کی جانب موڑا۔

میں کسی کو اپنا مسئلہ نہیں بناتا۔ ہاں ضد کہہ سکتی ہو"اسکی تصحیح کرتا ہوا بولا۔"

"اچھا بابا۔۔ کیسی ہے وہ؟"

سمیرہ کے سوال پر اس نے پھر سے آنکھیں بند کیں۔۔ خم دار پلکیں۔۔ پھر غصیلی نظریں۔۔

اس کا روپ کیسے بتاؤں میں

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ہزاروں رنگ بستے ہیں اس میں

لڑکیوں جیسی ہی تھی۔۔ کبھی اتنے غور سے مجھے کسی کو دیکھنا کا وقت نہیں ملا۔۔ اور نہ" میرے پاس وقت ہے۔ "جواب اسکی سوچ کے بالکل برعکس تھا۔ رکھائی سے کہتا وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔

چلو اب سو جاؤ تم۔ "اسے ہدایت دیتا وہ کمرے سیڑھیون کی جانب بڑھا۔"

تم نے کھانا کھا لیا ہے؟ "سمیرہ اپنی جگہ سے اٹھتی فکرمند لہجے میں بولی۔"

ہاں یار سیٹ پہ کھا لیا تھا۔ اپنی دوست جو میرے پیچھے لگا چھوڑی ہے تمہاری ڈیٹو کاپی" ہے۔۔ وہ کہاں مجھے بھوکا رہنے دیتی ہے۔ ٹھونسا کر بھیجا ہے"سمیرہ ہولے سے مسکرائی۔ ارم واقعی اسی کی طرح اشاذ کا دھیان رکھتی تھی۔ اسی لئے اسے کبھی اشاذ کی کیلیے فکر کرنی نہیں پڑی۔

نانا جان ٹھیک ہیں؟ "سیڑھی پر قدم رکھتے وہ بولا۔ وہ جانتی تھی کہ اوپر سے وہ جتنا لاپرواہ" نظر آتا ہے حقیقت میں اتنا ہے نہیں۔

ہاں ٹھیک ہیں۔ آج بی پی تھوڑا ڈاؤن تھا۔ ڈاکٹر چیک کرگیا تھا "سمیرہ کے جواب پر وہ کچھ" بھی کہے بنا خاموشی سے سیڑھیاں چڑھ گیا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

جیسے ہی وہ صبح سیٹ پر پہنچا۔ ارم کے آفس میں ریم کو دیکھ کر چونکا۔ پھر ایک مخصوص محظوظ کن مسکراہٹ چہرے پر سجائے ارم کی کرسی پر بیٹھا۔ ریم دائیں جانب موجود صوفے پر بیٹھی تھی۔ ہاتھ میں اسکرپٹ پکڑ رکھا تھا۔

اس کے اندر آنے کا نوٹس لیا۔ وہ حیران تھی ایک ہی دن میں وہ اس کے کلون سے آشنا ہوگئ تھی۔ مگر یہ اسکے گہرے مشاہدے کی وجہ سے تھا۔ وہ بہت جلدی لوگوں کی عادتوں اور باتوں اور ان سے جڑی چیزوں کو یاد رکھ لیتی تھی۔

مسلمان ہو تم؟ "وہ جو خاموشی سے سر جھکائے اسے اگنور کئے اس خیال میں تھی کہ وہ اسے" مخاطب نہیں کرے گا۔ یقینا اسکی خام خیالی ہی تھی۔

الحمداللہ ہوں۔ مگر اس کا سرٹیفیکیٹ ہر کسی کو دکھانے کی ضرورت نہیں "نظریں نیچے ہی" رکھے بڑے مزے سے اسے دو بدو جواب دیا۔

سنا تھا مسلمان تو دشمن کو بھی سلام کرتے ہیں "اب وہ اسے زچ کرنا شروع کرچکا تھا۔"

اجنبیوں سے نہ میں دوستی رکھتی ہوں نہ دشمنی "بڑے سبھاؤ سے اس نے اشاذ کو بتا دیا تھا" کہ اسکے نزدیک وہ کیا ہے۔

اور مجھے جس مسلمانیت کا سبق پڑھا رہے ہیں۔ تھوڑا سا خود بھی پڑھ لیتے۔ میں نے سلام" نہیں کیا تو آپ کرلیتے "ایک اور وار۔

اس سے پہلے کے اشاذ جوابی کاروائ کرتا ارم اندر آچکی تھی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

"ارے زبردست تم دونوں موجود ہو۔ آئم سرپڑائزڈ۔۔ باہر سب موجود ہیں۔ آجاؤ۔ کام شروع کریں۔ اشاذ ناشتہ کیا ہے؟ "جلدی جلدی بولتی وہ آخر میں اپنے لہجے میں محبت سوئے بولی۔

"ہاں یار۔۔ چائے بنواؤ "اشاذ یقینا اسکے آنے سے بدمزہ ہوگیا تھا اسی لئے بے زاد لہجے میں بولا۔

کام شروع کرتے ہی اسے کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا تھا۔

دوپہر تک وہ بغیر رکے مسلسل کام کررہا تھا اور کام کروا رہا تھا۔

نجانے ریم کو ایسا کیوں لگا کہ جیسا وہ بنتا تھا حقیقت میں وہ ایسا نہیں ہے۔

دوپہر میں کام ختم کروا کر وہ ریم کو ارم کے آفس میں آنے کا اشارہ کرکے خود اس سے پہلے اندر جاچکا تھا۔

ریم منہ بناتے اسکے پیچھے گئی۔

"کس قسم کا کپل ہے یہ۔۔ کچھ تو رومینس دکھائیں۔ ایسا لگ رہا ہے رومینٹک باتیں نہیں کر رہے بلکہ ایک دوسرے کو موسم کا حال سنا رہے ہیں "ایک سین کو تیزی سے مارک کرتے اسکی زبان بھی فراٹے سے چل رہی تھی۔

وہ جان بوجھ کر زیادہ اعتراض اٹھا رہا تھا یا وہ ایسا ہی تھا۔ ریم کو سمجھ نہیں آرہی تھی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

رومینس حرکتوں نہیں باتوں میں بھی ہوتا ہے "اس سے جھپٹنے کے انداز میں اسکرپٹ لیتے" ہوئے وہ غصے سے بولی۔

اوہ۔۔ تمہیں تو رومینس کی قسمیں بھی پتہ ہیں "وہ ہونٹوں کو گول کر کے مزے سے اسکا" مذاق اڑانے والے انداز میں بولا۔

ریم تو غصے میں اپنے منہ سے نکلے الفاظ پر اب پچھتا رہی تھی۔

میرا مطلب تھا مجھے چیپ رومینس لکھنا نہیں آتا۔ فلمیں کم دیکھا کریں تا کہ آپ کو شفاف" رومینس کا پتہ ہو"وہ اپنی بات کو کوور کرنے کے چکر میں جو کچھ بول گئ وہ اشاذ کو اسے چڑانے کا مزید موقع دے گیا۔

اوہ یعنی فلموں کے چیپ رومینس سے آپ بھی فیض یاب ہیں۔۔ ویسے کون کون سی موویز" دیکھ رہی ہیں چیپ رومینس والی "وہ چڑانے والے انداز میں بولا۔ ارم کی کرسی پر بیٹھا مزے سے اسے گھوما رہا تھا۔ ریم سامنے صوفے پر سر جھکا کر بیٹھی تھی۔

ہر کسی کو اپنے جیسا مت سمجھا کریں "وہ پھر سے اس پر وار کر گئ۔"

یکدم وہ کرسی چھوڑ کر جارحانہ انداز میں اسکی جانب بڑھا۔

اس کا بازو تھام کر اسے بھی مقابل کھڑا کیا۔ ریم تو اس اچانک افتاد پر بھونچکا رہ گئ۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کیسا ہوں۔ آخر آج بتا ہی دو۔۔ کون سے عیب دیکھ لئے ہیں تم نے۔۔۔ بی بی اپنی پاکیزگی" کی اڑان ذرا نیچی ہی رکھیں۔۔یہ نہ ہو کہ منہ کے بل گریں "درشت لہجہ ریم کو کچھ لمحوں کے لئے گنگ کر گیا۔

بازو چھوڑیں میرا۔۔ "ڈر کر اپنا بازو چھڑانے لگی۔ اس نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا۔"

میرا نہیں خیال میں نے ایسا کچھ کہا ہے کہ آپ یوں آپے سے باہر ہوگ ئے۔ آئندہ اس" قسم کی حرکت مت کیجئے گا۔۔ "وہ دو ٹوک انداز میں بولی۔

ہونہہ۔۔۔ تم جیسے مغروروں کو اپنے الفاظ کی سختی کا اندازہ نہیں ہوتا۔ "سگریٹ کا کش لگا" کر وہ واپس ارم کی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

ریم سر جھٹک کر رہ گئی۔

اب آپ خاموش ہوں گے۔ کہ میں آپ کی مرضی کے مطابق اسکرپٹ میں ردو بدل" کروں "ریم نے طنز کیا۔

گو آہیڈ "شاہانہ انداز میں ایک ہاتھ اٹھا کر اسے آگے لکھنے کا اشارہ کیا۔"

ریم تو اسکے انداز پر عش عش کر اٹھی۔ جیسے وہ اسکی اجازت کے ہی تو تابع تھی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

آج رات کو ایک فنکشن ہے۔۔ سب سیلیبرٹیز موجود ہوں گی۔ تم چلو گی؟ "وہ اور ارم" سیٹ پر موجود لان میں بیٹھی چائے پی رہی تھیں۔ بریک ٹائم تھا اسی لئے اس دوران انہیں بات کرنے کا موقع مل جاتا تھا۔

نہیں ۔۔آپ جانتی تو ہیں کہ میں ایسی جگہوں پر جانا پسند نہیں کرتی "سنجیدگی سے کہتے وہ" نظریں جھکا گئی۔

کیوں۔۔ کس بات سے خوفزدہ ہو؟ "ارم کی جگہ اسے اشاذ کی آواز آئی۔ جو ان دونوں کے" پیچھے نجانے کب آ کر کھڑا ہوا ان کی باتیں سن رہا تھا۔

ریم نے اسے کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

ارم۔۔۔ شاہانہ تمہیں بلا رہی ہے "میک اپ آرٹسٹ کا بتاتے اس نے جان بوجھ کر ارم کو" ہٹایا تھا۔

جواب نہیں دیا تم نے "ارم کی جگہ وہ اسکے برابر بینچ پر بیٹھا۔"

میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں "اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے وہ قطعیت بھرے لہجے" میں بولی۔

دینا نہیں چاہتیں یا جواب ہے نہیں "وہ اسے کیوں چڑاتا تھا اسکی سمجھ سے باہر تھا۔"

جو بھی ہے۔۔ میری مرضی آپ کو کیا پرابلم ہے "وہ تڑخ کر بولی۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

بھئی ہمارے ڈراموں کی مایہ ناز رائٹر ہیں۔۔ اب آپ سے مطلب نہ رکھیں تو کیا چھابڑی" والے سے رکھیں "ریم نے کٹیلی نظر اسکی جانب ڈالی۔

سائیکو "آخر آج دل کی بات اس کے منہ پر کہہ ہی دی۔"

ہا ہاہا "اسکے لقب پر وہ ایک زوردار قہقہہ لگا کر رہ گیا۔"

ریم نے اسے بے ساختہ قہقہہ لگاتے حیرت سے دیکھا۔

وہ تو سمجھ رہی تھی کہ وہ اسے غصہ دلانے میں کامیاب ہوچکی ہے۔ مگر وہاں تو پھلجڑیاں بکھر رہی تھیں۔

سچ میں سائیکو ہی ہے "دل میں چڑ کر سوچا۔"

بڑا بہترین لقب دیا ہے۔۔ نوازش "وہ اس کا شکریہ ادا کرتا اسے پاگل ہی لگا۔ ایسے لگ رہا" تھا جیسے ریم نے نجانے اس کی کیا تعریف کردی ہے۔ جو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔

اسے نظر انداز کرکے اس نے قدم اندر کی جانب بڑھا دئیے۔

عجیب کھسکا ہوا انسان ہے یہ "ارم کے پاس آکر اس نے برملا اظہار کیا۔"

کس کی بات کررہی ہو "وہ موبائل میں مصروف سیٹ پر موجود ایک صوفے پر بیٹھی تھی۔" ریم بھی اسکے پاس بیٹھ گئی۔

تہی اشاذ "وہ مرچیں چبا کر بولی۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ارے یار ویسے ہی تمہیں تنگ کرتا ہے۔۔ دل کا بہت اچھا ہے "ارم کی بات پر اس کا" حیرت سے منہ کھل گیا۔

کیوں میری اس سے کون سی رشتہ داری ہے کا مجھے تنگ کرتا ہے "وہ بھری بیٹھی تھی۔"

وہ رشتہ داری دیکھ کر یہ سب نہیں کرتا۔ بس اپنی مرضی کا مالک ہے "وہ کندھے اچکا کر" بولی۔

ویسے کھسکا ہوا ہے۔۔ لیکن مجھے بہت پیارا ہے "وہ واقعی اشاذ سے بڑی بہنوں والا پیار کرتی" تھی۔

تم ابھی اسکے بارے میں اتنا نہین جانتی اسی لئے کہہ رہی ہو۔ اوپر سے جتنا اکھڑ اندر سے" اتنا گداز "اسکے لہجے میں اشاذ کے لئے محبت ہی محبت تھی۔

مجھے اس کے بارے میں جاننا بھی نہیں "اسے اندر آتے دیکھ کر وہ آہستہ آواز مین بولی۔"

مگر کون جانے کہ قسمت میں کیا لکھا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

رنگ و بو کا سیلاب تھا۔ شراب اور شاب دونوں عروج پر تھے۔ ٹی وی اور فلم انڈسٹری کی تقریباً ساری بڑی اور چھوٹی شخصیات وہاں پر جمع تھیں۔

بہت سی نئ ماڈلز اور ایکٹرسز اشاذ کے گرد مکھیوں کی طرح چمٹی ہوئیں تھیں۔ اصل مقصد یہی تھا کہ وہ انہیں اپنے کسی نئے پراجیکٹ کے لئے منتخب کر لے۔

سب جانتے تھے کہ وہ جس بھی پروڈیوسر کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اس ڈرامے کی آدھے سے زیادہ کاسٹ اشاذ کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے۔ ایسے ایسے ایکٹرز کو اس نے نکھارا تھا کہ جن کے ڈراموں نے کبھی شہرت حاصل نہیں کی تھی۔

ایک جانب ایک صوفے پر بیٹھا وہ کچھ ساتھی پروڈیوسرز کے ساتھ محو گفتگو تھا جن میں سے ایک حاکم شاہ بھی تھا۔ اسکی اور اشاذ کی کم ہی بنتی تھی۔ ایک دو بار ان کا پہلے بھی اختلاف ہوچکا تھا اور اس کا آدھا ڈرامہ اشاذ درمیان میں ہی چھوڑ گیا تھا۔ جس کے بعد اس نے بہت مشکل سے کسی اور ڈائریکٹر سے کام کروایا۔ اور وہی ہوا آدھے ڈرامے نے خوب شہرت حاصل کی مگر باقی کے آدھے ڈرامے میں اسکی ریٹنگ بری طرح گر گئ۔

تب کی خار اس نے دل میں رکھی ہوئ تھی۔ اور ہر فنکشن میں اسے طنز کرنے سے بعض نہیں آتا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

غلطی چونکہ حاکم شاہ کی ہی تھی لہذا اس نے دنیا دکھاوے کو معذرت کرکے بات آئ گئ کر لی۔ مگر دل سے نہیں نکالی۔ اشاذ کا رویہ بھی اسکے بعد سے اسکے ساتھ نارمل ہی تھا مگر اس نے پھر دوبارہ اس کا کوئ پراجیکٹ نہیں کیا۔

جب باقی پروڈیوسر ادھر ادھر ہوئے۔۔ اور اشاذ موبائل میں مصروف ہوا۔ نجانے حاکم کو کیا سوجھی

بڑی بے تکلفی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکی جانب جھکا۔

کون سی گیدڑھ سنگھی ہے جو ہر نئ ایکٹریس تیرے اردگرد نظر آتی ہے "اسکی بے تکلفی پر" اشاذنے ایک تیکھی نظر اپنے کندھے پر موجود اسکے بازو پر رکھ کر جیسے اسے آں کھوں ہی آنکھوں میں ہٹانے کا کہا۔

کھسیانی ہنسی ہنستا وہ بازو پیچھے کر گیا۔

اسی لئے کہ میں انکی معصومیت اور نئے پن کا فائدہ نہیں اٹھاتا۔یہاں کے باقی کمینوں کو وہ" بہت اچھے سے جانتی ہیں۔ اسی لئے ان سے دور رہتیں ہیں "چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

اسکی بات پر حاکم دانت پیس کر رہ گیا۔ مگر چہرے سے اندر اٹھنے والی آگ آشکار نہیں کی۔

ارے یہی تو اس فیلڈ کے مزے ہیں "ایک آنکھ دبا کر اپنے کمینے پن کو اس نے پوری " طرح دکھایا۔ اشاذ نے ایک استہزائیہ مسکراہٹ اسکی جانب اچھال کر نفی میں سے ہلایا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

جیسے کہہ رہا ہو "تم جیسے بھیڑئیے لاعلاج ہیں "پھر سر جھٹک کر دوبارہ موبائل کی جانب توجہ کی۔

سنا ہے ریم تمہارے اصرار پر سیٹ پر آرہی ہے آجکل۔ "اسکی بات پر اشاذ کا موبائل پر" اسکرول کرتا ہاتھ لمحہ بھر کو تھم گیا۔

تو "اب کی بار حاکم کو دیکھتے اسکی آنکھوں سے گویا چنگاریاں نکلیں۔"

اور یہ بھی سنا ہے بڑی توپ چیز ہے۔۔۔ بس ہاتھوں پیروں میں کوئ معذوری ہے "انداز" صاف تذلیل والا تھا۔

ہاں ویسی ہی معذوری جیسی تمہارے دماغ میں ہے "جبڑے بھینچتے اسکی آنکھوں میں" آنکھیں ڈال کر کہا۔

خیر ہمیں اس معذوری سے کیا مطلب۔۔ ہمیں تو دیدار کرنا ہے۔۔۔ "اسکی کمینی مسکراہٹ" پر اشاذ کا دل کیا اسکے دانت توڑ دے۔

تو۔۔ اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ 'وہ چاہتا تھا وہ اندر کا پورا گند ایک بار اگلے تاکہ وہ اسی کے" مطابق پھر اس کا دماغ ٹھکانے لگائے۔

اب اکیلے اکیلے تو مزے نہ کرو نا۔۔ کچھ ہمارا بھی حصہ ڈالو۔۔ مل بانٹ کر۔۔۔۔۔ "اس سے" پہلے کہ اسکی بات پوری ہوتی نجانے اشاذ کو کیا ہوا۔ بپھرتے ہوئے اسکا گریبان پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اشاذ کے کسرتی جسم کا مقابلہ کرنا حاکم کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ تو بوکھلا کر رہ گیا۔

ایک ہاتھ سے گریبان پکڑے دوسرے ہاتھ سے اس پر مکا تانے وہ سب کو اپنی جانب متوجہ کرچکا تھا۔

سب یکدم انکی جانب بڑھے۔۔ ارم بھاگی ہوئ آئ اشاذ کی گرفت سے حاکم کا گریبان بڑی مشکل سے ہٹایا۔

کسی نے حاکم کو تھام رکھا تھا تو کسی نے اشاذ کو زبردستی پیچھے ہٹایا۔

آئندہ یہ بکواس کی تو سیکنڈ سے پہلے تیرا حشر کر دوں گا "اشاذ اپنے گرد موجود گرفت کو" توڑنے کی بھرپور کوشش کرتا اسے دھمکا رہا تھا۔

حاکم تو اس افتاد اور اس قدر بے عزتی پر پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔

پورے فنکشن کا ماحول بدل چکا تھا۔ اپنے گرد موجود گرفت کو توڑ کر اور اتنی بھیڑ میں سے جگہ بناتے ہوئے وہ گیٹ کی جانب تیز تیز قدموں سے بڑھا۔ ارم اسکے پیچھے پیچھے تھی۔

ہوا کیا ہے تمہیں؟ "وہ پوچھ پوچھ کر تھک گئ مگر وہ دانت پر دانت جمائے جیسے نابولنے کی" قسم کھا چکا تھا۔

پارکنگ مین موجود اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔ زوردارآواز سے بیٹھتے ہوئے دروازہ بند کیا۔ ارم بھاگ کر دوسری جانب آکر بیٹھی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اشاذ کیا مسئلہ ہے؟ "اسکے کندھے کو زور سے ہلا کر وہ چلائی۔"

اس وقت مجھے اکیلا چھوڑ دو پلیز "وہ جھنجھلا کر بولا۔ اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس" قدر کیوں بھڑک اٹھا تھا۔ مگر غصہ تھا کہ کم نہیں ہو رہا تھا۔

کتنے ہی کیمروں کی زد میں وہ آچکا تھا۔ ابھی بھی دروازے سے کیمرے اور رپورٹرز کو اپنی گاڑی کی جانب آتے دیکھ کر وہ گاڑی بھگا لے گیا۔

تو ایسے ہی تم نے اس کے گریبان پر ہاتھ ڈال دیا؟ "وہ غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔ ارم" اشاذ کے ساتھ ہی آئی تھی۔

اور اب واپسی پر بھی اسے اشاذ نے ہی ڈراپ کرنا تھا۔

تمہیں پارٹی ادھوری رہنے کا غم ہے تو واپس چھوڑ آتا ہوں۔ "کڑے لہجے میں کہتا وہ ارم کو" کچھ بھی بتانے سے انکاری تھا۔

اور یہ تو وہ جانتی تھی کہ جب کسی بات کو وہ راز رکھے تو دنیا ادھر کی ادھر ہوجائے وہ کبھی منہ سے کچھ نہیں کہتا۔۔

گہرا سانس خارج کرتی وہ سیدھی ہوکر بیٹھی۔

اوکے میں اب کچھ نہیں بولتی "اسکی بات پر وہ بھی تھوڑا ریلیکس ہوا۔"

"تھینک یو"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

مگر صرف یہ بتا دو رپورٹرز اور میڈیا کو کیا جواب دوگے۔ صبح ہر اخبار پر تم دونوں کا پوز لگا ہوگا "اسکی بات کا جواب تو اشاذ کے پاس فی الحال نہیں تھا۔

جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا "اتنا تو وہ جانتی تھی کہ وہ ایسی سچویشن بڑے آرام سے ہینڈل" کرلیتا ہے۔ سائبر بلنگ کا اس پر کبھی اثر نہیں ہوتا نہ وہ اثر لیتا ہے۔

گھر پہنچ کر بھی اس کا اشتعال کم نہیں ہو رہا تھا۔

ہاتھ میں پڑا موبائل، گاڑی کی چابی اور والٹ زور سے سائیڈ ٹیبل پر پٹخا۔

گرنے کے سے انداز میں بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹکا کر لیٹا۔ وہ ابھی تک خود بھی حیران تھا کہ حاکم شاہ جیسے اوباش اور نگر نگر منڈلانے والے کے منہ سے ریم کا ذکر سن کر اسے کیا ہوا۔ شاید اسکے وہ گھٹیا الفاظ اسے اچھے نہیں لگے۔کیا اچھا نہیں لگا۔۔ اسکے منہ سے ریم کا ذکر یا اسکے الفاظ؟۔۔ وہ شدید کنفیوز تھا۔

ابھی انہی سوچوں میں الجھا ہوا تھا کہ موبائل پر میسج کی بیپ ہوئی۔

کسلمندی سے اٹھ کر موبائل کھولا۔ میسج کسی اور کی جانب سے نہیں حاکم شاہ کی جانب سے تھا۔

جو بھرے مجمع میں تم نے میرے ساتھ کیا ہے یاد رکھنا اس کا حسب تمہیں بہت جلد چکانا" پڑے گا۔ میرے گریبان پر ہاتھ ڈالنے والے کو میں کہیں کا نہیں چھوڑتا۔ اپنی بربادی کا انتظار کرو "اسکے زہر میں بھرا میسج اشاذ نے ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ پڑھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کچھ دیر خاموشی سے جواب سوچتا رہا۔

پھر ہاتھ تیزی سے ٹائپ کرنے لگے۔

میں اپنے ٹکر کا بندہ دیکھ کر لڑائی کا آغاز کرتا ہوں۔ افسوس تم تو کسی جانب سے میرے" لیول کے نہیں۔ یہ لڑائی یک طرفہ سمجھو۔ تم کل بھی اجنبی تھے آج بھی اجنبی ہو۔ اور اجنبیوں سے میں کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ حتیٰ کے نفرت اور بغض کا بھی نہیں "سینڈ کا بٹن دبا کر موبائل واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور واش روم میں بند ہوگیا۔

باہر آکر لائٹس بند کیں۔ نائٹ بلب آن کرکے بیڈ پر لیٹا۔

نجانے ذہن کے پردے پہ وہ آرہی تھی۔

خوامخواہ ہی "اسکے ہیولے سے مخاطب ہوا۔"

موبائل اٹھا کر وقت دیکھا۔ رات کے ایک بج رہے تھے۔

نجانے کیا سوچ کر کہنی کے بل اٹھ کر بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائی۔ موبائل ہاتھ میں لے کر کچھ لمحے سوچتا رہا پھر ریم کا نمبر ملایا۔

کچھ دن پہلے ہی ارم سے لیا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

رات کے ایک بجے رائیٹنگ ٹیبل پر بیٹھی وہ ارم کے لئے ایک اور ڈرامہ تشکیل دے رہی تھی۔ رات کا یہ پہر اسے ہمیشہ بڑا انسپائر کرتا تھا۔ رات کے یہ لمحے جب ہر چیز سکونت اختیار کیئے ہوتی اس لمحے وہ کسی اور ہی جہاں کا سفر کررہی ہوتی تھی۔ جہاں وہ اور اسکے کردار ہمقدم ہوتے تھے۔

زمانے کے دکھ درد۔۔ سب وہ اس لمحے بھلا چکی ہوتی تھی۔

مگر یہ کیا۔ اس لمحے کس نے ارتکاز توڑا۔ موبائل سائلنٹ پر تو تھا مگر وائبریشن آن تھی۔

اشاذ کا نمبر دیکھ کر وہ چونکی۔ ارم نے کچھ دن پہلے اس سے پوچھ کر ہی اشاذ کو اس کا نمبر دیا تھا۔ نجانے اسے وہ ویسا بھنورا صفت نہیں لگا جیسا اسکے بارے میں خبروں میں ہر لمحہ اسکینڈل بتاتے تھے۔ ہر نئ ہئیروئن اسکے آگے پیچھے ہوتی تھی۔ تو اس سب کا کیا مطلب تھا۔

مگر جب سے وہ اسکے سیٹ پر جانا شروع ہوئ تھی۔ سوائے اسے زچ کرنے کے وہ کبھی اس سے ایسا بے تکلف نہیں ہوا تھا کہ وہ اس سے کتراتی۔ بلکہ وہ اسے بار بار بولنے پر اکساتا تھا۔

چاہے یہ بولنا اسے لعنت ملامت کرنا ہوتا تھا۔ وہ انجوائے کرتا تھا۔

ریم نے کچھ سوچ کر فون اٹھا لیا۔

ہیلو "سپاٹ لہجہ۔"

کیسی ہو "اسکی بات پر ریم نے منہ بنایا۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

جیسی شام تک تھی "جواب اسکے حسب توقع سڑا ہوا ہی تھا۔ وہ بے اختیار مسکرایا۔"

یعنی ویسی ہی سڑیل "اسکے جواب پر وہ حسب معمول مزید چڑ گئ۔"

یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے؟ "سنجیدگی سے سوال کیا۔"

نہیں۔۔ تم رائٹر ہو۔۔ جذبات اور کیفیات کو بڑی آسانی سے لفظوں کے روپ میں دھار" لیتی ہو۔ تو اس کا مطلب ہے لوگوں کی کیفیات کو سمجھ بھی لیتی ہوگی۔ کیا میری کیفیت کو لفظوں میں بدل کر مجھے بتا سکتی ہو کہ یہ کیا ہے۔۔ میں بہت کنفیوز ہوں "اس وقت تو وہ کوئ اور ہی اشاذ لگ رہا تھا۔۔

فنکشن ختم ہو چکا ہے؟ "اسکی اتنی لمبی تقریر کے جواب میں وہ کچھ اور پوچھ رہی تھی۔ ایک" مشرق تھا تو دوسرا مغرب۔

نہیں میں واپس آگیا ہوں "پہلی بار اس نے سیدھی طرح جواب دیا۔"

تو پھر یقینا کچھ پی پلا کر آئۓ ہوں گے۔ سوجائیں صبح تک حالت بہتر ہوگی "اسکی اگلی بات" پر اشاذ سلگ کر رہ گیا۔

تمہیں اتنے مفروضے گڑھنے کی عادت کیوں ہے۔۔ بچپن سے ہی اس مرض میں مبتلا ہو" کیا "اب کی بار وہ چڑ کر بولا۔

وہ کیا کہہ رہا تھا اور وہ کیا سمجھ رہی تھی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کیوں کیا حقیقت اسکے برعکس ہے؟ "اس کے سوال پر وہ گہرا سانس لے گیا۔"

یقینا۔۔ مگر خیر تم اپنے مفروضوں پر ہی دنیا کو پرکھو۔۔ صحیح کہتے ہیں کہانیاں لکھنے والے۔۔" اپنی خودساختہ دنیا کی نظر سے ہی حقیقت کو دیکھتے ہیں۔

اور اسی لئے منہ کے بل گرتے ہیں "اسکی بات پر وہ یکدم بھڑک اٹھا۔

حقیقت میں رہنے والے بھی کہاں سکھ کی سانس لیتے ہیں "وہ یاسیت بھرے انداز میں" بولی۔

خیر آپ کو کوئی ڈھنگ کا کام ہے تو بتائیں۔۔ ورنہ مجھے ڈسٹرب مت کریں "اسکی بات پر وہ" طنزیہ مسکرایا۔

جی بالکل اس دور کی شکسپئیر تم ہی تو ہو "اسکے مغرور انداز پر وہ حیرت زدہ تھا۔"

خدا حافظ "اسکا زچ کرنے کا سلسلہ جاری رہتا دیکھ کر وہ فون بند کرگئی۔"

میری بھی مت ماری گئی تھی جو اس خود پسند کو فون کیا "خود کو ملامت کی۔"

اگلے دن سیٹ کی بجائے انہیں ساحل کے کنارے پہ چند سین کرنے تھے۔ چند اداکار اور باقی سب کریو کو لے کر وہ سب وہاں موجود تھے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ریم نے اشاذ کی جانب دیکھا۔ جو ہمیشہ والی سنجیدگی خود پر طاری کئے کام مین مصروف تھا۔ معمول کے مطابق ہی وہ ریم سے ملا۔ رات والی کسی بھی بات کا اسکے چہرے اور کسی بھی انداز سے معلوم ہی نہیں ہو رہا تھا۔ ریم نے بھی سر جھٹکا۔

دل میں سوچا کہ شاید وہ واقعی پی پلا کر آیا تھا۔

وہ سب سین کرنے میں مصروف تھے اور وہ ایک چھوٹی سی پہاڑی پر بیٹھی لہروں کا اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی۔ نجانے کتنے سالوں بعد آج موجوں کی لہروں سے پر لطف منظر سے حظ اٹھا رہی تھی کہ اسے خود بھی یاد نہیں تھا کہ آخری بار اسے کب دیکھا تھا۔

کچھ دیر بعد اسے اپنے قریب کسی کے بیٹھنے کا گمان ہوا۔

گردن موڑ کر دیکھا تو اشاذ تھا۔

تم نے میری رات کی کیفیت کو لفظوں میں نہیں ڈھالا "سامنے دیکھتے وہ رات والی بات کا" حوالہ دے رہا تھا۔ ریم نے کچھ حیرانگی سے اسے دیکھا۔

میں تو سمجھی تھی کہ آپ رات میں اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھے "قریب موجود ایک" پتھر اٹھا کر پانی میں پھینکا۔۔ اسکی اڑتی چھینٹیں نجانے ریم کو اتنی بھلی کیوں لگیں۔

اپنی محرومی کو بھی ایسے ہی دنیا کی نظر کیوں نہیں کردیتیں "اسکی بات پر وہ بری طرح" چونکی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

میں کسی سے اس بارے میں بات کرنا پسند نہین کرتی "اپنی طرف سے دو ٹوک بات کہہ" کر پاؤں کو سمیٹ کر چوکڑی بنائی اور ہاتھوں کو دوپٹے میں سمیٹا۔ اشاذ نے بڑی فرصت سے اس کا ایک ایک انداز دیکھا۔ پھر ہولے سے مسکرایا۔

خیالی دنیا میں تو بڑی تلخ باتیں بھی لکھ جاتی ہو۔ لوگوں کو زندگی سے سیکھنے کے گر بھی بتاتی" ہو۔ اپنی ذات کے لئے کچھ نہیں۔۔۔ بس کہنے کی ساری باتیں ہیں۔۔۔ کتنا فرق ہے تمہارے قول و تضاد میں "اس کا لہجہ اسے صاف اپنا مذاق اڑاتا محسوس ہوا۔

جب ایک شخص آپ کو منع کررہا ہو۔ کہ میری ذاتیات میں مت گھسیں۔ تو سمجھداری اور" اخلاق کا تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ آپ اس میں مت گھسیں۔۔ لیکن آپ شاید ان دونوں چیزوں سے واقف نہیں۔ "وہ اسکی جانب چہرہ کئے ترش انداز میں اسے لعنت ملامت کرنے لگی۔ جس کی ہمیشہ والی مذاق اڑاتی ہنسی اسے اور سیخ پا کرگئی۔

اور آپ جس مرضی کی ذاتیات میں گھسیں۔۔ تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔ تمہیں" اس سب کا کس نے اختیار دیا ہے "اسکی بات پر اس نے ناسمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔

مجھے اس قسم کا گھٹیا شوق ہر گز نہیں "تیکھے لہجے میں اسے باور کروایا۔"

رئیلی۔۔ کبھی اپنے انٹرویوز دینے کے بعد دوبارہ پڑھے ہوں تو پتہ ہو کہ کس کس کے بارے" میں تم اپنی مفت اور سستی رائے دے چکی ہو "تلخی سے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

آپ شاید اپنی بات ضائع جانے پر کچھ زیادہ ہی اوور ری ایکٹ کرگئۓ ہیں۔ یا اس بات کا" دکھ ہے کہ رات کے پہر آپکی باقی تتلیوں کی طرح میں نے آپکی پذیرائ کرکے بات سے بات کیوں نہیں نکالی تا کہ ایک نیا اسکینڈل بنتا "اٹھتے ہوئے وہ کپڑے جھاڑ کر جیسے بدلہ پورا کرچکی تھی۔

اب تم میری ذاتیات پر حملہ نہیں کر رہیں۔ بغیر جانے بوجھے دوسروں کے بارے میں" دیئے جانے والے کمنٹس اسی طرح واپس آپکے منہ پر بھی پڑ سکتے ہیں۔۔ یاد رکھنا "اس سے ' پہلے کہ وہ وہاں سے جاتی۔ اشاذ اسے آئینہ دکھا کر اس سے پہلے وہاں سے جاچکا تھا۔

اس کی سمجھ سے بالاتر تھا کہ اشاذ کو اس سے کیا دشمنی تھی آخر۔ ایسی زہر میں بجھی باتین وہ کیوں کرتا تھا۔۔

آج کی بات کا پس منظر وہ جاننے سے قاصر تھی۔ وہ کس انٹرویو کا حوالہ دے رہا تھا۔ اسے ذہن مین بہت زور دینے کے باوجود یاد نہیں آرہا تھا کہ اس نے خاص طور سے اشاذ کے بارے میں کبھی کوئ بات کی ہو۔

کتنی ہی دیر وہ وہیں گم صم بیٹھی رہی۔

ان کو کسی طرح ٹریپ کرو "وہ فون پر کسی کے ساتھ محو گفتگو تھا۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

میں جلد از جلد اسکے بھرے مجمع میں ویسے ہی ذلیل کرنا چاہتا ہوں جیسے اس دن اس نے" مجھے کیا تھا۔ "حاکم شاہ اس رات سے تڑپ رہا تھا۔

اگلے دن میڈیا کے سامنے اس نے تو سارا الزام اشاذ پر ڈال دیا کہ اسکی کسی آفر پر وہ آپے سے باہر ہوا۔ اور وہ آفر کیا ہے وہ اشاذ ہی بتائے گا۔

مگر اشاذ بھی اسکی چالیں خوب سمجھتا تھا۔ بڑی آسانی سے یہ کہہ کر اپنا دامن بچا لیا کہ وہ اپنے پرسنل کے بارے میں نہ کسی کو بتاتا ہے۔ نہ بتانے کا خواشمند ہے۔ لہذا اس معاملے پر بھی وہ کسی قسم کی کوئ بات نہیں کرنا چاہتا۔

اور یوں وہ معاملہ تو ٹھپ پڑ گیا۔ مگر حاکم نچلا نہیں بیٹھ رہا تھا۔

سر وہ آجکل صرف اور صرف اپنے کام پر ہوتا ہے اور وہاں سے گھر واپس۔ ایسا کوئ موقع" ہاتھ نہیں آرہا کہ اس کو ٹریپ کیا جاسکے۔ "اس کا خاص الخاص اس وقت اسے اطلاع دے رہا تھا۔

تو جلد ہی کوئ ترکیب کرو "وہ بے چینی سے بولا۔"

جی سر کوشش کرتا ہوں "وہ اسے تسلی دینے لگا۔"

کوشش نہیں جلد ہی کوئ بندوبست کرو۔۔ تم وہاں سیٹ پر کیا کرتے ہو اسکے ساتھ۔۔۔" "اسے پھنساؤ کسی بھی طرح

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

سر ان کے ڈرامے میں گیسٹ اپیرنس کے لئے ایک ایکٹر باہر سے آیا ہے۔ کل ان سب"
نے

اس سے ملنے اسلام آباد جانا ہے۔ اور اسکے سین بھی وہیں شوٹ کریں گے۔ دو دن کا ٹرپ
ہے "اس کی بات پر حاکم نے ہنکارا بھرا۔

ہاں تو پھر؟ "وہ سمجھ نہ سکا کہ وہ یہ سب اسے کیوں بتا رہا ہے۔"

جا کون کون رہا ہے؟"یکدم کچھ سوچ کر وہ بولا۔"

ارم۔۔ کریو کے لوگ۔۔ اشاذ۔۔ ریم اور دو اور ایکٹرز جارہے ہیں۔ "اس نے تفصیل سے"
بتایا۔

ٹھیک ہے۔۔ اب مین تمہیں جو جو کہوں تم نے ویسے ہی کرنا ہے "یکدم اسکے شیطانی دماغ"
میں ایک آئیڈیا آیا۔ وہ اشاذ کو مروانا نہیں چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ ایسا کچھ کرے کہ اسکی
ساری بنی بنائی ساکھ متاثر ہو۔

یار میں نے نہیں جانا؟ "ریم نے جیسے ہی سنا فورا سے پہلے انکار کردیا۔"

"ارے یار انجوائے کروگی۔ سچ میں بہت پیاری لوکیشن ہے وہاں کی۔۔ سمجھو کالج ٹرپ ہے"
ارم اور وہ ان چند دنوں میں بہت اچھی دوست بن چکی تھیں۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اور تمہیں پتہ ہے اشاذ کی بہن بھی جارہی ہے۔ اینڈ شی از مائی بیسٹ فرینڈ اینڈ بھابھی ٹو" بی۔۔۔ وہ ایک لمحے کے لئے بھی تمہیں بور نہیں ہونے دے گی "ارم نے گویا انکشاف کیا۔

انہیں دیکھ کر تو ذرا اچھی امید نہیں کہ انکی بہن اچھی ہوگی۔۔ "ریم نے بغیر جھجھکے کہا۔"

ہاہاہا۔۔ ارے نہیں یار۔۔ وہ بہت اچھی ہے۔۔ بس تم اپنی پیکنگ رکھو اور آنٹی سے میں" اجازت لے چکی ہوں۔۔ وہ ہر گز اعتراض نہیں کریں گی "چونکہ رات میں انہیں جانا تھا اسی لئے شوٹنگ جلد ہی ختم کرکے سب گھروں کو روانہ ہوئے۔

آخر میں ارم اور ریم رہ گئے تھے۔ اس کے شدید انکار کو خاطر میں لائے بغیر ارم اسے جانے کے لئے کنوینس کرچکی تھی۔

گھر جا کر اس نے پیکنگ کی۔ ایسا لگ رہا تھا زندگی کا ایک اور انداز شروع ہوچکا ہے۔ وہ جو خود کو دنیا سے کاٹ چکی تھی۔

آہستہ آہستہ اس میں داخل ہو کر اپنے لئے خوشی کے لمحات چننے لگی تھی۔

جس لمحے وہ ارم کے ساتھ ائیر پورٹ پہنچی اشاذ کے ہمراہ ایک طرح دار سی لڑکی کھڑی تھی۔ جو تیز تیز بولتے اسے کچھ کہہ رہی تھی۔ اشاذ کے چہرے سے اندازہ ہورہا تھا کہ اسکی کلاس لی جارہی ہے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ریم کو بے ساختہ ہنسی آئی۔ کوئی تو تھی جو اس پر بھی چڑھائی کر سکتی تھی۔ انکے قریب پہنچتے ہی اسکی زبان کو بریک لگا۔

تو تم ریم ہو۔۔۔ واؤ ماشاءاللہ "ارم اس سے مل کر الگ ہوئی اور ساتھ کھڑی ریم کا تعارف" کروایا۔ سمیرہ نہایت پرتپاک انداز میں اس سے ملی۔ مگر اشاذ کے سامنے اپنی یکدم تعریف پر وہ کچھ خجل سی ہوئی۔

بہت شوق تھا تم سے ملنے اور تمہیں دیکھنے کا "اس سے الگ ہوتے وہ اشتیاق سے بولی۔ ریم" کے چہرے پر موجود بوکھلاہٹ کو اشاذ بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ سر جھٹک کر بڑی مشکل سے اسکے ہونق چہرے کو دیکھ کر امڈنے والا قہقہے کا گلا گھونٹا۔

اتنے سے ہی دنوں میں وہ جان گیا تھا کہ وہ اپنی تعریف کچھ زیادہ پسند نہیں کرتی۔ اور جب کوئی تعریف کرے تو وہ جو خود کو بڑی کوئی توپ چیز اور لئے دیئے والی ظاہر کرنا چاہتی ہے یکدم ہونق ہو جاتی ہے۔

آہستہ آہستہ سب اکٹھے ہوگۓ کیونکہ ان سب کو ایک ساتھ بورڈنگ کروانی تھی۔ انہیں دیکھ کر بہت سے لوگ آٹو گراف اور پکچرز کے لئے آگئے۔ خاص کر اشاذ کا تو ایک عالم دیوانہ تھا۔ ارم ، ریم اور سمیرہ ایک طرف کھڑی ہو گئیں۔

اس کے ڈھیروں فینز بے خبر تھے کہ جس کے لکھے ڈراموں کے وہ فین ہیں۔۔ وہ انکے آس پاس ہی موجود ہے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ریم سن ارم اور سمیرہ کو رہی تھی مگر دھیان اس کا اشاذ میں تھا۔ وہ یہ دیکھ کر حیران تھی کہ وہ ایک ایک فین کو نہایت محبت سے جواب دے رہا ہے۔ کوئی اسکا بازو کھینچ رہا تھا تو کوئی کندھا۔ سیکیورٹی کے لوگ ۔۔ اردگرد لوگوں کو ہٹا بھی رہے تھے۔ مگر وہ ہاتھ اٹھا کر انہیں روک رہا تھا۔ ایک ایک بندے کے ساتھ اس نے بغیر ماتھے پر بل لائے تصویر کھچوائی۔

اس کی ذات کا ایسا نرم پہلو ابھی تک ریم کی نظروں سے نہیں گزرا تھا۔ سب آچکے تھے۔ وہ لوگ تیزی سے اندر کی جانب بڑھے۔

قسمت سے اسے جہاز میں سیٹ بھی اشاذ کے ہمراہ ملی۔ وہ کھڑکی کی جانب جبکہ اشاذ اسکے ساتھ والی سیٹ پر تھا۔

وہ پہلی بار جہاز کا سفر کررہی تھی۔ مگر اپنے ساتھ بیٹھے بندے کو یہ بتا کر اپنا مذاق نہیں اڑوانا چاہتی تھی۔

سیٹ بیلٹ باندھیں "وہ جو کن اکھیوں سے اسے سیٹ بیلٹ باندھتے دیکھ رہی تھی۔ اسکے" یکدم اپنی جانب متوجہ ہونے پر گڑبڑا گئ۔

آپ اپنی باندھیں۔۔ جب میری مرضی ہوگی مین باندھ لوں گی "اسکے شاہانہ انداز پر وہ" کندھے اچکا کے ہولے سے مسکرایا۔

جہاز آپ کا ویٹ نہیں کرے گا کہ کب جناب عالیہ سیٹ بیلٹ باندھیں اور کب جہاز" اڑے "اسے صاف جتاتے ہوئے۔ ملنے کا موقع دیئے بغیر خاموشی سے جھک کر اسکی سیٹ

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

بیلٹ باندھ کر پیچھے ہوا۔ وہ دم سادھے اسکی قربت پر چند لمحوں کے لئے ساکت ہو گئ تھی۔ جبکہ دوسری جانب کوئ فرق نہیں پڑا تھا۔

جیسے ہی جہاز اڑان بھر کر سکوت میں آیا ریم نے اپنے ہینڈ بیگ سے ایک ڈائری اور پین نکال کر گود میں دھرے۔ موبائل پر ہینڈ فری لگا کر کانوں میں لگائ اور خاموشی سے لکھنے لگی۔

اشاذ نے گردن موڑ کر اسکے چلتے ہاتھوں کو دیکھا۔ غالبا وہ کسی نئے ڈرامے کا اسکرپٹ تھا۔ اسے انہماک سے لکھتے دیکھ کر خاموشی سے اسکے ایک کان سے ہینڈ فری نکال کر اپنے کان میں لگائ۔ ریم اس بے تکلفی پر بھونچکا رہ گئ۔

آپ نے کبھی مینرز سیکھے کہ نہیں؟ "ناگواری سے اسکی حرکت دیکھ کر طنز کیا۔"

بھئ تم نے تو آفر کرنی نہیں تھی۔ اور میں بور ہورہا تھا۔ سوچا تمہارے پسندیدہ گانے ہی سن" لوں۔۔ امید نہیں تھی مگر چوائس اچھی ہے تمہاری "شرمندہ ہوئے بغیر دھونس بھرے انداز میں بولا۔

اس نے جھٹکے سے اسکے کان سے اپنی ہینڈ فری نکالی۔ بیگ سے ٹشو نکال کر اسے صاف کیا۔ اور پھر اپنے کان میں لگائ۔

میرے کان میں کوئ بیماری نہیں ہے "اسکی حرکت پہ وہ محظوظ ہوا۔"

ریم نے کوئ جواب دینا مناسب نہ سمجھا۔

اپنے موبائل سے ہینڈ فری لگا کر خود بھی گانے سننے لگا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

مگر پھر سے زبان میں کھجلی ہوئ۔

کوئ نیا ڈرامہ لکھ رہی ہو "اسکے کان کے قریب ہو کر بولا۔"

ریم نے غصے سے ڈائری بند کی۔

آپ کا مسئلہ کیا ہے؟ "تیکھے چتونوں سے اسکی جانب دیکھا۔"

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں سفر کے دوران خاموش نہیں بیٹھ سکتا "مزے سے کندھے اچکا کر اسے مسئلہ بتایا گیا۔

تو یہ آپ کا مسئلہ ہے نا۔۔۔ میرا نہیں ہے۔ اپنے مسئلے خود نمٹائیں "سر جھٹک کر پھر سے" ڈائری کھولی۔

ڈرامہ کس کے لئے لکھ رہی ہو؟ "پھر سے سوال۔"

اُفف۔۔ ریم کا دل کیا کہ کاش وہ اس بندے کا سر توڑ سکتی یا خود کھڑکی سے نیچے چھلانگ لگا سکتی 'مگر ہزارون خواہشیں ایسی 'وہ بس سوچ کر رہ گئ۔

اپنی خمدار پلکیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھ کر اسے گھورا جو چہرے پر چڑانے والی مسکراہٹ سجائے اسکے تاثرات سے محظوظ ہورہا تھا۔

ارم کے لئے؟ "اسکی بات پر حیرت کی ایکٹنگ کرتا وہ اسے زہر لگا۔"

یعنی ایک اور ڈارمہ تمہارے ساتھ "سر سیٹ کی پشت پر گرایا۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

جی میرے بھی جذبات کم و بیش ایسے ہی ہیں۔۔ مگر مجبوری کا نام شکریہ "وہ بھی اسے باور" کروا گئ کے اسے بھی اسکے ساتھ کام کرنے کا کوئ شوق نہیں۔

اچھا چلو دفع کرو۔۔۔ چونکہ تمہاری پسند کے گانے کچھ کچھ میری پسند سے ملتے جلتے ہیں لہذا" تمہارے ساتھ کام کرنے کا یہ کڑوا گھونٹ بھر لوں گا "اسکی ذات پر احسان کیا گیا۔

آپ اتنے خود پسند کیوں ہیں؟ "ریم نے چڑ کر سوال کیا۔"

جب دنیا آپ کو شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیتی ہے تو انسان کچھ ایسا ہی ہو جاتا ہے "وہ" سنجیدگی سے اسکا موبائل لے کر بلیو ٹوتھ آن کرکے چند گانے اپنے موبائل سے اسکے موبائل میں سینڈ کرنے لگا۔

وہ جان گئ تھی کہ جو اسکے دل میں سمائے وہ کرکے رہتا ہے اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ دوسرے شخص کو یہ عمل کتنا ہی ناگوار گزر رہا ہو۔

یہ میرا موبائل ہے؟ "اس نے اسے شرمندہ کرنے کی آخری کوشش کی۔"

ہاں نا تمہارا ہی ہے ۔۔ میں کون سا چوری کررہا ہوں۔۔ دیکھو پرسنلز میں بھی نہیں گھس" رہا۔ یہ جو چند گانے بھیج رہا ہوں سنو۔۔ "پھر سے دھونس۔

ریم نے سر جھٹکا۔ بلیو ٹوتھ کرنے کے بعد بڑے آرام سے اسکا موبائل واپس اسکی گود میں دھرا۔

ریم نے نہ چاہتے ہوئے ایک گانا پلے کیا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

Leave it be

Don't make the same mistakes as me

Cause I gave up quickly

To fly like a bird on the breeze

And I fell down swiftly

Shaking the fruit from the trees

Tearing holes in the knees of my jeans

So don't make the same mistakes as me

Save it please

Save the sweet simplicity

And you'll rise up gently

To float like a bird on the breeze

And you'll climb down slowly

Taking to feet gracefully

Treading soft on the soles of your feet

And you won't make the same mistakes as me

So let's rise up gently

Floating like birds on the breeze

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

And we'll take it slowly

Over the town and the trees

And we'll land where the sand meets the sea

We'll be soft on the soles of our feet

And we won't make the same mistakes as me

ریم نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ جو اب ادھر ادھر دیکھنے مین مصروف تھا۔

عجیب پراسرار تھا۔ لمحہ لمحہ کیفیت بدلنے والا۔۔

کبھی یکدم اپنا اور کبھی بے حد اجنبی۔ کبھی غصہ کرتا ہوا۔۔ اور کبھی چڑاتا زچ کرکے حظ اٹھانے والا۔

ریم جو اسکی بے تکلفی سے پہلے پہل چڑتی تھی۔ اب نہیں اس طرح نہیں چڑتی تھی۔ اس نے کبھی کوئ گھٹیا بات نہیں کی تھی۔ کبھی اسکی نظر۔۔ اسکے انداز میں ہوس نظر نہیں آئ تھی۔ وہ اتنا بے تکلف ہر کسی کے ساتھ تھا بھی نہیں۔ وہ سیٹ پر اسے دیکھتی تھی۔۔ اور نجانے کیوں اسے آبزرو کرتی تھی۔

اب تو دل کرتا تھا اسکے کردار کے ان اسرار و رموز کو قلم میں ڈھال کر اس پر کوئ کردار لکھے۔

کھلی کتاب ہوتے ہوئے بھی وہ بند کتاب جیسا تھا۔ جس کا ہر نیا پیج پڑھنے والے کو حیران کر دیتا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کل تک اس سے ناراض تھا اور آج یوں بے تکلف۔۔

رات میں بس اپنے اپنے کمروں میں پہنچ کر وہ سب صرف کھانا کھانے کے لئے ہال میں اکٹھے ہوئے اور پھر آرام کی غرض سے کمروں میں چلے گئے۔

اگلے دن اس انٹرنیشنل ایکٹر نے آنا تھا۔

اگلے دن صبح میں اشاذ ڈرائیور کے ساتھ اس ایکٹر کو ائیر پورٹ پر لینے جاچکا تھا۔

جبکہ ریم سمیرہ کے ساتھ ہوٹل کے پچھلی جانب بنے خوبصورت منظر کو دیکھنے اور اس سے لطف اندوز ہونے پہنچ چکی تھی۔

تم اتنی ہی خاموش رہتی ہو یا مجھ سے پہلی بار ملنے کی وجہ سے ہو "سمیرہ کب سے خود ہی" بول رہی تھی۔ اور مسکرا کر بس ہاں ہوں میں جواب دے دیتی۔

نہیں میں بے تکلف ہونے میں بہت وقت لیتی ہوں "صاف گوئی سے اسے بتا کر سامنے" موجود پہاڑوں اور اسکے اوپر بادلوں کا سنگم دیکھنے لگی۔

آؤ تمہیں مارگلہ کا یہ ٹریک دکھاؤں "وہ اسے لئے ایک خوبصورت سی سڑک پر لے آئی۔" دونوں فٹ پاتھ پہ چلتی باتیں کرنے لگیں۔ اردگرد خوشگوار سی ٹھنڈک اور جابجا سبزے نے اس ماحول کو بے حد خوبصورت بنا رکھا تھا۔ ہر سڑک کے آخر میں پہاڑوں کا منظر بہت ہی دلفریب لگ رہا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اشاذ کی بہت خواہش ہے کہ یہاں ہم اپنا گھر لیں۔ وہ اس بار آیا بھی اسی نیت سے ہے۔ اور" مجھے بھی اسی لئے لایا ہے کہ یہ کام اس بار کر کے ہی جانا ہے "اسکے بازو میں ہاتھ ڈالے وہ اسے اشاذ کے ارادے بتا رہی تھی۔

آپکے پیرنٹس؟ "ریم نے بات سے بات نکالنے کے لئے ویسے ہی پوچھا۔"

سمیرہ کی مسکان یکدم سمٹی۔ ریم کو اپنا سوال اس لمحے بے حد غلط لگا۔

وہ دونوں اپنی اپنی زندگیوں میں مگن ہیں۔۔ بہت عرصے پہلے انہوں نے ڈیوارس لی اور پھر" اپنے اپنے نئے ساتھیوں اور نئے بچوں کے ساتھ خوش ہیں "سمیرہ کے لہجے میں نا چاہتے ہوئے بھی تلخی سمٹ آئی۔

آئم سوری "ریم کو کچھ سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔"

میرے پاس تو اشاذ ہے تو میں نے خود کو بڑی جلدی اس تکلیف سے سنبھال لیا۔ مگر اشاذ" اب تک اس فیز سے نہیں نکل سکا۔ بہت ڈسٹربڈ رہا۔۔ مینٹلی بہت تکلیف سے گزرا۔۔ ڈپریشن کے اس فیز میں چلا گیا۔ جہاں کئی بار اس نے سوسائیڈ کی کوشش کی۔ پھر مسلسل سائکیٹرسٹ سے رابطہ کر کے اسکے سیٹنگز کروائیں۔ انہوں نے ہی تب ڈسکور کیا کہ اسکی آبزرویشن بہت کمال کی ہے۔ میں نے اسے آرٹ کی جانب دھکیلا اور پھر ارم کے ساتھ یہ کام رکنے لگ گیا۔ پہلی ٹیلی فلم اس نے بد دلی سے قبول کی۔ مگر اس کی اچھی عادت یہ ہے

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کہ جس کام پہ ہاتھ ڈالتا ہے اسے پورے دل و جان سے کرتا ہے۔ اور پھر اسکے بعد تو اس کا نیا سفر شروع ہوگیا۔

"ارم اور اسکی فیملی نے ہر لمحہ ہمارا ساتھ دیا۔ شاید ارم نہ ہوتی تو میں اکیلے یہ سب نہ کرپاتی ریم سب سن کر بے حد حیران ہوئی۔ اس نے کبھی اپنے کسی انٹرویو میں فیملی کو ڈسکس نہیں کیا تھا اور اسی وجہ سے اسکے بارے میں یہ سب باتیں کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

تو آپ دونوں اب اکیلے رہتے ہیں؟ "ریم کو نجانے ان دونوں کے بارے میں جاننے میں" اتنی دلچسپی کیوں ہوئی۔

نہیں نانا کے پاس ہوتے ہیں۔ مگر اشاذ کو ان کے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا وہ سمجھتا ہے کہ" انہوں نے ماما کا ساتھ دے کر ہم دونوں پر ظلم کیا۔ اگر وہ زور زبردستی سے ماما کو دوسری شادی سے روک دیتے تو کم از کم ایک رشتہ تو ہمارے پاس ہوتا۔

لیکن وہ یہ نہیں سمجھتا کہ زور زبردستی سے رشتے نہیں نبھائے جاتے۔ وہ چاہے ماں کا ہی کیوں نہ ہو۔ وہ جب تک اپنی اولاد کے لئے لڑنے اور زندگی گزارنے کی خواہش مند ہوتی ہے تب تک وہ اس رشتے کو نبھا سکتی ہے۔ مگر جہاں وہ ماں سے نکل کر صرف عورت بن کر سوچتی ہے تب اسکی نفسانی خواہشیں اسے اولاد کے جذبات انکی تکلیف کو بھلا دیتی ہیں۔ "کس قدر گہری بات وہ کرگئ تھی۔ ریم بس اس کے حوصلے پر اسے دیکھتی رہ گئ۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اشاذ یہ نہیں سمجھتا۔۔ وہ انہیں صرف ایک ماں تصور کرتا ہے۔ مگر وہ ایک عورت بھی تو" تھیں۔ کیا ہوا کہ انہوں نے ہمارا نہیں سوچا۔۔ ان سے بڑھ کر ستر ماؤں جتنی محبت کرنے والے نے تو ہمارا سوچ لیا۔ میرے لئے تو یہی بہت تھا کہ ایک ماں کی محبت نہیں ملی تو کیا ہوا۔ اس اللہ کی محبت تو ہمارے ہمراہ ہے "ریم نے بے اختیار رک کر اسے گلے لگا لیا۔ اسکی بات پر دل بری طرح بھر آیا۔

آپ بہت حوصلے والی ہیں "سمیرہ اسکے انداز پر حیران رہ گئ۔"

پھر محبت سے اسے بھینچ لیا۔ ارم کے علاوہ ایسی باتیں اس نے کبھی کسی سے نہیں کی تھیں۔ نجانے اس اجنبی لڑکی سے کیوں کردیں۔۔ ریم اسے اجنبی نہیں بہت اپنی اپنی لگی۔ کیوں؟ اسکے پاس اس کا کوئ جواب نہیں تھا۔

جب اللہ اپنی محبت دیتا ہے تو حوصلہ بھی دے دیتا ہے۔۔ چلو واپس چلیں۔۔ کہیں اشاذ مجھ" پر چڑھائ نہ کردے کہ میری رائٹر کو لے کر کہاں غائب ہوگئ۔ "اس سے الگ ہوتے کچھ دیر پہلے کے جذباتی لمحے کا اثر زائل کیا۔ دونوں کے لہجے نم تھے۔

شوٹنگ ختم ہوتے ہی وہ انٹرنیشنل ایکٹر تو رات کی فلائیٹ پکڑ کر واپس چلا گیا اور یہ سب مونال کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے پہنچ گئے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

پہلے سب نے کھانا کھایا۔۔ پھر سب ادھر ادھر ہوگ ئے۔ کوئ تصویریں کھینچ رہا تھا تو کوئ رات کے پہر یہاں کی خوبصورتی کا مزہ اٹھا رہا تھا۔

ریم ایک جنگلے کے قریب کھڑی نیچے آبادی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اورپر پہاڑوں پر کھڑے ایسا لگتا تھا جیسے پورا آسمان اور خاص طور سے ستارے نیچے آگئے ہیں۔ ہر جانب روشنی ہی روشنی۔

اشاذ اسکے قریب کھڑا ہوا۔ جب سے سمیرہ نے اسے اشاذ اور اپنی کہانی بتائ تھی تب سے ریم کو اشاذ سے ایک عجیب سی ہمدردی تھی۔۔ یا انسیت ہورہی تھی۔ یا کیا جذبہ تھا۔ وہ سمجھ نہیں پارہی تھی۔

کیسا لگا یہ شہر؟ "اشاذ اسکے قریب کھڑا اسکے چہرے پر موجود روشنی کو دیکھ رہا تھا۔"

بے حد خوبصورت میں نے سن تو رکھا تھا کہ اسلام آباد بڑا پرسکون شہر ہے ۔ مگر یہاں آکر" اندازہ ہوا کہ یہ لوگوں کی سنی سنائ باتوں سے کہیں زیادہ پرسکون ہے۔

ایسا لگ رہا ہے بھاگ دوڑ والی زندگی کی نسبت یہاں عجیب سا ٹھہراؤ ہے۔

" جیسے مسافر کسی سرائے میں کچھ دیر ستانے کے لئے رکتا ہے۔ بالکل ایسی ہی جگہ لگی ہے۔ وہ اپنے محسوسات بتا رہی تھی۔

اسکے چہرے پر موجود سکون اشاذ بڑی آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

سمیرہ بتا رہیں تھیں کہ آپ یہاں گھر لے رہے ہیں؟ "چہرہ موڑ کر اسکی جانب دیکھا جو اب" سامنے دیکھ رہا تھا۔

ہاں سمجھو لے ہی لیا ہے۔ جس وقت میں اس انٹرنیشنل ایکٹر کو ریسیو کرنے ائیر پورٹ گیا" تھا۔ اس سے پہلے گھر کی پے منٹ کرنے گیا تھا۔ ان فیکٹ گھر تو میں نے چار پانچ ماہ پہلے یہاں دیکھا تھا۔ تب بھی کسی شوٹ کے لئے آیا تھا۔ تب ہی ارادہ کیا۔ گھر دیکھا اور پسند آگیا۔ بس اب اسکو فائنل کر لیا ہے۔ "وہ بڑے مزے سے اسے ایسے بتا رہا تھا جیسے وہ اسکی بہت پرانی دوست ہو۔

گریٹ "وہ ایسے خوش ہوئ جیسے اس نے وہ گھر اسی کے لئے خریدا ہو۔"

تمہاری باتیں سننے کے بعد تو اب میرے لئے ناگزیر ہوگیا تھا کہ میں یہاں گھر خریدتا "اسکی" بات پر ریم نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔

اسکی معنی خیز سی مسکراہٹ بھی اسے سمجھ نہ آسکی۔

اگر تمہیں ہر سال یہاں آنے کا موقع ملے تو کیا تم آیا کرو گی؟ "اسکے سوال پر پہلے تو وہ" سوچ میں پڑ گئ۔

ہاں نا۔۔ کون ہے جو اس خوبصورت جگہ ہر سال نہ آئے۔ بلکہ مجھے تو جب موقع ملا میں تو" ضرور آؤں گی "اسکی بات پر وہ ہولے سے سر اثبات میں ہلاتے مسکرایا۔

آج خیریت ہے مجھے چڑانے کی بجائے۔۔ مسکرایا جارہا ہے "اسکی بات پر وہ قہقہہ لگا اٹھا۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ہاں کبھی کبھی مزاج بدل کر بھی دیکھنا چاہئیے۔۔ دیکھو میں نہیں چڑا رہا تو تم بھی انسانوں کی" طرح بات کررہی ہو "وہ جو بڑی مشکلوں سے اس سے سیدھی طرح بات کررہا تھا اسکے یاد دلانے پر شروع ہوگیا۔

آپکے خیال میں کیا میں جانوروں کی طرح بات کرتی ہوں "وہ آنکھیں سکیڑ کر بولی۔"

دونوں لڑنے کے لئے تیار تھے۔

ہیلو۔۔۔ انہیں ایک ہی کمرے میں بلا کر کچھ کام بتاؤ۔ اور پھر ارم کو لے کر وہاں سے باہر" آجانا۔۔۔ اور آگے کا کام تو تمہیں پتہ ہے کہ تم نے کیا کرنا ہے "وہ مسلسل اس سے فون پر رابطہ رکھے ہوئے تھا۔

جی سر۔ آپ بے فکر ہوجائیں"اسے تسلی دلائی گئی۔"

مجھے یہ کام جلد ہی چاہئیے۔ میں مزید انتظار نہیں کرسکتا "وہ کرخت لہجے میں بولا۔"

"آپ نے میڈیا کے بندوں کو کہہ دیا ہے کہ میرا سگنل ملتے ہی وہ ہنگامہ برپا کریں گے؟" اس نے تصدیق چاہی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ہاں وہ میں کہہ چکا ہوں۔۔ "اسکی بات پر وہ پھر سے یقین دہانی کروانے لگا کہ وہ کام آج" کے ہی دن میں کرے گا۔

ٹھیک ہے۔ میں منتظر ہوں "اس نے مطمئن ہوتے فون بند کیا۔"

کچھ دیر پہلے ہی وہ لوگ شوٹنگ پیک اپ کرکے واپس آئے تھے۔

میم مجھے آپ سے۔ سر اشاذ اور میم ریم سے کچھ بات کرنی ہے۔ آپ لوگ سر اشاذ کے" کمرے میں اگر اکٹھے ہو جائیں تو بہتر ہو گا"راشد نے ارم سے کہا۔

کیوں خیریت ہے؟ "وہ اسکی بات پر کچھ الجھی۔"

،جی جی۔۔ بس مجھے کچھ بات کرنی ہے "وہ کہہ کر کسی ایکٹر کے بلانے پر چلا گیا جبکہ ارم" اشاذ اور ریم کو لئے اشاذ کے روم میں موجود تھی۔

کیا کہنا ہے اس نے ۔۔ پندرہ منٹ سے وہ نہیں آیا۔ "اشاذ بے تکلفی سے بیڈ پر نیم دراز تھا" جبکہ ارم اور ریم دونوں بیڈ کے دائیں جانب رکھی کرسیوں پر براجمان تھیں۔

اب وہ آئے گا تو ہی پتہ چلے گا "ارم بھی اکتائی ہوئی تھی۔ تھکاوٹ سے برا حال تھا۔۔ اور" اسے بھی آرام کرنا تھا۔

کچھ دیر بعد دروازہ ناک کرکے وہ اندر داخل ہوا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

سوری ایوری ون "راشد ارم کا اسسٹنٹ تھا۔ خوشدلی سے کہتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا۔"

بتاؤ یار کیا مسئلہ ہے "اشاذ تھوڑا اٹھ کر بیٹھا۔"

سر وہ ایسا ہے کہ فریدہ ایڈوانس پے منٹ مانگ رہی ہے۔ اور کچھ سینز وہ اپنی مرضی سے" بدلوانا چاہتی ہے "اسکی بات پر ان تینوں نے الجھ کر اسے دیکھا۔

دونوں باتوں کی وجہ۔۔ اور اس نے یہ بات مجھ سے یا ارم سے کیوں نہیں کہی "اشاذ کا چہرہ" متغیر ہوا۔ وہ دونوں اپنے پورے کریو سے اتنے فرینک تھے کہ وہ بلا جھجک کوئی بھی مسئلہ انہیں بتا دیتے تھے۔

سر شاید مجھ سے جان پہچان کی وجہ سے اس نے کھل کر یہ بات کہہ دی "وہ وضاحت دینے" لگا۔

چلو ایڈوانس پے منٹ تو ہم کردیں گے۔ مگر سینز کون سے بدلوانے ہیں۔ اور تم جانتے ہو یہ" اختیار ایکٹرز کو نہیں ہوتا "ارم ناگواری سے بولی

بدلوانے نہیں۔۔ بس وہ چاہ رہی تھی کہ اسکے کچھ سین زیادہ کردیتے۔۔ مطلب چند ایک" سینز مین اسکی اینٹری بن سکتی ہے "ارم کو غصے میں آتے دیکھ کر وہ جلدی سے بولا۔

کون سے سینز ہیں وہ؟ "ریم بس خاموشی سے ان کی گفتگو سن رہی تھی۔"

"آپ چلیں میں آپ کو اسکرپٹ دکھا دیتا ہوں۔ میرے خیال سے ایسا ممکن ہوسکتا ہے" اس کی بات پر ارم یکدم اٹھ کھڑی ہوئی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

چلو "اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی۔ ریم بھی اپنی جگہ سے اٹھی۔"

"میں بھی چلتی ہوں"

نہیں میڈم آپ بیٹھیں۔۔ ہم اسکرپٹ لے کر اوپر ہی آتے ہیں۔ بلکہ فریدہ کو بھی لے" آتے ہیں۔ آمنے سامنے بات ہو جائے گی۔ یوں سب کے سامنے اسے سرزنش کرنا یہ سمجھانا اچھا نہین لگتا "باقی سب نیچے ہال میں موجود تھے۔

ہاں یار تم بیٹھو۔۔ راشد صحیح کہہ رہا ہے۔ ہم اسے لے کر آئے۔ یہیں ساری بات" ہوجائے "ارم اکتائے ہوئے لہجے میں بولی۔

ریم خاموشی سے واپس بیٹھ گئ۔

ڈائریکٹر اور پروڈیوسر تو سین بدلتے ہیں۔ اب ایکٹرز بھی بدلنے لگ گئے۔ "ریم نے کسی قدر" طنز سے اشاذ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جو موبائل میں مصروف تھا۔

یہ دنیا ایسی ہی ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق ہر کسی کو بدلنے کی خواہشمند "موبائل سے" نظریں ہٹائے بغیر وہ بولا۔

سمیرہ بڑی گرویدہ ہوگئ ہے تمہاری "پتہ نہیں وہ پوچھ رہا تھا یا بتا رہا تھا۔"

آپ کو افسوس ہے "اس نے اشاذ کی بات کا پہلی بار مزہ لیا۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ہاں نا۔ اسے جو بندہ پسند آجائے وہ دوسروں کو مجبور کردیتی ہے کہ وہ بھی اسے پسند" کریں "اسکے لہجے مین افسوس اور خدشہ تھا۔

ریم اسکی حالت پر کھکھلائی۔

اشاذ نے حیران نظروں سے اسکے چہرے پر اجاگر ہونے والی اجلی مسکراہٹ کو دیکھا۔ اسکے چہرے پر مسکراہٹ کتنی بھلی لگ رہی تھی۔

اسکی نظروں کے ارتکاز پر ریم کی کھکھلاہٹ سمٹی۔ پھر گھور کر اسے دیکھا۔

اشاذ ہولے سے مسکرا کر پھر سے موبائل کی جانب متوجہ ہوا۔

دنیا خوبصورت ہے نا؟ "کچھ دیر پہلے کے لمحے کا اثر زائل کرنے کے لئے وہ گویا ہوا۔"

دنیا تبھی اچھی لگتی ہے جب وہ آپ کو آپکی حقیقتوں سمیت جانتی نا ہو "ریم کی بات پر وہ" اٹھ کر سیدھا ہوا۔ ایک پاؤں بیڈ سے نیچے لٹکا رکھا تھا۔ اور ایک پاؤں موڑ کر بیٹھ پر رکھ ہوا تھا۔ ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں اپنے بکھرے حلیے کے باوجود وہ یقینا کسی بھی لڑکی کا دل دھڑکا سکتا تھا۔

تو تم اپنی حقیقت سمیت دنیا کو جانو پرکھو "اشاذ کی بات پر اس نے گہرا سانس لیا وہ جانتی" تھی کہ وہ کسی جانب اشارہ کررہا ہے۔

آپ کیوں میری محرومی کو بار بار موضوع گفتگو بناتے ہیں "اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ دیکھ کر" وہ اس سے سوال کئے بغیر نہیں رہ سکی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اسی لئے کہ تم نے اس محرومی کو اوون نہیں کیا "اشاذ کی بات پر اس نے جھٹکے سے سر" اٹھایا۔

تمہارے خیال میں ظاہری محرومی ہی اصل محرومی ہوتا ہے۔۔ نہیں ریم۔۔ ہم سبھی محروم" ہیں کوئ قوت گویائ ہوتے ہوئے۔ سچ کہنے سے محروم ہے۔ تو کوئ بہت سارا علم اور عقل و فہم رکھتے اسے صحیح انداز میں استعمال کرنے سے محروم۔ کوئ رشتوں اور محبتوں سے محروم ہے تو کوئ سب ہوتے ہوئے ذہنی سکون سے محروم۔۔

محرومی تو ہم سب میں ہے۔۔ اللہ نے اس محرومی کے بدلے بھی تمہیں کتنے بڑے فن سے نوازا ہے کیا تمہارے لئے یہی بہت نہیں۔۔ "ریم حیرت سے اسکی باتیں سن رہی تھی۔

لاابالی اور ہر بات کو مذاق میں اڑانےوالا اشاذ اس وقت کہیں نہیں تھا۔

کیسے آگاہی دے رہا تھا وہ۔

تم نے صرف دنیا کی ترس بھری نظروں سے خود کو بچانے کے لئے تنہائ کا انتخاب کیا ہے" اسی لئے دنیا جب تمہیں ملتی ہے وہ تمہیں خوفزدہ کرتی ہے۔ کیونکہ تم نے اسے خود کو خوفزدہ کرنے کا موقع دیا ہے۔ ایک بار اسکی دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی محرومی کو بھلا کر یہ سوچو کہ یہاں کوئ مکمل نہیں۔

تو یقین کرو۔۔ تمہیں ان کی ترحم بھری نظریں نظر ہی نہیں آئیں گی۔ نہ یہ تمہاری ذات پر کوئ بات کرنے کے قابل رہیں گے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

تم نے خود لوگوں کو اپنی ذاتیات مین گھسنے کا موقع دیا ہے۔۔ تم یا کوئ اور میرے بارے میں جانتا ہے؟ "وہ اس لمحے بس خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔ اور سننا چاہ رہی تھی۔ وہ بہت خوبصورت بولتا تھا شاید اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا۔

اسی لئے کچھ کہنے کی بجائے اس نے آہستہ سے نفی میں سر ہلایا۔ وہ اسے نہین بتانا چاہتی تھی کہ سمیرہ اسے سب بتا چکی ہے۔ وہ اس کے اعتماد کو متنزلزل نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اسی لئے کہ میری زندگی مین جو بھی محرومی ہے۔ میں نے دنیا کو اس جانب دیکھنے کا موقع" ہی نہیں دیا۔ لوگ کون ہوتے ہیں میری محرومی کو ڈسکس کرنے والے۔ جب اللہ مجھے اس سب کے ساتھ قبول کرتا ہے تو لوگ ہیں ہی کون؟ مجھے انکے خود کو قبول کرنے یا نہ کرنے سے کوئ فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ یہ سب مجھ سے کہیں محروم ہوں گے "اشاذ کی بات پر وہ خاموشی سے سر جھکا گئ۔

تمہاری یہ محرومی اتنی بڑی نہیں۔ خدا کا شکر ادا کرو۔۔ چھوٹے ہی مگر کام کرنے کے لئے" اللہ نے ہاتھ تو دئے۔ اور جن ہاتھوں کو دنیا سے چھپا رہی ہو انہیں میں تھامے جانے والے قلم نے آج تمہیں نام اور مقام دیا ہے "اشاذ نے ایک نظر اسکے ہاتھوں کو دیکھا۔

اسی لمحے دروازے پہ دستک اور کچھ عجیب سا شور سنائ دیا۔

اشاذ فورا اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

دروازہ کھولتے ہی نجانے کتنے فوٹو گرافرز اور میڈیا کے لوگ موجود تھے۔ وہ یکدم حیرت ذدہ رہ گیا۔

جی تو ہم آپ کو بتا رہے تھے کہ اشاذ کا نیا اسکینڈل منظر عام پر آنے والا ہے۔ تو ان کی نئی" گرل فرینڈ اس وقت انہی کے روم میں موجود ہیں "بولنے والے کے الفاظ اشاذ کا دماغ گھوما گئے۔

یکدم اسے گریبان سے پکڑا۔۔

کیا بکواس ہے یہ "وہ غصے کے باعث اس پر پل پڑا۔"

وہ دیکھئے۔ یہ ہیں مایہ ناز رائٹر ریم۔۔۔ جن کا معاشقہ آجکل اشاذ کے ساتھ عروج پر ہے۔"

چند دن پہلے یہ ساحل سمندر پہ بھی موجود تھے۔ اور پرسوں رات جہاز میں بھی اکٹھے محو سفر تھے۔۔ انکی بے تکلفی کی تصویریں جلد ہی منظر عام پر آئیں گی "بھانت بھانت کے رپورٹرز کھٹا کھٹ اشاذ کی اور اسکے پیچھے آنے والی ریم کی تصویریں بنا رہے تھے۔

رپورٹر کو چھوڑ کر یکدم اشاذ ریم کی جانب مڑا جو پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ سب سن اور دیکھ رہی تھی۔

اپنا چہرہ کور کرو "اشاذ کی بات پر اس نے میکانکی انداز میں سر پر لئے دوپٹے سے چہرہ" ڈھانپا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

تم سب کو اس بکواس کا جواب میں بہت جلد دوں گا "اشاذ ریم کو اپنے بازو کے گھیرے" میں لئے بھیڑ توڑ کر نکلا۔ وہ جلد از جلد ریم کو یہاں سے ہٹانا چاہتا تھا۔ مگر بہت سے کیمروں نے اس کا چہرہ قید کرلیا تھا۔

اشاذ آپ اپنا نیا اسکینڈل کیوں چھپانا چاہتے ہیں؟ "رپورٹر اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کررہے" تھے۔ شور کی آواز سن کر ارم اور سمیرہ کے ہمراہ اور بھی لوگ کاریڈور میں موجود تھے۔ رپورٹرز کے اونچی اونچی بولنے والے سوال سب بڑے واضح انداز میں سن رہے تھے۔

ارم اور سمیرہ کو دیکھ کر اس نے بے جان ہوتی ریم کو انکی جانب دھکیلا۔

سیکیورٹی پہنچ چکی تھی۔ اشاذ فوراسے پیشتر سمیرہ کے کمرے میں گھسا جہاں ریم، ارم، اور سمیرہ سمیت اور بھی لوگ پہلے سے موجود تھے۔

اندار جاتے ہی سیکیورٹی نے رپوٹرز کا رستہ روک دیا۔

یہ سب کیسے ہوا ہے "وہ اشتعال بھرے انداز میں کریو کے بندون کو دیکھ کر بولا۔"

یہ میڈیا۔۔ یہ رپورٹرز کس نے کیا کہہ کر اوپر بھیجے تھے۔ "وہ چلا رہا تھا۔"

ریم تو بس ساکت بیٹھی زمین پر غیر مرئ نقطے کو گھور رہی تھی۔

سر کو دونوں ہاتھ میں تھامے وہ بالوں میں انگلیاں پھنسائے ہوئے تھا۔ یکدم کیا سے کیا ہوگیا۔ سب حیران اور پریشان تھے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

یہ سب بکواس کر کے کس نے میڈیا کو اکٹھا کیا ہے؟ "ارم بھی غصے سے بولی۔"

سب خاموش تھے۔ جیسے سب کو سانپ سونگھ چکا تھا۔

جس نے بھی یہ سب کیا ہے۔۔ ہے وہ آستین کا سانپ۔۔ اور جیسے ہی مجھے پتہ چل گیا میں" اسے چھوڑوں گا نہیں "اشاذ کو اچھی طرح سمجھ آگئ تھی کے یہ کوئ سازش تھی۔

وہ جو کرتا تھا ڈنکے کی چوٹ پر کرتا تھا۔ مگر ریم کو یوں گھسیٹنا اسے کسی طور گوارا نہیں ہو رہا تھا۔

رات کی بجائے اگلے گھنٹے کی ٹکٹس کرواؤ۔۔ "اشاذ نے ارم کو دیکھ کر کہا۔ ایک نظر ساکت" ریم پر ڈالی۔ اس لمحے وہ اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔

گھر آکر بھی وہ شدید شاک میں تھی۔ انہیں رات بارہ بجے کی فلائیٹ سے واپس آنا تھا مگر وہ رات نو بجے ہی گھر پر موجود تھی۔

اسکی مخدوش حالت دیکھ کر سلطانہ پریشان سی ہوئیں۔ ارم اسے سارے راستے سمجھاتی آئ تھی۔ حوصلہ اور تسلی دیتی آئ تھی۔ مگر وہ کچھ نہیں سن پا رہی تھی۔ اسکی آنکھون کے آگے وہی منظر گردش کر رہے تھے جس میں رپورٹرز کے اس پر لگائے جانے والے الزامات تھے۔

ارم نے سلطانہ کو کچھ نہیں بتایا۔ بس یہی کہہ کر تسلی دی کہ اسکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

تو جلدی کیوں آگئے تم لوگ "سلطانہ کو ارم کا نظریں چرانا کچھ اور ہی کہانی سنا رہا تھا۔"

بس ویسے ہی آنٹی کچھ مسئلہ ہو گیا تھا۔ آپ پریشان نہ ہوں "وہ بمشکل دامن بچاتی۔ جلدی" سے وہاں سے اٹھ گئ۔

اس سے زیادہ انکے سوالوں کے وہ جواب نہیں دے سکتی تھی۔

"تم کیوں اتنا ڈپریس ہو رہے ہو۔ آئی ہوپ یہ کوئ غلط فہمی ہے جلد ہی ٹھیک ہوجائے گی" اس سے پہلے بھی اسکے کتنے ہی اسکینڈل لوگون نے بنائے تھے مگر وہ کبھی اس طرح ہائپر نہیں ہوا تھا۔

سمیرہ اور وہ گھر آچکے تھے۔ گھر آتے ہی وہ نانا سے ملے بغیر اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

صفدر صاحب لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے۔

اسے کیا ہوا؟ "سمیرہ ان سے مل کر لمحہ بھر کووہیں رکی۔"

بس ویسے ہی کچھ لڑائ ہوگئ تھی سیٹ پر۔ میں اسے دیکھتی ہوں "وہ بات بنا کر اسکے پیچھے" اسکے کمرے میں آئ۔

جہاں وہ ہر چیز پٹخ رہا تھا۔

سمیرہ اسکے پاس جا کر کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے سبھاؤ سے سمجھانے لگی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ وہ ایک چھوڑ دس لڑکیوں کے ساتھ میرے اسکینڈل بنائیں۔ مگر" مجھے اس لڑکی کی فکر ہے جس کو میرے ساتھ بہت غلط انداز میں جوڑا جارہا ہے۔ "اشاذ کی بات پر اس نے جھٹکے سے اسکا بازو پکڑ کر رخ اپنی جانب کیا۔

اشاذ میری طرف دیکھو "سمیرہ نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔ جو خود کو چھپانے کی ہر" ممکن کوشش کررہا تھا۔

کیا؟ "انجان بننے کی بھرپور ایکٹنگ کی۔"

تم۔۔۔ تم اسے پسند کرنے لگے ہو "اسکی حیرت کم ہونے میں نہیں آرہی تھی۔"

سمیرہ کی بات پر اس کا کچھ دیر پہلے کا ساکت وجود نظروں میں گھوما۔

ظاہر ہے ہر اچھے انسان کو لوگ پسند ہی کرتے ہیں "بازو چھڑا کر وہ اپنی وارڈ روب کی" جانب بڑھا۔

مگر کچھ دن پہلے تو وہ تمہیں بہت بری لگتی تھی "وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے نظروں میں" تول رہی تھی۔

ہاں تو انسان کی ترجیحات اور پسند بدلتی رہتی ہیں "وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کررہا" تھا کہ کسی طرح بات کو گھما پھرا لے۔

ویسے وہ واقعی اچھی لڑکی ہے "سمیرہ نے پھر سے اسکی چوری پکڑی۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اور اسی لئے میں نہیں چاہتا کہ اس کے ساتھ کچھ بھی الٹا سیدھا ہو، تم جانتی ہو یہ میڈیا" والے جھوٹ کو سچ کیسے بناتے ہیں "وہ پھر سے پریشان ہوا۔

سمجھ نہین آرہا یہ حرکت کس نے اور کیون کی ہے مگر میں بھی چھوڑنے والا نہیں "اسکا" پتھریلا لہجہ سمیرہ کو بے حد اجنبی لگا۔

پلیز ۔۔ خود کو کسی مشکل مین مت پھنسانا۔ "اسکی بات پر وہ ہنکارا بھر کر واش روم میں بند" ہو گیا۔

اگلے دن وہی ہوا جس کا اشاذ کو ڈر تھا۔ اسکی اور ریم کی بہت سی تصویریں اخبارون کے پہلے صفحات پر اس ہیڈنگ کے ساتھ تھیں "مایہ ناز ڈائریکٹر اشاذ اور لکھاری ریم ریلیشن شپ میں قید "اور اس ریلیشن شپ کا اس انڈسٹری مین کیا مطلب تھا اشاذ بہت اچھے سے جانتا تھا۔

ساحل پر بیٹھے نجانے کس نے انکی تصویریں بنائیں تھیں۔ اور یہی نہیں۔۔ جہاز مین انکے مختلف پوز۔۔ اسکے کان سے ہینڈ فری لیتا ہوا۔۔ اسکا موبائل ہاتھ مین تھامے۔۔۔ اسے مسکرا کر دیکھتا ہوا۔۔۔ اور پھر آخری ہوٹل کے کمرے میں اسکی اور ریم کی دروازے کے فریم مین کھڑے تصویر۔۔

اگر شاکڈ اشاذ تھا تو ریم کا تو برا حال تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

یہ یہ کیا ہے؟ "سلطانہ اخبارات کا پلندہ ہاتھ میں لئے اسکے پاس آئیں۔ صبح سے نجانے کن" کن رشتے داروں کے طنز میں بھجے فون آچکے تھے۔ محلے والے الگ لعنت ملامت کررہے تھے۔

سلطانہ تو چکرا گئیں۔

امی یہ سب غلط ہے ایسا کچھ نہیں۔۔ یہ اسکینڈل بنایا ہے "وہ تصویریں دیکھتے روتے ہوئے" بولی۔ کل کا غبار اس وقت نکل رہا تھا۔

مجھے وضاحت دے دے گی۔۔ مگر پوری دنیا کو کیسے وضاحتیں دے گی۔ کون کون نہیں" ہے جو ہم پر آج انگلیاں اٹھا رہا ہے۔۔ ریم تو نے ساری عزت مٹی میں ملا دی۔ "وہ رو رہی تھیں۔ غصے میں ایک دو تھپڑ بھی اسے جڑ دئے۔

تو تو۔۔ مر کیوں نہیں۔۔ جب سے پیدا ہوئی ہے مصیبت بنی ہوئی ہے ہمارے لئے "وہ چلا" رہی تھیں۔

ریم انکے الفاظ سن کر مزید شاک میں آچکی تھی۔

کیا اس کا وہ گناہ جو اس نے کیا ہی نہین تھا اتنا بڑا تھا کہ اسکی ماں اسکی موت کی خواہاں بن گئ تھی۔

وہ سر پکڑ کر بیٹھی تھیں۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

شام تک انکے گھر میں عجیب سوگواری تھی۔ فخر صاحب کا بھی گھر سے نکلنا محال تھا۔ لوگ اس قدر باتیں بنا رہے تھے۔

وہ تو غصے کے مارے ریم کے سامنے ہی نہیں آئے۔

رات میں اشاذ کی کال سے مسلسل اس کا فون بج رہا تھا۔ کافی دیر وہ اگنور کرتی رہی آخر تنگ آکر فون اٹھایا۔

کیا مصیبت ہے ۔۔۔ چین نہیں ملا آپ کو۔۔۔ لے لیا بدلہ۔۔ کر دیا بدنام ۔۔ اب پیچھا" چھوڑ دیں میرا "وہ غصے سے چلائی۔

وہ جو اسے تسلی دینے کے لئے کال کر رہا تھا۔ اسکی بات سن کر اسکا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

کیا بکواس کر رہی ہو؟ "وہ تو آپے سے باہر ہوگیا۔"

آپ نے یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے۔۔ اس دن ساحل پر آپ نے جس بات کا حوالہ دیا" تھا۔ مین نے آپنے سب انٹرویو نکال کر پڑھے۔ تو یاد آیا کبھی ایک بھولا بسرا کمنٹ آپ کے بارے مین کر دیا تھا۔ میری نیت مین نہ کوئی برائ تھی اور نہ ہی میں نے جان بوجھ کر آپکی ذات کو نشانہ بنایا تھا ۔ مگر افسوس آپ نے جانے بوجھے بنا میرے خلاف دل میں بیر باندھ لیا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

میں اتنا تو جان گئ تھی کہ آپ کو بری لگتی ہون۔ مگر نفرت کی اس انتہا پر آپ پہنچ جائیں گے اندازہ نہیں تھا "تو وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ یہ سب اشاذ نے جان بوجھ کر کروایا تھا۔

بدنامی سے اسے تو کوئ فرق نہین پڑنا تھا۔ اسی لئے اسکے لئے یہ کوئ بڑی بات نہیں تھی۔ ہاں مگر ریم کی ساکھ بری طرح تباہ ہوجانی تھی۔

تم جیسوں کے لئے کچھ اچھا نہیں سوچنا چاہئیے۔۔ تمہارا حل یہ ہے کہ تم اس اسکینڈل کی" زد میں رہو۔۔ میں پاگل ہوں جو یہاں بیٹھا تمہاری عزت کی فکر میں گھل رہا ہوں۔ لیکن اب میں تمہیں کوئ تسلی نہیں دوں گا۔ کیونکہ تم اس قابل نہیں "وہ پھر سے بغیر جانے اس پر الزام لگا رہی تھی۔

میری عزت۔۔۔۔۔۔رہنے ہی کہاں دی ہے آپ نے میری عزت "وہ تلخی سے بولی۔"

بہت عقل مند ہو نا۔۔ تو یہ ضرور سوچنا کہ اس عزت کو مجھے خراب کرنا ہوتا تو بند کمرے" میں تمہیں دنیا سے لڑنے کے طریقے نہیں بتا رہا ہوتا۔ بلکہ تمہاری عزت اچھی طرح خراب کر چکا ہوتا "اپنی بات کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔

اسکی بات سن کر ہی ریم کے رونگٹے کھڑے ہوگۓ۔

کس قدر گھٹیا انسان ہے۔۔ جو خاکہ اس کا بہتر ہونے لگا تھا۔ اب پھر سے اس پر گرد آگئ" ہے "فون رکھ کر وہ رو پڑی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

آگے ہی کون سا زندگی آسان تھی میرے مولا۔۔ اب تو اور بھی مشکل ہو گئ ہے "بیڈ پر" بیٹھی۔ گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے وہ اللہ سے مخاطب ہوئ۔

ریم سے بات کرنے کے بعد کتنی ہی دیر اسے لگا اس کا دماغ اپنی جگہ پر نہیں ہے۔۔

غصے کو کنٹرول کرکے اس نے کسی کا نمبر ملایا۔

میں ایک نمبر تمہیں سینڈ کررہا ہوں۔ مجھے اسکی پچھلی کالز کا ریکارڈ چاہئیے کل تک "اپنے " ایک دوست کو فون کرکے وہ کسی اور نمبر کی نہیں ارشد کے نمبر کی بات کررہا تھا۔ نجانے اسے کیوں شک ہوا کہ اس دن پہلے سے طے شدہ پلین کے تحت اسے ٹریپ کیا گیا تھا۔

فون بند کرکے اس نے ایک اور نمبر ڈائل کیا۔ اب کی بار وہ اس ہوٹل کے مالک کو فون کررہا تھا جہاں وہ ٹھہرے تھے۔

ہیلو میں اشاذ بات کررہا ہوں "اس کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں تھا۔"

جی جی سر "وہ فورا مودب ہوا۔"

مجھے اس رات آپکے ہوٹل کے چند کیمروں کا ریکارڈ چاہئیے۔ سب سے پہلے میرے کمرے" کے باہر کے کاریڈور کا۔۔ پھر آپکے ہال کا "اسکی بات سن کر وہ کچھ لمحے کے لئے ہچکچایا۔

"سر۔۔ مگر"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اگر مگر نہیں۔۔۔۔ ہوٹل بند کروانا میرے دائین ہاتھ کا کھیل ہے۔ کوئ بھی کیس کروا کر" کل آپکا ہوٹل سیل کروا دوں گا "وہ دھمکی آمیز لہجے مین بولا۔

جی جی سر ہمین چند دن دیں "اب کی بار وہ مان گیا۔"

ٹھیک ہے دو تین دن میں مجھے ساری ریکارڈنگ چاہئیے۔ "کہتے ساتھ ہی اس نے پھر سے" فون بند کر دیا۔

اب اسے ریم کی عزت کی نہیں اپنے آپ کو کلئیر کرنے کی خواہش تھی۔

ایک بار وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ برا نہیں۔۔

نجانے کیوں اسے کبھی کسی کی پرواہ نہیں رہی تھی مگر اس لڑکی کی پرواہ کیوں ہو رہی تھی۔

شاید سمیرہ نے اسے صحیح سے جان لیا تھا۔ یہ معاملہ کردار کو صاف دکھانے کا نہیں دلوں کا تھا شاید۔

اگلے دن سے اس نے شوٹنگ شروع کردی تھی۔ مگر ریم سیٹ پر نہیں آئ تھی نا اب اسے بلانے کی اشاذ کو خواہش تھی۔ شام میں وہ پیک اپ کروا کر اپنے جم میں ایکسرسائز کم اور اپنے اندر کا غبار زیادہ نکال رہا تھا۔

آدھے گھنٹے سے زیادہ ہوگیا تھا وہ مسلسل بریک لئے بغیر ایکسرسائز کرنے میں مصروف تھا۔

اسکی توجہ تب ٹوٹی جب موبائل گنگنایا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ایکسر سائز چھوڑ کر سامنے موجود ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھایا۔ کوئ انجان نمبر تھا۔

پہلے تو اس نے سوچا کہ جانے دے۔ پھر کچھ سوچ کر اٹھا لیا۔

ہیلو "اسکی بھاری بھر کم آواز اسپیکر پر ابھری۔"

ہیلو۔۔ بیٹا میں۔۔ ریم کی والدہ بات کررہی ہوں "دوسری جانب سے جس ہستی نے اسے" اپنا تعارف کروایا وہ بے طرح چونک گیا۔

جی جی۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔ خیریت ہے ریم ٹھیک ہے؟ "یکدم اسے تشویش ہوئ۔ وہ جس" قدر ڈرپوک اور بزدل تھی اس سے کوئ توقع نہیں تھی کہ اس سب کا اثر لے کر خودکشی کی کوشش کرلیتی۔ کیونکہ روز نیوز چینلز پر انہیں کی خبر گردش کررہی تھی۔

جی بیٹے۔ اس قسمت کی ماری کو کیا ہونا ہے "انکے جواب پر اس کا دل یکدم سکڑا۔"

وہ اندازہ کرسکتا تھا کہ اسکے گھر والوں پر کیا گزری ہوگی۔

دیکھئے آنٹی اس دن جو بھی ہوا وہ ہمیں کسی نے ٹریپ کیا تھا۔ دشمنی میرے ساتھ تھی مگر" اسکی لپیٹ میں ریم خوامخواہ آگئیں "وہ جس نے کبھی کسی کو صفائ نہیں دی تھی آج اس دشمن جاں کی ماں کو صفائیاں دے رہا تھا۔ اپنا دامن صاف دکھانے کے لئے نہیں۔

بلکہ ریم کو بچانے کے لئے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

مگر بیٹے آپکی اس دشمنی میں سب سے زیادہ نقصان ہمارا ہوا ہے۔ آپ سوچ نہیں سکتے۔" پورے خاندان نے ہم پر تھو تھو کی ہے۔ نہ صرف وہ بلکہ محلے والوں نے ہمارا جینا حرام کر دیا ہے۔ میں جانتی ہوں ریم کبھی ایسا کچھ نہیں کرسکتی۔ مگر ہم کس کس کو صفائیاں دیں "وہ نم لہجے مین بولیں۔

اشاذ کے پاس انکی کسی بات کا جواب نہیں تھا۔ وہ اندازہ کرسکتا تھا کہ لوئر مڈل کلاس کے لوگوں میں ایسا اسکینڈل زندگی اور موت کے مترادف ہوتا ہے۔

آنٹی آپ حکم کریں میں اس سب کو کیسے ٹھیک کرسکتا ہوں۔ میں خود اسی بات پر بہت" اذیت سے گزر رہا ہوں "تولیے سے پسینہ خشک کرتے وہ ہارے ہوئے انداز میں پاس پڑے صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھا۔

بیٹا میں۔۔ میں تم سے ہماری عزت بچانے کی بھیک مانگتی ہوں۔ تم۔۔ تم ریم سے نکاح" کرلو۔ اسکے ہاتھوں اور پیروں کے سبب پہلے ہی لوگ رشتے سے انکار کردیتے تھے۔ اب ایسی کالک ملوانے کے بعد تو کبھی کوئی اسے اپنائے گا نہیں "وہ روتے ہوئے التجا کررہی تھیں۔ اور اشاذ ساکت بیٹھا تھا۔

پلیز بیٹا انکار مت کرنا ایک ماں کی التجا ہے "وہ اسے منا رہی تھیں۔"

کیا ریم تیار ہوجائے گی؟ "کچھ لمحوں بعد اسکے منہ سے الفاظ بڑی مشکل سے نکلے۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ہاں۔۔ اسے میں تیار کرلوں گی۔۔ تم فکر مت کرو۔ بس تم مجھے اپنی رضا مندی بتاؤ "وہ" جلدی سے بولیں۔

میں کل شام ہی آپکی خدمت مین اس کام کے لئے حاضر ہوجاؤں گا "وہ اٹل لہجے میں" بولا۔

اللہ تمہیں بہت اجر دے بیٹے۔۔۔ مجھے معاف کردینا میں خودغرضی دکھا رہی ہوں "انکی" بات پر وہ ہولے سے مسکرایا۔ اجر تو اللہ نے اسے بغیر تگ و دو کی صورت دے دیا تھا۔

اور یہ خودغرضی نہیں اسکی چاہت تھی۔

پلیز ایسے مت کہئیے "اپنی کیفیت کے برعکس وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا۔"

سمیرہ کام سے لیٹ واپس آئی۔ لاؤنج میں داخل ہوئی تو اشاذ کو محو انتظار پایا۔

رات کے گیارہ بجے وہ عموما اپنے کمرے میں ہی ہوتا تھا۔

خیر ہے آج میرے بھائی کو میرا انتظار تھا "لطیف سا طنز کرتے اسکے ہمراہ صوفے پر بیٹھی۔"

ہاں تمہیں کل ایک نکاح کے فنکشن میں دعوت دینے کے لئے جاگ رہا ہوں "معمول کے" سے انداز میں اسے اطلاع دی۔

اچھا کس کا نکاح "وہ حیرت سے بولی۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

تمہارے اس بھائی اور مایہ ناز رائٹر ریم "اسکی بات پر وہ بری طرح چونکی۔ پھر عجیب نظروں" سے اسے دیکھا۔

"کیا ہوگیا ہے۔۔ طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تمہاری "اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چیک کیا۔" مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں میں "اشاذ نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

پاگل واگل ہوگئے ہو کیا "اسکی حیرت کم نہیں ہو رہی تھی۔"

کیوں شادی کیا پاگل کرتے ہیں۔ پھر تو سب سے پہلے تم پاگل ہو جس نے مجھ سے پہلے منگنی" کی ہوئی ہے۔ اور عنقریب شادی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے "وہ اس پر چوٹ کر گیا۔

اشاذ مجھے سب سچ بتاؤ "وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے کے انداز میں بولی۔"

اور پھر وہ اسے ہر بات بتاتا چلا گیا۔ جو کچھ اس کے اور سلطانہ کے درمیان شام میں گفتگو ہوئی۔

کیا ریم مان جائے گی؟ "اس نے بھی وہی خدشہ ظاہر کیا جو اشاذ نے کیا تھا۔"

یہ اسکی امی کا ڈپارٹمنٹ ہے "اس نے ہاتھ اٹھا کر گویا اس کام سے بے فکری ظاہر کی۔"

اور اگر ہم چلے گئے اور وہ نہیں مانی "سمیرہ کو ایک اور فکر لاحق ہوئی۔"

"تم پہلے نانا سے بات کرو۔ مگر میں کس وجہ سے اتنی جلدی نکاح کررہا ہوں۔ یہ نہیں بتانا" اس کی بات پر وہ سر ہلا کر رہ گئی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

تم بھی چلو۔۔ تمہارا سارا اختلاف اپنی جگہ مگر وہ ہمارے بڑے ہیں اشاذ "سمیرہ کی بات پر وہ" چند پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر اٹھا۔

وہ دونوں انکے کمرے میں آئ ئے۔

ارے آج میرے کمرے کی قسمت کیسے جاگ گئ۔ "وہ بیڈ پر بیٹھے کوئ کتاب پڑھ رہے" تھے۔ اولاد کے غم اور پھر اشاذ کی بے رخی نے انہیں بہت بوڑھا کردیا تھا۔

اشاذ کو آپ سے کچھ بات کرنی ہے "سیمرہ کی بات پر اس نے کھاجانے والی نظروں سے" سمیرہ کو دیکھا۔ وہ تو یہی سوچ کر آیا تھا کہ وہ ہی ساری بات کرے گی۔

ارے کہو بیٹا۔۔ نجانے کتنے سالوں بعد تم خود سے مجھ سے کچھ کہنے آئے ہو "انہیں اپنے" پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتے بولے۔

سمیرہ تو انکے بائیں جانب بیڈ پر مزے سے چڑھ کر بیٹھ گئ۔ جبکہ وہ تکلف سے انکے پاؤں کے قریب بیٹھ گیا۔

میں۔۔ میں نکاح کرنا چاہتا ہوں اور کل ہی؟" سر جھکائے وہ جھجھکتے ہوئے بولا۔"

ان کے درمیان ایسا تکلف آچکا تھا کہ اسے اپنی یہ خواہش بیان کرتے عجیب سا محسوس ہورہا تھا۔

کس سے ؟ "انکے سوال پر اس نے اچھنبے سے انکی جانب دیکھا۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

لڑکی سے "اسکے جواب پر دونوں نے قہقہہ لگایا۔ اس نے خشمگیں نظروں سے دونوں کو" دیکھا۔

ظاہر ہے بیٹے۔۔ لڑکی سے ہی کروگے۔ مگر کون۔۔ کہیں وہ تو نہیں جس کے ساتھ ابھی کل" ہی اسکینڈل بنا ہے؟ "وہ بھی جہاندیدہ بندے تھے۔ بہت کچھ سمجھ گئے۔

جی وہی ہے۔ مگر نکاح سادگی سے ہوگا "وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولا۔"

ہمم۔۔ اب تک کے جتنے اسکینڈل بنے ہیں۔۔ سب سے بہتر لڑکی مجھے یہی لگی ہے۔ ڈرامے" بھی اچھے لکھتی ہے۔۔ کل کیا کہو تو ابھی نکاح کے لئے چلیں "وہ اسکی حالت سے حظ اٹھا رہے تھے۔ پہلی بار وہ ان کے سامنے دل کا حال عیاں کرنا بھی نہیں چاہ رہا تھا۔ اور کر بھی رہا تھا۔

اب اتنی بھی جلدی نہیں۔۔ کل شام میں چلیں گے "وہ منہ بنا کر بولا۔"

ٹھیک ہے۔۔ ضرور "انہوں نے فورا رضامندی ظاہر کی۔"

یاہو "سیمرہ نے خوش سے نعرہ لگایا۔"

تم مجھے بہت عزیز ہو بیٹے۔ مگر نجانے تم کب تک اپنی ماں کے کئے کی سزا مجھے دیتے رہو" گے۔ "انکی بات پر وہ خاموش ہی رہا۔ اور اسی خاموشی سے اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

انہون نے مایوسی سے دروازے کی جانب دیکھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

وہ ٹھیک ہوجائے گا۔ آپ پریشان مت ہوں "سمیرہ انہیں تسلی دلانے لگی۔ مگر وہ جانتے" تھے یہ بس جھوٹی تسلیاں ہی ہیں۔

سلطانہ نے ریم کو اشاذ سے ہونے والی بات کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔

میں نے اشاذ سے بات کی ہے کل وہ آکر نکاح کرکے اسے لے جائے گا "سلطانہ نے فخر کو" اطلاع دی۔

یہ تم نے ٹھیک کیا ہے۔ ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔۔ باقی بچے بھی ہیں۔" ان کا کیا بنے گا "فخر کو شدید پریشانی تھی۔ انکی کپڑے کی دکان تھی۔ مارکیٹ میں لوگوں نے ان کا دکان پر بیٹھنا محال کر دیا تھا۔ طرح طرح کے لوگ آکر باتیں بناتے تھے۔

کم از کم اس نکاح سے اتنا تو ہوگا کہ لوگوں کا منہ بند ہوگا۔

اگلے دن سوائے ریم کے باقی سب گھر والوں کو پتہ تھا کہ اس کا اشاذ سے نکاح ہے۔

کچھ دیر بعد چند مہمان آئیں گے۔ جیسا کہوں ویسا کرنا۔۔ سمجھنا کچھ دن پہلے جو کچھ ہوا اور" جس بدنامی سے تم نے ہمیں دوچار کیا یہ اس کا ازالہ ہے۔ اور اگر تم نے میری کسی بات سے انکار کیا تو سمجھنا ہم تمہارے لئے مرچکے ہیں "ماں کے الفاظ کسی خنجر کی طرح اسکے سینے میں پیوست ہورہے تھے۔ اس لمحے ریم کے ساتھ سختی سے پیش آنا ضروری تھا۔ وہ جانتی تھیں اگر

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ذرا سا نرمی سے اس سے کہا تو وہ اس سب کے لئے کبھی نہیں مانے گی۔ انکی مجبوری تھی اس وقت اس کے ساتھ سختی برتنا۔

ورنہ وہ جانتی تھیں کہ وہ ایسی نہیں ہے۔ مگر وہ اس معاشرے کا کیا کرتیں۔ جس نے ان کا جینا محال کرر کھا تھا۔

ایک ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا دیا تھا۔

وہ خاموش ہی رہی بس سر اثبات میں ہلا دیا۔

اسکے پاس سے مطمئن ہو کر وہ باہر انتظامات دیکھنے کے لئے بڑھیں۔

ڈارک گرے شلوار قمیض پہنے وہ تیار کھڑا تھا۔ جس لمحے سمیرہ اسکے کمرے میں آئ وہ پرفیوم اسپرے کررہا تھا۔

آنکھوں میں نمی لئے وہ محبت سے اپنے جان سے پیارے بھائ کو دیکھ رہی تھی۔

ان کی خوشیاں بھی ماں باپ کی دعاؤں کے بغیر ایسے ہی ہونی تھیں۔

تمہیں کیا ہوا ہے اتنی سینٹی کیوں ہورہی ہو؟ "دائین جانب گردن موڑ کر سمیرہ کو آنکھوں" میں نمی لئے کھڑا دیکھ کر وہ نظریں چرا گیا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

دیکھ رہی ہوں کہ میرا بھائی آج اپنے گھر والا ہونے لگا ہے "اسکے قریب آتے کندھوں سے" پکڑ کر سر اونچا کئے اسے محبت سے دیکھ رہی تھی۔

پھر بڑھ کر اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں مین پکڑ کر پنجے اٹھا کر باری باری اسکے گالوں پر پیار کیا۔

ظاہر ہے اب کبھی تو بڑے ہونا تھا "وہ اسکے جذباتی کیفیت کا اثر زائل کرنے کے لئے ادھر" ادھر کی ہانک رہا تھا۔

چلو۔۔ تمہارے سسرالی پہنچ رہے ہیں کہ نہیں؟ "ارم کی ساری فیملی انکے ساتھ جارہی" تھی۔ اشاذ ویسے بھی ان سب کا لاڈلا تھا۔

ارم کے امی ابو۔۔ طلحہ اور اس کا بھائی طحہ سب کل رات سے یہ نیوز سن کر بہت ایکسائیٹڈ تھے کے اشاذ آج شادی کرنے جارہا ہے۔

وہ سب تین گاڑیوں میں باراتی بن کر ریم کے گھر پہنچ چکے تھے۔

کچھ دیر پہلے ثمرین اسکے کپڑے نکال کر گئ تھی۔

کام والے کپڑے دیکھ کر ریم کا دل بری طرح دھڑکا۔ اسکے اندر ایک خوف پنجے گاڑھ رہا تھا۔ جو کچھ وہ سوچ رہی تھی۔ اسکے دل سے دعا نکلی کے وہ صحیح نہ ہو۔ خاموشی سے کپڑے لے کر وہ واش روم میں بند ہوچکی تھی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

جس لمحے باہر آئی ارم اور سمیرہ اسکے کمرے میں موجود تھیں۔ ان دونوں کو دیکھ کر وہ بری طرح چونکی۔

آ۔۔ آپ۔۔ یہاں "انکی موجودگی کی وجہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔"

سیمرہ آگے بڑھی محبت سے اسے خود میں بھینچا۔

آؤ تمہیں تیار کردیں۔۔ آنٹی کا آرڈر آیا ہے "سمیرہ اور ارم اس کا سوال نظر انداز کرکے" اسے لئے ڈریسنگ کے آگے آئیں۔ کرسی رکھ کر اسے وہاں بٹھایا۔

تمہارے پاس کوئی میک اپ کا سامان ہے "وہ ابھی تک انکی آمد پر حیران تھی۔ یکدم ارم کا" ہاتھ تھام لیا۔ انہیں کمرے میں بھیجتے ہوئے سلطانہ نے بتا دیا تھا کہ انہوں نے فی الحال اسے کچھ نہیں بتایا۔ انہوں نے احتجاج کیا کہ اسے پتہ ہونا چاہئیے تھا۔ مگر سلطانہ کی کیا مصلحت تھی وہ دونوں نہیں جان سکیں۔

پلیز مجھے بتائیں آپ دونوں کو کیا کہہ کر یہاں بلایا ہے۔۔۔ مجھے تو امی نے کچھ نہیں بتایا۔ مگر" مجھے یقین ہے آپ دونوں انجان نہیں "ارم کا بازو تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کي آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھا۔

ارم نے ایک نظر سمیرہ کو دیکھا۔

سمیرہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکا چہرہ اپنی جانب کیا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

میں مانتی ہوں کہ میرا بھائیٔ شاید بہت برا ہے۔۔ مگر وہ اس وقت تمہیں عزت دینے کے" لئے ہر حد تک جانے کو تیار ہے۔ یقین کرو وہ اتنا برا نہیں جتنا برا تمہارے سامنے پیش ہوا ہے اور اس سب مین بھی اس کا قصور نہیں۔۔ اس نے تمہیں کسی بھی طرح ٹریپ نہیں کیا۔"سمیرہ کا اشاذ کے بارے میں دفاع کرنا اور وہ بھی اس لمحے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔

مجھے اس وقت یہ سب باتین نہیں کرنیں۔۔ مجھے وہ وجہ بتائیں جس کی وجہ سے آپ دونوں" اس وقت یہاں ہیں؟ "وہ شدید کشمکش میں تھی۔

اس وقت ہم تمہیں اشاذ کی بیوی بنانے کے جتن کرنے کے لئے یہاں ہیں "سمیرہ کی بات" پر اسکی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹ گئیں۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔۔ جس شخص نے میری عزت کی دھجیاں بکھیریں۔۔ میں یہ نہیں کرسکتی۔" اس کا اپنے کندھے پر موجود ہاتھ بری طرح جھٹکا۔

اشاذ نے یہ پروپگنڈا نہیں کیا ریم "ارم بھی اب اسکی حمایت میں میدان میں آئیٔ۔"

اگر اس نے نہیں بھی کیا۔ تو بھی مین اس شخص سے شادی نہیں کرسکتی۔ وہ دنیا میں آخری" شخص بھی ہوگا تو بھی وہ مجھے قبول نہیں "وہ مسلسل سر نفی میں ہلا رہی تھی۔

سمیرہ کو اپنا خدشہ درست ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

ارم کمرے سے باہر گئیٔ۔ تھوڑی دیر بعد سلطانہ کو لئے وہ اندر آئیٔ۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ جیسے میں کہوں تم نے ویسے کرنا ہے"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولین جو اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی اس وقت۔

تو ایک کام کریں۔۔ آپ مجھے مار دیں۔۔ مگر مجھے یہ سب کرنے کو نہیں کہیں۔۔ میں ایسے" شرابی اور زانی کی بیوی نہیں بن سکتی اس سے بہتر ہے کے میں مر جاؤں "اسکے منہ سے نکلنے والے الفاظ سمیرہ کو بے حد تکلیف دے رہے تھے۔

وہ ایسا نہیں ہے "نجانے اسکے دماغ میں کس نے یہ سب باتیں ڈال رکھی تھیں۔"

وہ آپ کا بھائی ہے اسی لئے ایسا نہیں لگتا آپ کو "وہ تڑخ کر بولی۔"

امی پلیز یہ مت کریں میرے ساتھ "وہ گھٹ گھٹ کر رو رہی تھی۔"

دروازہ کھلا تھا اسکی چیخ و پکار اتنی آہستہ نہیں تھی کہ ڈرائینگ روم میں بیٹھے لوگوں تک نہ پہنچتی۔

سمیرہ خاموشی سے باہر نکل گئ۔ اسے یہ کام ہوتا ممکن نہیں لگ رہا تھا۔ لہذا وہ اشاذ کو پہلے سے تیار کرنا چاہتی تھی کہ انہیں خالی ہاتھ لوٹنا ہے۔

ڈرائینگ روم میں آکر اشاذ کے ساتھ بیٹھتے وہ آہستہ آواز مین اسے سب بتانے لگی۔۔

باقی سب باتوں میں مصروف تھے۔

تم آنٹی کو بلاؤ "اشاذ کے کہنے پر وہ آہستہ سے اٹھ کر اندر کی جانب گئ۔"

سلطانہ ریم کے کمرے میں سر پکڑے بیٹھی تھیں۔ وہ کسی طرح مان نہین رہی تھی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

آنٹی پلیز بات سنئیے گا "سلطانہ کے ساتھ ساتھ اس نے ارم کو بھی باہر آنے کا اشارہ کیا۔"

وہ دونوں باہر چلی گئیں۔

ریم کو لگا معاملہ ٹل گیا ہے۔

کچھ دیر بعد دروازے کے دوسری جانب قدموں کی چاپ سنائی دی۔ بغیر دستک کے کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

وہ خاموشی سے بیڈ پر سر گھٹنوں پر رکھے بیٹھی رہی۔ اسے امید تھی سلطانہ ہوں گی۔ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اور وہ اسے لعن طعن کریں گی۔ وہ اپنے ہی خیالی پلاؤ بنا رہی تھی۔ جب سر پر کسی نے انگلی سے ٹھونک بجائی۔

اس نے یک لخت سر اٹھا کر دیکھا۔

اپنے سامنے کھڑے اشاذ کو دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ گئی۔

اپنی ماں کی پریشانی سے واقف ہو؟ "اسکے ستے چہرے کو اس نے نظر بھر کر دیکھا۔"

ہلکے پرپل اور آف وائٹ رنگ کے کام والے سوٹ میں دوپٹہ شانوں پر ڈالے آدھے کھلے آدھے بندھے بالون کے ساتھ وہ اپنے بالون کی ہی طرح شدید الجھی ہوئی لگی۔

میری ماں ہیں۔۔ ان کا مسئلہ میرا مسئلہ ہے آپ کا نہیں "بیڈ سے کھڑے ہوتے تلخی سے" بولی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

چلو ٹھیک ہے تمہارے نزدیک تم مرنا بہتر سمجھتی ہو مجھے سے شادی کرنا نہیں۔۔۔ تو ٹھیک" ہے۔۔ "اسکی بات پر اس نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

اس کا یوں ماننا اسے سمجھ نہیں آیا۔

اشاذ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اسکے سامنے کیں۔ ایک پر نکاح نامہ رول کرکے موجود تھا وار دوسری پر گن۔۔

دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرو۔۔ تم بدنام ہو چکی ہو۔۔ تو مرنا بہتر سمجھتی ہو۔۔ اٹھاؤ" گن اور اس میں موجود گولیاں اپنے اندر اتارو۔۔ ماں باپ کو بھی اس ذلت سے نکالو اور خود کو بھی۔ ورنہ دوسرا راستہ صرف مجھ سے شادی ہے۔۔ ان دو آپشنز کے علاوہ تمہارے پاس تیسرا کوئ آپشن نہیں۔۔۔ کیونکہ اس سب کے بعد کوئ تمہیں نہیں اپنائے گا۔۔ میں نے اس دن بھی تمہیں کہا تھا حقیقت کو قبول کرنا سیکھو۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس سب کے بعد کوئ تمہیں نہیں اپنائے گا۔ تمہیں اسے میری سازش سمجھو یا جو بھی۔ میں تمہیں ہرگز کوئ صفائ نہیں دوں گا۔۔ وقت بتائے گا کہ یہ سب کس نے کیا۔

تمہارے زندہ رہنے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ مجھ سے شادی ہے۔۔ برا تو میں بہت " ہوں۔۔ بقول تمہارے۔۔ تو یہ بات اپنے چھوٹے سے دماغ میں بٹھا لو۔۔ کہ اگر زندہ رہتے مجھ سے شادی کو ترجیح نہ دی تو میں تمہیں کسی اور کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔ مجھ سے شادی یا موت۔۔۔"وہ اس وقت سفاک بنا ہوا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

جلدی کرو۔۔ تمہارے پاس صرف پانچ منٹ ہیں۔۔ فورا فیصلہ کرو۔۔۔ اتنی بہادر ہو تو اٹھاؤ گن ختم کرو خود کو۔۔ چاہو تو دو گولیاں میرے سینے میں بھی اتار دو۔۔ کیونکہ میں نے تو تمہارے ساتھ دشمنی کی ہے۔۔۔ "اسکی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹ رہی تھیں۔۔

خود تو پاگل تھا ہی ریم کو بھی اس لمحے پاگل کر رہا تھا۔

اٹھاؤ "اب کی بار اسے ٹس سے مس ہوتے نہ دیکھ کر وہ چلایا۔"

ریم بری طرح ڈر گئ۔ پہلے ہاتھ گن کی جانب بڑھایا۔۔ کپکپاتے ہاتھوں سے گن تھامی۔ اشاذ نے خاموشی سے دونوں ہاتھ پیچھے کر لئے۔

مارو خود کو "اسکی بات پر آنسو بھری آنکھیں اٹھا کر اس نے اشاذ کو دیکھا۔ کتنا سفاک تھا" وہ۔۔۔ کپکپاتے ہاتھوں سے گن اپنی کن پٹی پر رکھ کر وہ آنکھیں بھینچ گئ۔

ہاتھ ٹریگر پر تھا۔۔۔

چلاؤ "اشاذ پھر سے سپاٹ لہجے میں بولا۔"

یکدم گن ہاتھ سے پھینک کر وہ وہیں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئ۔ وہ اتنی ہمت نہیں کر سکتی تھی۔

موت کو گلے لگانا اتنا آسان نہیں ہوتا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اشاذ نے خاموشی سے اسے روتے دیکھا۔ کچھ بھی کہے بغیر مڑ کر باہر چلا گیا۔

جائیے وہ اب کچھ نہیں کہے گی "سلطانہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں تسلی دی۔"

اور پھر کچھ دیر بعد اس نے ایجاب وقبول ادا کرلئے۔ ریم فخر سے وہ ریم اشاذ بن چکی تھی۔

وہ سب مطمئن تھے۔

ابھی وہ اپنے کمرے میں ہی تھی کہ کچھ سوچ کر اس نے اشاذ کو میسج کیا۔

مجھے رخصتی نہیں کروانی "اشاذ جو سب سے گلے مل کر ابھی بیٹھا ہی تھا۔ موبائل پر ملنے" والے میسج کو دیکھ کر چند پل ساکت ہوا۔

مجھے ریم سے ملنا ہے۔ اگر آپ کی اجازت ہو۔ "وہ سلطانہ کے پاس آیا۔"

ہاں ہاں بیٹا "انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔ اشاذ کو اسکے کمرے کی جانب جانے کا اشارہ کیا۔"

اسے ذرا سا بھی گمان نہیں تھا کہ اسکے میسج کا جواب لے کر وہ خود اسکے کمرے میں آجائے گا۔

پہلے کی ہی طرح اب بھی دروازہ بجانے کا تردد اس نے نہیں کیا۔

دروازہ دھکیل کر جیسے ہی اندر آیا۔ وہ اب بھی اسی طرح دھلے منہ سے بیٹھی تھی۔ دروازہ بند کرکے وہ اسکے قریب بیڈ پر بیٹھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

جب نکاح جیسا کام کرلیا ہے تو اب رخصتی بھی کروا لو۔۔ "اسے اندر آتے دیکھ کر وہ پہلے" ہی بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھ چکی تھی۔

اسکی بات پر نظر اٹھا کر دیکھا۔

آپ نے جس طرح مجھے ٹریپ کیا ہے وہ میں کبھی نہیں بھولوں گی۔ میرے اعصاب اتنے" مضبوط نہیں کے اتنے سارے دھچکے ایک ساتھ برداشت کرسکوں۔ "وہ تلخی سے بولی۔

نکاح کا دھچکا ہی بہت ہے۔۔ فی الحال اور کسی چیز کو قبول نہیں کر سکتی۔ خیر۔۔۔ میں نے تو" ایک چھوٹی سی درخواست کی ہے۔۔ آپکی مرضی ہے مانے یا نہ مانے۔

پہلے میری کون سی بات مان لی ہے۔ آپ کو تو ویسے بھی زور زبردستی کی عادت ہے "وہ مسلسل اس پہ لفظوں کے وار کررہی تھی۔ جو خاموشی سے سہہ رہا تھا۔

وہ اسے رعایت دئیے جارہا تھا۔

میں نے تمہیں ایک بار پہلے کہا تھا کہ ایسی باتیں انسان کو نہیں کہنی چاہئیں جو اسی کے" سامنے آجائیں۔ تمہیں اپنی پارسائی کا غرور ہے۔ تو دیکھ لو۔۔ اللہ نے مجھ جیسا برا صفت انسان تمہاری قسمت میں لکھ کر تمہارا یہ غرور توڑ دیا۔۔ چچ چچ "گردن موڑے وہ اسکی جانب دیکھ کر وہی زچ کرنے والی مسکراہٹ سجائے اسے چڑا رہا تھا۔

ہاں جانتی ہوں ساری زندگی یہ عذاب سہنا ہے۔۔ بار بار جتائیں مت "وہ پھاڑ کھانے والے" لہجے میں بولی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اگر میرے ساتھ یہ ہوا ہے تو یاد رکھئے گا آپ کے ساتھ بھی اچھا نہیں ہوگا۔۔ ایک بے" بس کی بے بسی کا مذاق اڑانے کا بدلہ اللہ بہت جلد آپ سے لے گا" بھیگی آنکھوں کو بے دردی سے صاف کرتی وہ اس لمحے زہر خند لہجے کے باوجود اسے بے حد پیاری لگ رہی تھی۔

اگر وہ جان جانتی تو ایک بار پھر اسے سائیکو کہتی۔

کچھ دنوں میں کچھ انکشافات ہونے والے ہیں۔۔ کیا تب بھی اپنے الفاظ پر قائم رہو گی؟ "وہ" آدھی ادھوری بات کر کے نجانے اس سے کیا کہلوانا چاہ رہا تھا۔

آپ کے بارے میں رائے کبھی نہیں بدلے گی۔۔ جتنے برے آپ آج ہیں اتنے ہی برے" کل بھی رہیں گے۔ جو مرضی انکشاف ہو جائے "وہ جذباتی ہو رہی تھی۔

سوچ لو "وہ اسے چیلنج کرنے والے انداز مین بولا۔"

کچھ سوچنے کو چھوڑا ہے آپ نے "اس کا لہجہ مسلسل کڑوا ہی تھا۔"

اوکے میری جان ویٹ اینڈ واچ "یکدم اسے خود سے قریب کر کے اسکے چہرے پر زبردستی" محبت کے پھول کھلا گیا۔

زانی اور شرابی کے ساتھ ساتھ گھٹیا بھی ہیں "وہ اسکی زبردستی پے چلا اٹھی۔"

غصے سے وہ گال رگڑا جہاں کچھ دیر پہلے وہ اپنا لمس جگا گیا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

میری جان اتنی انرجی ویسٹ مت کرو۔۔ کچھ رخصتی کے لئے بھی سنبھال رکھو "وہ معنی" خیزی سے کہتا۔ ایک ادا سے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اسکے پاس سے اٹھا۔

ریم کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا سر پھاڑ دے۔

نکل جائیں آپ میرے کمرے سے "کوئ جائے رفتن نہ دیکھ کر وہ سرخ چہرہ لئے بولی۔"

جو غصے اور شرم دونوں سے سرخ ہو رہا تھا۔

کب تک بچو گی۔۔ جان جہاں "وہ مزید اس کا پارہ ہائ کرتا ایک آنکھ دبا کر مسکراتا باہر نکل" گیا۔

وہاں سے نکل کر سلطانہ بیگم کو ڈرائینگ روم سے باہر بلایا۔

"میرے خیال مین ابھی اسے جتنا شاک ملا ہے وہ کافی ہے۔ آج رخصتی مت کروائیں۔۔" اس کی بات پر سلطانہ کے چہرے پر سراسیمگی پھیلی۔

آپ فکر مت کریں میں جلد رخصتی کرواؤں گا۔۔ لیکن میرے خیال سے آج رہنے دیں۔" شاید کچھ دنوں میں وہ سنبھل جائے تو اس فیصلے کو دل سے قبول کرلے "اسکی بات پر وہ محض سر ہلا کر رہ گئیں۔ ابھی اگر وہ کہہ دیتا کہ یہ آپ کی بیٹی کی خواہش ہے تو انہوں نے زبردستی اسے رخصت کردینا تھا۔ اسی لئے اس کا نام بیچ میں لائے بغیر اس نے سبھاؤ سے انہیں منع کیا۔

سمیرہ سے بات کی اسے بھی یہی مناسب لگا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کچھ دیر بعد اسے اشاذ کے ہمراہ لا کر بٹھایا۔ چند ایک تصویریں کھینچنے اور کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ واپسی کے لئے اٹھ گئے۔

سمیرہ نے رخصتی کے حوالے سے اپنے سسرال والوں کو کیا کہا۔ اشاذ نہیں جانتا تھا۔ بہرحال کسی نے اس کے متعلق اس سے بات نہیں کی۔

اگلے دن اشاذ نے خود تصویریں اخبار والوں کو بھیجیں۔۔

حاکم شاہ اپنا سارا پلین فلاپ دیکھ کر بگڑ چکا تھا۔

اخبار کے فرنٹ پیج پر اشاذ اور ریم کی نکاح کی تصویریں دیکھ کر وہ بلبلا اٹھا۔

وہ جو اسے ایک دنیا میں بدنام کرنا چاہتا تھا۔

آج لوگوں سے مبارکبادیں اور نیک تمنائیں سمیٹ رہا تھا۔

تم نے پورا ایک دن ضائع کردیا ہے "اسکے اسی دوست کا فون تھا جسے اس نے نمبر ٹریس" کرنے کے لئے دیا تھا۔

پہلے تو نکاح کی مبارک وصول کرو۔۔ اور میں حیران ہوں کہ یہ نمبر کس کے زیر استعمال" ہے۔۔ یقینا جان کر تم بھی حیران ہوگے "اشاذ اسکی بات سن کر چونکا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

یہ نمبر حاکم شاہ کے زیر استعمال ہے۔۔ تمہیں کچھ سکرین شاٹس بھی بھیج رہا ہوں۔ اور کال" کی ریکارڈنگز بھی "اسکی بات پر وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ راشد یہ سب کرے گا۔ اس نے ہر لمحہ ہر مقام پر اس کا ساتھ دیا تھا۔ ہمیشہ فنانشلی اسے سپورٹ کیا تھا۔

تمام ریکارڈنگز سننے کے بعد اس کا اشتعال کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔

کچھ سوچ کر اس نے ارم کو فون کیا۔

کیسے ہو دلہے میاں "وہ شوخ لہجے میں بولی۔"

راشد اس وقت کہاں ہے۔۔ میں اسے فون کر رہا ہوں وہ فون نہیں اٹھا رہا "اسکی بات کے" مقابلے میں اس کا سنجیدہ لہجہ ارم کو بری طرح کھٹکا۔

"کیا ہوا ہے سب خیر ہے؟"

وہ اس وقت سیٹ پر ہو گا۔ تم کتنی دیر تک آرہے ہو۔۔ ویسے بھی آج شوٹنگ کا آخری دن" ہے "ارم کی بات پروہ ہنکارا بھر کر رہ گیا وہ سب کے سامنے اسے ذلیل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مگر اسے چھوڑنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

"

میں آرہا ہوں "فون بند کرکے وہ تیزی سے تیار ہوا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

سیٹ پر پہنچ کر پہلے اس نے تحمل سے ساری شوٹنگ پوری کروائی۔

رات میں دس بجے کے قریب وہ سب فارغ ہوئے۔ بہت سے ٹیکنیشنز اور کریو کے لوگ جاچکے تھے۔

اشاذ نے راشد کو ارم کے آفس میں آنے کا اشارہ کیا۔

"جی سر"

یار یہ کچھ چیزیں تمہیں بھیج رہا ہوں۔ بہت دلچسپ ہیں سنو ذرا "صوفے پر اسے اپنے برابر" بٹھاتے ہوئے کہا۔

پھر موبائل سے وہ سب ریکارڈنگز اسے واٹس ایپ کیں۔

راشد نے بڑے اشتیاق سے ایک ریکارڈنگ پلے کی۔

مگر اپنی اور حاکم شاہ کی گفتگو سن کر اسکے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا ایک جا رہا تھا۔

اشاذ ایک بازو صوفے کی پشت پر رکھے۔ بڑے غور سے اسکے تاثرات جانچ رہا تھا۔

یہ تم نے کیوں کیا؟ "اسکے ہاتھ سے موبائل لیتے وہ اسکے نزدیک ہوا۔"

آنکھوں میں انتہائی اجنبی تاثر تھا۔

کیا میری تمہارے ساتھ کبھی کوئی دشمنی رہی ہے؟ "اسکے سوال پر وہ تھوک نگل کر سر نفی" میں ہلا گیا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کتنے پیسے دیئے تھے جاکم نے تمہیں؟ "اسکے اگلے سوال پر اسے اپنا گلا اور بھی خشک لگا۔"

سر وہ۔۔ "اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات بناتا اشاذ اس کی بات کاٹ گیا۔"

اماؤنٹ بتاؤ "وہ چلایا۔ راشد کو اپنی خیر نظر نہیں آرہی تھی۔"

یکدم اسکی گردن اشاذ کے ہاتھ کے شکنجے میں آچکی تھی۔

"میں تو اذل سے بدنام ہوں۔۔ مگر اس معصوم لڑکی کے ساتھ تم نے کیا کیا ہے جانتے ہو"
اسکی گردن کو جھٹکا دے کر وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔

معاف ۔۔ معاف کردیں سر "اسکے آگے ہاتھ جوڑے۔"

اب کل میں پریس کانفرنس کروں گا۔ جس میں تم یہ بات مانو گے کہ تم نے حاکم شاہ کے"
کہنے پر یہ سب کیا۔۔ اور میرا اور ریم کا آپس میں کوئی ریلیشن شپ والا چکر نہیں تھا۔ "اس
نے تب تک راشد کی گردن نہیں چھوڑی جب تک وہ اشاذ کی بات نہیں مان گیا۔

اور آئندہ کسی کی ماں، بہن اور بیٹی کی عزت کی قیمت لگاتے ہوئے یہ سوچ لینا کہ تم بھی"
بیٹی اور بہن والے ہو۔ "جھٹکے سے اسکی گردن چھوڑی

اگلے دن شام میں وہ پریس کانفرنس بلا چکا تھا۔ یہ کانفرنس اسکے آفس میں ہی تھی۔

راشد نے ویسے ہی پورے میڈیا کے سامنے بیان دیا جیسے کہ اشاذ نے اسے کہا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اور آج اس کانفرنس میں ۔۔ میں ایک اور اعلان کررہا ہوں کہ ان تمام چینلز پر میں سیو" "کا کیس کررہا ہوں جنہوں نے حاکم شاہ کے کہنے پر مجھ پر جھوٹا الزام لگایا۔۔

لیکن سر آپ نے تو پرسوں شام ریم سے نکاح کیا ہے "ایک رپورٹر نے سوال کیا۔ اشاذ پہلے" سے ہی ان سوالوں کے بارے میں تیار ہو کر آیا تھا۔

جی بالکل۔۔ اس رشتے کے بارے میں ہماری فیملیز میں بات چیت چل رہی تھی مگر ابھی" کوئ حتمی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ اور یہ رشتہ میری ہی جانب سے تھا۔ ریم کو اس بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا۔ تو انکی جانب سے یہ نکاح مکمل طور پر ارینجنڈ نکاح ہے۔

اور جیسا کہ راشد آپ کو بتا چکا ہے کہ وہ سب تصویریں جو ہماری ایک ساتھ لی گئیں۔ وہ بس ایسے ہی ایک کولیگ کے ساتھ بنائ جانے والی حاکم شاہ کے ہی کہنے پر تصویریں تھیں۔ ان کے پیچھے کوئ ایسی کہانی نہیں تھی۔ جس کو غلط انداز اور رنگ دے کر آپ سب کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

یہ بات آپ بھی جانتے ہین اور میں بھی کہ آپ سبھی رپورٹرز، اخبارات اور چینلز جھوٹ کو سچ میں کیسے بدلتے ہیں "اسکی صاف گوئ سے سب واقف تھے۔ اور وہ کیسے کسی کو بھی کسی بھی وقت رگڑ ڈالتا تھا یہ بھی سب جانتے تھے۔

اشاذ کے اس جواب کے بعد کسی اور کی ہمت نہیں ہوئ اشاذ اور ریم کے متعلق کوئ اور سوال کرنے کی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ریم اور اس کے گھر والے بھی یہ شو لائیو دیکھ رہے تھے۔

کچھ دیر پہلے سمیرہ نے اسکے موبائل پر وہی ریکارڈنگز بھی بھیجیں جو راشد اور حاکم کے درمیان ہوئیں تھیں۔

ساتھ سمیرہ کے میسج نے اسے اور بھی شرمندہ کیا۔

ریم میں یہ سب تمہیں اسی لئے نہیں بھیج رہی کہ میں اشاذ کی پوزیشن کلئیر کروانا چاہتی" ہوں۔

میرا ایمان ہے کہ وہ سچا ہے اور یہ تم خود جان لو گی۔ مگر تمہارا اور اشاذ کا رشتہ جس غلط فہمی کی بنیاد پر شروع ہوا ہے میں چاہتی ہوں وہ غلط فہمی دور ہو جائے۔ اشاذ کبھی بھی تمہارے سامنے کوئ صفائ نہیں دے گا۔ وہ یہ سب تمہارے خاندان کی عزت کو بچانے کے لئے کررہا ہے۔ وہ رشتوں کو انکی اہمیت کبھی منہ سے نہیں بتاتا۔ مگر وہ اپنے ہر رشتے کے لئے بہت کنسرنڈ ہے۔ امید ہے تمہاری غلط فہمی یہ سب سننے کے بعد ختم ہوجائے گی۔

اور تم یہ بھی جان جاؤ گی۔ کہ تمہیں اپنانے کا فیصلہ اس نے خالصتا دل کے ہاتھون مجبور ہو کر کیا ہے۔ وہ شاید کبھی نہ مانے مگر تمہاری محبت ۔۔ چاہت بن کر اسکی آنکھون سے جھلکتی ہے۔ ہو سکے تو کبھی غور کرنا "سمیرہ کے میسیج نے اسے بے طرح شرمندہ کر ڈالا۔

اشاذ کی پریس کانفرنس نے اسکی آخری غلط فہمی بھی ختم کردی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

سلطانہ اور فخر نے شکر ادا کیا۔ کہ انکی بیٹی سرخرو ہوئی۔۔ وہ تمام لوگ جو باتیں بناتے نہیں تھک رہے تھے۔ اب ان کے منہ بند ہو جائیں گ ےئے۔

اللہ تم دونوں کو سدا خوش رکھے۔ جب اس نے میری بات مانی تھی مجھے تبھی اندازہ ہوگیا تھا" کہ وہ تیرے لئے بہترین انتخاب ہے۔ اس نے ایک بار بھی اعتراض نہیں کیا اور نکاح کرنے آگیا "ریم کے ماتھے پر پیار کرتے وہ خوشی سے رو پڑیں۔ جو یک ٹک اسکرین پر اشاذ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ کب اسکے دل مین گھر کر گیا تھا یہ وہ بھی نہیں جانتی تھی۔ مگر ماں کی باتوں پر وہ ششدر رہ گئ۔

کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔۔ آپ۔۔ آپ نے اسے یہ نکاح کرنے کا کہا تھا "وہ جو ابھی اس" خوش فہمی کی زد میں جانے ہی والی تھی کے اشاذ نے اپنی مرضی سے اسے اپنایا ہے۔ اسکی محرومی سمیت۔۔ ماں کی بات سنتے ہی وہ خوش فہمی وہیں دم توڑ گئ۔

ہاں تو کیا کرتی۔ مگر میں نے اسکے کوئ بہت ترلے واسطے نہیں ڈالے "ریم کے چہرے کا" بدلتا رنگ دیکھ کر انہیں یکدم اندازہ ہوگیا کہ وہ جذبات میں وہ سب کہہ گئ ہیں جو وہ کبھی اسے بتانا نہیں چاہتی تھیں۔

امی آپ نے بہت غلط کیا ہے میرے ساتھ "انکی آدھی ادھوری بات سے ہی وہ سب سمجھ" گئ تھی۔ ملامتی نظروں سے ماں کو دیکھا۔

تیزی سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کانفرنس ختم ہوتے ہی وہ آفس سے نکل کر باہر کی جانب بڑھا۔ راشد بھی اسکے ہمراہ تھا۔

سر ارم میڈم کی طرف چلنا ہے؟ "کسی نئے پراجیکٹ کے لئے ارم نے انہیں بلایا تھا۔ اشاذ" نے راشد کو یہی کہا تھا کہ کانفرنس ختم ہوتے ہی دونوں وہاں چلیں گے۔

راشد اپنی گاڑی کی جانب بڑھنے سے پہلے ویسے ہی اس سے پوچھ بیٹھا۔

تم چلو ارم کے پاس ۔۔۔ میں ایک حساب چکتا کر آتا ہوں "مصروف سے انداز میں کہتا وہ" گاڑی کا لاک کھول کر اندر بیٹھا۔ راشد کا کوئی بھی جواب سننے سے پہلے وہ گاڑی آگے بڑھا چکا تھا۔

راشد کو اسکی بات سے کچھ خطرے کی بو محسوس ہوئی۔ اسی لمحے اس نے ارم کا نمبر ملایا۔

کہاں ہو۔ دونوں۔۔ نکلے نہیں ابھی "اشاذ کے کہنے پر ارم راشد کو معاف کرچکی تھی۔ اور" نوکری سے بھی برطرف نہیں کیا تھا۔

مگر اس نے راشد کی اچھی خاصی کلاس لے کر اشاذ کے وہ سب احسان یاد کروا کر اسے رونے پر مجبور کردیا تھا جو وہ وقتاً فوقتاً راشد پر کرتا رہا تھا۔

میم۔۔ مجھے خیریت نہیں لگ رہی۔ اشاذ سر مجھے آپکی جانب آنے کا کہہ کر خود کہیں اور" گئے ہیں۔ "اور پھر اس نے اشاذ کا آخری جملہ بھی من و عن سنایا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

راشد تم فورا اسکا پیچھا کرو۔۔ مجھے لگتا ہے یہ حاکم شاہ کے پاس نہ گیا ہو۔۔ جلدی نکلو "ارم" کے کہنے پر وہ فورا اپنی گاڑی اسی راستے پر بڑھا چکا تھا جہاں کچھ دیر پہلے اشاذ کی گاڑی گئی تھی۔ کچھ فاصلے سے ہی اس نے اشاذ کی گاڑی کو ٹریس کرلیا تھا۔

ارم کا شک درست تھا۔ وہ راستہ حاکم کے ہی گھر کی جانب جاتا تھا۔

کچھ دیر بعد اشاذ کی گاڑی حاکم کے گھر کے آگے رکی۔

چوکیدار اسے اچھے سے جانتا تھا لہذا کچھ بھی کہے بغیر اسکے لئے دروازہ کھول دیا۔

اور فورا اندر اسکی آمد کی اطلاع بھی دے دی۔

اندر موجود ایک اور ملازم اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا کر اندر کی جانب غائب ہوگیا۔

اشاذ کو زیادہ انتظار نہیں کرنا جب غصے سے بپھرا حاکم اندر آیا۔

کیا کرنے آئے ہو تم اب یہاں "وہ غصے سے پھٹ پڑا۔"

دیکھنے آیا ہوں کہ شکست کھایا حاکم شاہ کیسا لگتا ہے۔۔ یہ تو ابھی آغاز تھا۔ ابھی جو کیس تم" پر اور تمہارے میڈیا مین موجود چیلوں پر کروں گا۔۔ اسکے لئے تیار رہنا۔۔ اس دشمنی کا آغاز "میرے وارن کرنے کے باوجود تم نے کیا۔ اب اس کا اختتام میں اپنی مرضی سے کروں گا

وہ دونوں اس وقت آمنے سامنے کھڑے تھے۔ اپنی زچ کرنے والی مسکراہٹ اس پر اچھالتا وہ اسے اور بھڑکا گیا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اس سے پہلے کے وہ مڑتا۔ حاکم نے بپھر کر اسکا بازو پکڑ کر رخ اپنی جانب موڑ کر ایک زوردار مکا اسکے منہ پر مارا۔ اشاذ اس حملے کے لئے ہر گز تیار نہیں تھا۔

وہ تیزی سے پیچھے ہوا۔

تم اس قدر بزدل ہو۔۔ مجھ سے مقابلہ کرنا ہے تو عدالت آؤ۔۔ لوگوں کے سامنے کرو۔۔ یہ" کیا کہ بند کمرے میں مجھ پر ہاتھ اٹھا رہے ہو۔۔ اپنے گھر تو ہر کوئی شیر ہوتا ہے مزہ

تو تب ہے جب عدالت میں مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ۔۔ بھرے مجمع میں "اپنے پھٹے ہونٹ سے خون صاف کرتا ہوا وہ چیلنج کرکے بولا۔

کروں گا وہ بھی کروں گا۔۔۔ تیری بیوی کا تو گھر بھی پتہ چل گیا ہے۔۔ اب تو اگلا وار وہیں" سے کروں گا۔۔ پہلے اس کو سہہ لینا "اسکی گھٹیا بات پر وہ جو اب تک تحمل کا مظاہرہ کررہا تھا یکدم حاکم پر پل پڑا۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ لڑکی کو بیچ میں مت لا۔۔ تو نے اس دن بھی بکواس کی تھی" آج تو وہ میری بیوی ہے اور تیری گندی زبان سے میں اس کا نام نہیں سن سکتا۔۔ "دو تین مکے زور زور سے اسکے منہ پر مارے۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور وار کرتا حاکم شاہ نے پینٹ کی جیب مین چھپائی گن نکال کر بے دریغ دو فائر اشاذ پر کئے۔ اسی لمحے راشد بھاگتا ہوا اسکے ڈرائنگ روم میں آیا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

حاکم شاہ کو اندازہ تک نہیں تھا کہ کوئی اور وہاں پہنچ سکتا ہے۔ ایک گولی اشاذ کے کندھے اور دسری اسکی پیٹ میں لگی۔

ارم جو راشد کا فون سنتے ہی حاکم شاہ کے گھر کے لئے نکلی تھی وہ بھی اس وقت وہاں موجود تھی۔ حاکم شاہ اب کی بار رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا۔

تجھے تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔ اگر اشاذ کو کچھ ہوا۔۔ تو یاد رکھنا تجھے بھی ایسے ہی موت" کے گھاٹ اتاروں گی "راشد تیزی سے اسے اٹھا کر باہر کی جانب بھاگا۔ ارم بھی اسکے پیچھے تھی۔ مگر جانے سے پہلے اسکے ہاتھ سے چھوٹی گن کو اپنے دوپٹے میں پکڑ کر تیزی سے نکلی۔ حاکم شاہ کے لئے یہ سب اتنا غیر متوقع تھا کہ وہ کچھ سمجھ نہیں پایا کیا ہوا ہے۔

اس نے اس غرض سے اشاذ کو اشتعال دلایا تھا کہ وہ بھی اسے جوابی مارے اور پھر دو گولیاں وہ محض اسکے جسم کے ایسے حصے پر مارے جہاں گولی لگنے سے وہ مرے نہیں۔

اور پھر وہ الٹا اشاذ پر کیس کرے کہ وہ اسکے گھر آکر اسے ڈرا دھمکا کر اور مار پیٹ کر گیا ہے۔اور اپنے بچاؤ کے لئے اس نے گولی چلائی۔

مگر سب تدبیریں یوں الٹی پڑ جائیں گی۔ اسے اندازہ تک نہیں تھا اور یہی تو تقدیر ہوتی ہے۔ اگر سب تدبیریں ہم اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے مطابق اور اپنے تابع ہر چیز کو کر لیں تو خدا کی خدائی کیسے ظاہر ہو۔۔ اور یہ تقدیر ہی ہے جو ہماری تدبیروں کو الٹ کر ہمیں بتاتی ہے

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

کہ اللہ کے ہی ہاتھ میں سب ہے۔ کسی کی ذلت۔۔ کسی کی عزت۔۔ کسی کی زندگی اور کسی کی موت۔

بروقت پہنچنے پر اس کا ٹریٹمنٹ شروع ہوچکا تھا۔

گولیاں نکال دی گئیں تھیں۔ مگر پیٹ اور کندھے پر اچھے خاصے ٹانکے آئے تھے۔ خون بہنے سے بے حد نقاہت ہوچکی تھی۔

طلحہ۔ سمیرہ۔۔ارم۔۔ سلطانہ اور فخر بھی موجود تھے۔

بس کردو یار اب وہ ٹھیک ہے "طلحہ مسلسل روتی ہوئی سمیرہ کو چپ کروا رہا تھا۔"

تم بے فکر رہو۔۔ حاکم شاہ کے اریسٹ وارنٹ جاری ہوگئے ہیں۔ ارم نے اچھا کیا کہ آتے" ہوئے اسکی گن اٹھا لائی۔ اس سے بڑا ثبوت اور کچھ نہیں تھا۔ اور پھر راشد بھی وقت پر پہنچا۔ اس نے بھی حاکم شاہ کے خلاف بیان دے دیا ہے۔ اسکے علاوہ اسکے ڈرائینگ روم کے سی سی ٹی وی کی ویڈیو بھی پولیس دیکھ چکی ہے "طلحہ نے فورا بھاگ دوڑ کرکے سب معاملات سنبھال لئے تھے۔

وہ بے حد سلجھا ہوا انسان تھا۔ اور اشاذ سے بالکل بھائیوں کی طرح محبت کرتا تھا۔

تھینک یو "وہ روتے ہوئے ارم کے گلے لگی اسکا شکریہ ادا کررہی تھی۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

مار کھاؤ گی۔ وہ ہمیں بھی اتنا ہی عزیز ہے جتنا تمہیں" ارم نے مصنوعی غصے سے اسکے" کندھے پر دھپ لگائی۔

کچھ ہی دیر مین اشاذ کو ہوش آچکا تھا۔ ڈاکٹر نے جیسے ہی اسے روم میں شفٹ کیا وہ سب اسے دیکھنے کمرے کی جانب بڑھے۔

جس لمحے اسے ارم کا فون آیا وہ کتنی ہی دیر ساکت رہ گئ۔

نکاح والے دن اسے دی جانے والی بددعا یاد آئی۔

اس کا ہنستا مسکراتا چہرہ۔۔۔ اسے زچ کرنےوالی مسکراہٹ۔۔محبت سے ٹکٹکی باندھے دیکھنا۔۔ اور وہ لمس۔۔۔۔

جہاں اس لمحے آنسو گررہے تھے۔ اس نے بے اختیار ہاتھ کی پشت دائیں گال پر رکھ کر جیسے اس لمس کو وہاں پھر سے جگایا۔

تم کب میرے دل کو اچھے لگنے لگے۔۔ مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔۔ مگر میں اس محرومی کا کیا" کروں۔۔ یہ مجھے مکمل تمہارا ہونے نہیں دیتی "وہ خود سے مخاطب تھی۔

سلطانہ اور فخر تو اسکے گولیاں لگنے اور ہاسپٹل پہنچنے کی خبر سنتے ہی گھر سے نکل پڑے تھے۔ مگر وہ بہت خواہش کے باوجود نہیں گئ تھی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

بس اللہ سے دعاگو تھی اسے بچالے۔

ہاں وہ شرمندہ تھی۔۔

ہاں وہ اپنے الفاظ پر اب قائم نہیں رہ سکتی تھی۔

ہاں وہ حقیقت جان گئ تھی۔۔۔

وہ اجنبی ہونے کے باوجود اسکی ذات کی ہر پرت کو پڑھ گیا تھا۔ کس قدر باریک بینی سے اس کا جائزہ لیا تھا۔

وہ واقعی اپنے مفروضوں کی دنیا میں رہنے والی۔ دوسروں کی نظروں سے لوگوں کو پرکھنے والی ایک عام انسان نکلی تھی۔

وہ تو اس لمحے جانی تھی کہ وہ شخص کتنا مختلف تھا۔ وہ اب جانی تھی کہ اسے شدید ناپسند کرنے کے باوجود اس کا دل اسکی جانب کیوں ہمکتا تھا۔

وہ بار بار ارم سے رابطہ کرکے اسکی خیریت معلوم کررہی تھی۔

اور شام میں جس لمحے ارم نے اسکے ہوش میں آنے کا بتایا اسے لگا ہر جانب ایک ٹھہراؤ۔۔ ایک سکون آگیا ہے۔

اسکے اندر باہر وہ شخص اس حد تک اپنی چھاپ بٹھا چکا تھا کہ اسکے دور ہونے کے خیال سے ہی زندگی اور سانسیں تنگ ہونے لگیں تھیں۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

موبائل کھول کر وہ تصویر نکالی جو سمیرہ نے ان دونوں کی مونال میں کھڑے باتیں کرتے اس رات کھینچی تھی۔

اسی رات سمیرہ نے اسے وہ تصویر بھیج دی تھی۔

جس میں وہ غصے بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی ہے اور وہ جگمگاتی نظروں سے اسے مسکراتے دیکھ رہا ہے۔ یکدم اسے کیا ہوا روتے ہوئے اشاذ کی تصویر پر اپنے کپکپاتے لب رکھ دیئے۔

تین دن ہوگ ۓ تھے اسے ہاسپٹل میں۔۔ سب اس کو دیکھنے آئے تھے نہیں آئ تھی تو ریم نہیں آئ تھی۔

وہ اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ سلطانہ نے نجانے کیا کیا واسطے دے کر اسکا مقام اشاذ کی نظروں میں گرا دیا تھا۔

سب ہو آئے ہیں تم بیوی ہو اسکی تمہیں جانا چاہیۓ۔۔ آج تمہارے ابو سے کہتی ہوں" تمہیں لے جائیں "سلطانہ نے اسکی کوئ بات سنے بنا حکم جاری کیا۔

ہاں مجھے جانا ہے ایک آخری بار اس سے ملنے "کچھ سوچ کر وہ راضی ہو گئ۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

جس وقت وہ ہاسپٹل پہنچی طلحہ کے علاوہ اور کوئی موجود نہیں تھا اس نے شکر کا سانس لیا۔

وہ اس وقت ارم اور سمیرہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

فون پر ایک دو بار ارم سے ہی اشاذ کی طبیعت کا سرسری سا پوچھا تھا۔ مگر سمیرہ کو تو اتنا بھی فون نہیں کیا تھا۔

کیسی ہیں بھابھی "طلحہ اسے فخر کے ساتھ کمرے میں آتا دیکھ کر خوشدلی سے بولا۔"

وہ لفظ بھابھی پر جزبز ہوئی۔

اشاذ بیڈ پر لیٹے کچھ حیران نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ تین دن سے نہ وہ آئی تھی نہ کوئی فون کرکے انسانیت کے ہی ناطے اس کا نہیں پوچھا تھا۔

اسے تو امید ہی نہیں تھی کہ وہ آئے گی۔

جی ٹھیک ہے "اشاذ کی گہری نظروں سے گھبراتے وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔"

اور انکل آپ سنائیں "اب وہ فخر صاحب کی جانب متوجہ تھا۔"

بالکل ٹھیک بیٹا۔۔۔ریم بیٹا پھول دو اشاذ کو "فخر نے اسے بکے ہاتھ میں ہی تھامے دیکھ کر" سرزنش کی۔

جی جی "وہ یکدم بوکھلائی۔ اشاذ کو دینے کی بجائے اسکے سائیڈ پر رکھے ٹیبل پر رکھ دئیے۔"

کیسے ہو بیٹا "وہ جو ریم کو دیکھنے میں محو تھا۔ فخر کی بات پر یکدم نظروں کا زاویہ بدلا"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

الحمداللہ انکل اس وقت کافی بہتر محسوس کررہا ہوں "اسکی آواز کی گھمبیر تا ریم کا دھڑکن تیز" کرگئ۔

انکل ایک منٹ بات سنئے گا "طلحہ فخر کو لئے کمرے سے باہر جا چکا تھا۔ وہ ان دونوں کو اکیلے" بات کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہتا تھا۔

میرا خیال ہے تم میری خیریت پوچھنے آئ ہو۔۔ یا زبردستی لائ گئ ہو "اس کی آواز میں" ہلکی سے نقاہت تھی۔ مگر لہجہ ہمیشہ والی شوخی لئے ہوئے تھا۔

کیسے ہیں آپ "اسکے دائیں جانب موجود صوفے پر بیٹھ کر وہ بس ایک نظر اسے دیکھ کر" نظریں جھکا چکی تھی۔

اسکی آنکھوں سے پھوٹتی روشنی کا وہ مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔

پاس آکر زخموں کو چیک کرلو۔۔ اندازہ ہوجائے گا کیسا ہوں۔۔ اور کتنی ٹوٹ پھوٹ ہو چکی" ہے۔ ویسے تو تم امید کررہی ہو گی کے مر ہی جاتا تو بہتر تھا۔ تمہاری جان تو چھوٹتی۔ افسوس میں بچ گیا۔ "اسکے بے باک انداز پر وہ ہاتھون کو مروڑنے لگی۔ مگر آخری جملوں پر ایک شکوہ کناں نظر اس پر ڈالی۔

مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا تھا "وہ اصل مدعے پر آئ۔"

وہ حیران ہوا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

آپ نے جس طرح اس دن پریس کانفرنس بلا کر مجھ پر لگے بدنامی کے داغ کو دھویا"

تھا۔میں اسکے لئے شکر گزار ہوں "وہ نظریں جھکائے اپنی ہی کہے جارہی تھی۔

اچھا پھر ۔۔ "اس کا لہجہ یکدم سپاٹ ہوا۔"

ریم نے کچھ چونک کر اسے دیکھا۔ جس کے چہرے پر اب پتھریلے تاثرات تھے۔

اور آپ نے امی کے واسطے دینے پر جیسے مجھ سے نکاح کرکے عزت دی۔۔ اسکے لئے"

بھی بے حد شکریہ "وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکے یہ الفاظ اشاذ کو کس تکلیف سے دوچار کررہے ہیں۔

تم کبھی بھی اپنی فرضی دنیا سے باہر آہی نہیں سکتیں "وہ ملامت کرتے لہجے میں گویا ہوا۔"

تو کیا یہ جھوٹ ہے کہ انکے کہنے پر آپ نے یہ نکاح نہیں کیا "وہ نظریں اٹھا کر بولی۔"

ہاں یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے کہا۔۔ مگر مین اس سے بہت پہلے تمہیں اپنانے کا فیصلہ"

کرچکا تھا "اشاذ نے ایک بار پھر اپنی پوزیشن کلئیر کی۔

اوہ پلیز۔۔۔ "وہ کسی صورت یقین کرنے کو تیار نہیں تھی۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا۔۔ نرس اس کا لنچ گرم کرکے لائ۔

لنچ کیا تھا سوپ تھا۔

ریم کو کمرے میں دیکھ کر وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

میں آپ کی بہت بڑی فین ہوں "اشاذ کا سوپ والا باؤل جلدی سے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر" وہ ریم کی جانب بڑھی۔ اسکے لئے یہ پہلا اتفاق تھا کہ کوئ فین اس سے یوں مل کر اسے بوکھلا دے۔ وہ نرس تو یکدم اسکے ساتھ لگ کر اس کا ہاتھ تھامے چٹا چٹ اسے پیار کر گئ۔

اسکی غیر ہوتی حالت دیکھ کر اشاذ کا قہقہہ لگانے کو جی چاہا۔

اففف آپکے ڈرامے۔۔ کیا کمال الفاظ اور کیا کمال ان کا چناؤ ہوتا ہے "اس نے گھبرا کر اشاذ" کو دیکھا جو دلچسپی سے اسکی اڑی رنگت دیکھ رہا تھا۔

سسٹر۔۔ آپ پلیز تھوڑی دیر بعد آجائیے گا۔۔ انکے تو ڈرامے ختم ہونے نہیں۔۔ لہذا آپ" وہ بعد میں آکر بھی ملاحظہ کرسکتی ہیں۔ مجھے اس وقت بھوک لگی ہے "اشاذ کی دہائیاں دینے پر اس نرس نے بمشکل ریم کو چھوڑا۔ مگر اسکی بات میں چھپے بہت سے طنز ریم اچھے سے سمجھ گئ تھی۔

اوہ سوری سر۔۔ وہ بس میم کو دیکھ کر میں ذرا جذباتی ہوگئ "وہ سر پر ہاتھ مارتی اپنی کوتاہی" بتانے لگی۔

وہ اپنے ساتھ کسی کا بھی جذباتی ہونا پسند نہیں کرتیں "وہ بات نرس سے کررہا تھا مگر طنز کے" تیر ریم پر چلا رہا تھا۔

وہ نرس فورا اشاذ کی جانب بڑھ کر اسے اٹھا کر بٹھانے لگی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

آپ آج رہنے دیں۔۔ اب میری بیگم آیا کریں گی تو یہ ہی یہ سب کام کریں گی۔۔ کیوں"
ریم "وہ جو کچھ دیر پہلے سنبھلی تھی۔ اشاذ کی بات پر پھر سے بوکھلا گئ۔

۔ اسکا دایاں کندھا جہاں گولی لگی تھی اس جانب والا ہاتھ وہ نہیں ہلا سکتا تھا۔ اور اسی ہاتھ سے کھانا ہوتا تھا۔ لہذا کوئ نہ کوئ اسے کھلاتا تھا۔ وہ خود سے نہیں کھا سکتا تھا۔

"جی"

جی۔۔ مجھے اٹھاؤ اور لنچ کرواؤ "اسکے حکم پر وہ نرس کے سامنے کڑوے گھونٹ بھر کر رہ گئ۔"

نرس وہیں موجود ان کو مسکراتی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

کوئ شوٹنگ ہورہی ہے یہاں "جیسے ہی ریم اسکے قریب آکر اسے کندھوں سے اٹھا کر"
بٹھانے لگی۔ اشاذ نرس کو وہیں براجمان دیکھ کر کسی قدر ناگواری سے بولا۔

نہیں نہیں وہ۔۔ "وہ بے چاری شرمندہ ہو کر تیزی سے باہر نکل گئ۔"

اتنے پیسے ان کو کس بات کے دے رہے ہیں۔ اگر خدمتیں ہم سے کروانی ہیں "اسکی اتنی"
قربت سے وہ بوکھلا گئ تھی۔ غصے سے اس پر چڑھائ کی۔

اتنے ڈیل ڈول والے اشاذ کو اٹھا کر بٹھانا کسی جان جوکھم سے کم نہیں تھا۔

اشاذ اسکی حالت سے حظ اٹھا رہا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

چلو کچھ احسان میں نے تم پر کیا۔ اب کچھ احسان تم مجھ پر کر کے بدلہ چکا دو "اسے نظروں" کی گرفت میں لیئے بولا۔

اس حالت مین بھی اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آرہا تھا۔

سوپ پلاؤ "اسے واپس صوفے پر بیٹھتا دیکھ کر رعب دار انداز میں بولا۔"

وہ دانت پیس کر رہ گئ۔

زہر نہ پلا دوں "منہ ہی منہ میں بڑبڑائ۔ مگر وہ بڑبڑاہٹ اشاذ تک بخوبی پہنچ گئ۔"

کرسی گھسیٹ کر اسکے قریب بیٹھی مگر کرسی بیڈ سے چھوٹی تھی۔ اس پر بیٹھ کر وہ نہیں پلا سکتی تھی۔

آخر ہولے سے اسکے بیڈ پر ٹک گئ۔

ہاتھ میں سوپ کا پیالہ پکڑ رکھا تھا۔ ڈراموں میں ایسے رومینٹک سین لکھنا کتنا آسان تھا مگر حقیقت میں ان کا سامنا کرنا ۔۔۔ کس قدر مشکل۔

ریم کو اب اندازہ ہوا تھا۔

کیا مسئلہ ہے "وہ جو مسلسل اسے گھور رہا تھا اور مسکرا رہا تھا ریم کو غصہ دلا گیا۔"

زہر اس ہاسپٹل میں نہیں ملتا۔ افسوس تمہاری یہ تمنا ادھوری رہ گئ "اس پر چوٹ کی۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

Take my mind

And take my pain

Like an empty bottle takes the rain

And heal

And take my past

And take my sense

Like an empty sail takes the wind

And heal

Take a heart

And take a hand

Like an ocean takes the dirty sand

And heal,

اسے اپنے قریب بیٹھے دیکھ کر وہ جیسے اپنی کچھ ادھوری خواہشیں اسے بتا رہا تھا۔

اس کو بھی لگاتے ہیں "ٹیبل پر سوپ کے نیچے جو نیپکن پڑا تھا اشاذ نے اسکی جانب اشارہ کیا"

ریم نے زچ ہوکر نیپکن اٹھایا۔ اسکے گریبان کی جانب دیکھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ٹی شرٹ کے گلے میں نیپکن پھنسایا۔ اسکی انگلیاں اسکے سینے سے مس ہوئیں۔ ریم کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑ گئ۔

تم اور تم سے محبت ۔۔۔ میری زندگی کا سب سے بڑا سچ ہے "وہ جو خاموشی سے کپکپاتے" ہاتھوں سے اسے سوپ پلانے میں مگن تھی۔ مگر اسکی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت خود میں نہیں رکھتی تھی۔

دھڑکتے دل سے اسکی خمار آلود آواز سننے لگی۔

میں نے تم پر نہیں شاید خود پر احسان کیا ہے "وہ مسلسل اسکی لرزتی پلکوں کو فوکس میں" رکھے ہوئے تھا۔

محبت بہت تکلیف دیتی ہے۔ یہ میں نے پہلی بار تب جانا جب میری ماں نے ہم پر ایک" اجنبی شخص کو فوقیت دی۔ لوگ کہتے ہیں محبت کی سب سے خالص شکل ماں ہوتی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں محبت کی سب سے خالص شکل وہ ہوتی ہے جس میں احساس ہو۔۔ جس میں درد اور تکلیف نہ ملے۔ جس میں دوسرے کے لئے اپنے احساسات اور جذبات کی قربانی دی جائے۔

پھر محبت کی خالص شکل بنتی ہے۔ اور وہ کسی رشتے میں بھی ہو سکتی ہے۔ "ریم کو آج پھر اسے سننا بہت اچھا لگ رہا تھا۔ وہ کچھ دیر کو رکا تو ریم نے پل بھر کو اسکا خوبصورت چہرہ دیکھا۔ کچھ لوگوں کے اندر کی خوبصورتی انہیں اور بھی خوبصورت بنا دیتی ہے۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اس وقت اشاذ کی گندمی رنگت بھی اسے چمکتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔

اور دوسری بار اس درد کو میں نے تب سہا جب تم نے نکاح والے دن مجھے شرابی اور زانی" بولا۔ "اسکی بات پر وہ سر جھکا گئی۔

ریم تم نے مجھے ویسے ہی سمجھا جیسے لوگوں نے مجھے تمہارے سامنے پیش کیا۔ آج اگر لوگ" تمہیں ویسا ہی سمجھ رہے ہیں جیسے اس میڈیا نے تمہیں انکے سامنے پیش کیا تو تمہیں برا کیوں لگا۔ تمہیں یہ سب الزام اپنی ذات پر تازیانے کی طرح برستے کیوں لگے؟ "اشاذ کے سوال اسے شدید شرمندگی سے دوچار کر رہے تھے۔

ماں باپ کے جانے کے بعد میں نے دنیا کی اس قدر باتیں سنی ہیں ریم کے مجھے اب دنیا کی" باتوں کا ڈر ختم ہوگیا ہے۔ میرے لئے یہی بہت ہے کہ اللہ میرے قریب ہے۔ اس نے ستر ماؤں والی اپنی محبت کا احساس مجھے ہر قدم پر دلایا ہے۔

میں اسے پیارا تھا اسی لئے اس نے ایک بار نہیں بار بار مجھے حرام موت سے بچایا۔ میں ڈپریشن کی اس اسٹیج پر تھا کہ اگر میں پاگل ہوجاتا تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں تھی۔ اس نے اس وقت میں بھی میری صلاحیتوں کو نکھارا۔ اس نے اس انڈسٹری کی ہر گندگی سے مجھے محفوظ رکھا۔ میں یہ نہیں کہتا میں بہت اچھا مسلمان ہوں۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

مگر اس نے پھر بھی مجھ سے محبت کی۔ تو میرے لئے اسکی محبت ہی کافی تھی۔ وہ مجھے جانتا ہے کہ میں زانی اور شرابی نہیں۔ میں نے کبھی کسی ایکٹرس کا فائدہ نہیں اٹھایا۔ "وہ چند پل کو رکا

ریم نے دھیان ہی نہیں دیا کہ وہ سوپ کب کا ختم کرچکا ہے مگر وہ پھر بھی اسکے بیڈ پر براجمان ہے۔

تم جانتی ہو اس انڈسٹری میں ایک رول کے لئے ان ایکٹرسز اور ماڈلز کو نجانے کتنی بار اپنی" عزت سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ ہر کوئ میرے ساتھ کیوں کام کرنا چاہتا ہے؟ اسی لئے کہ میں نے کبھی کسی کی عزت پر ہاتھ نہیں ڈالا۔ میں ان سے صرف پروفیشنل تعلق رکھتا ہوں۔ اسی لئے ہر کوئ میرے ساتھ کام کرنے کی خواہش مند ہوتی ہے "اسکے انکشاف ریم کو جھنجھوڑ کر رکھ گئ‌ے تھے۔

اور یہی بات بہت سے لوگوں کو ہضم نہیں ہوتی اور وہ مجھے نیچا دکھانے کے در پہ رہتے ہیں" "جیسے حاکم شاہ

اور پھر اس نے حاکم شاہ کے ساتھ ہونے والی لڑائ کی اصل حقیقت بتائ۔

میں نہیں جانتا مجھے اس رات اسکے منہ سے تمہارا نام سن کر کیا ہوا۔ مگر میرا بس نہیں چل" رہا تھا کہ اسکا کیا حشر کردوں "وہ دانت پر دانت جمائے بولا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اور پھر اس رات مجھ پر انکشاف ہوا۔ کہ ایک نک چڑھی کی محبت میں ۔۔ میں بری طرح"
غرق ہو چکا ہوں۔ پتہ نہیں تمہیں چڑاتے غصہ دلاتے کب تم اس دل میں بس گئ۔ "اسکی
نرم گرم نگاہوں کی تپش پر ریم کو احساس ہوا کہ وہ اب بھی اسکے بیڈ پر بیٹھی ہے۔

اٹھنے لگی کہ اس نے ہولے سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ کر اسکی کوشش ناکام کی۔

مگر میں۔۔۔۔ میں مکمل نہیں "اس نے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا۔ اشاذ کے مکمل ہاتھوں"
کے نیچے اسکے نامکمل ہاتھ کتنے بھدے لگ رہے تھے۔

آنکھوں سے آنسو لڑی کی صورت گالوں پر بہے۔ جنہیں وہ کب سے روکنے کی کوشش کررہی
تھی۔

پھر وہی بات۔۔ میں نے تمہیں کیا سمجھایا تھا۔یہاں کوئ شخص مکمل نہیں۔۔۔ نہ میں ۔۔"
نہ تم ۔۔ تو پھر گلہ کیسا "وہ کتنی آسانی سے اس بات کو فراموش کرگیا تھا جو بچپن سے اب
تک اسکے لئے تکلیف کا باعث بنی تھیں۔

تم اتنی خوبصورت ہو۔۔ مگر باتیں بہت بدصورت کرتی ہو "اسکا آنچ دیتا لہجہ۔۔ ریم کا وہاں"
بیٹھنا محال کرگیا تھا۔

زندگی میں کبھی پچھتائیں گے تو نہیں "اسکی محبتوں پر آنسو کیوں کر آنکھوں میں نہ آتے۔"
پچھتانا ہوتا تو تمہیں زندگی نہ بنا بیٹھتا "وہ کھل کر اپنی محبت کا اظہار کررہا تھا۔"
ریم نے جھجھکتے ہوئے اسکے کندھے پر ہولے سے سر رکھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اشاذ نے محبت سے اسکے دوپٹے سے ڈھکے سر پر پیار کیا۔

میں لوگوں کی نفرت سہہ سہہ کر تھک گئ ہوں "وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کررہی تھی۔"

اشاذ تو خود کو ہواؤں میں محسوس کررہا تھا۔ اسے لگا تھا اسے راہ راست پر لانے کے لئے بہت پاپڑ بیلنے پڑیں گے مگر ہمیشہ کی طرح اللہ اس معاملے میں بھی اس پر مہربان ہوگیا تھا۔

میری محبت سے تو نہیں تھکو گی؟ "اب یقین دہانی کی باری اشاذ کی تھی۔"

اسکے کندھے سے سر اٹھا کر وہ ہولے سے سر نفی میں ہلا گئ۔

میں تو آج یہاں آپ سے اس رشتے کو ختم کرنے کا کہنے آئ تھی "وہ اسے اپنی آمد کا" مقصد بتا رہا تھا۔

تو پھر بہتر ہے کہ میرے ختم ہونے کی دعا کرو۔۔ کیونکہ جیتے جی تو میں یہ رشتہ ختم نہیں" کرسکتا "اسکے سنجیدہ لہجے پر ریم نے خفگی بھری نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

ہاں تو اب نہیں کہہ رہی نا۔۔ ایسی فضول باتیں کرنا ضروری ہیں "وہ دہل کر بولی۔ ابھی تو" اسکی زندگی اسے دوبارہ ملی تھی اور وہ پھر سے ایسی باتیں کررہا تھا۔

ہاں تو تم نے تو بہت خوبصورت بات کی ہے۔۔ سڑیل کہیں کی "اسے گھورا"

اچھا کچھ دیر پہلے میں خوبصورت تھی۔۔ اب سڑیل ہوگئ "وہ آنسو صاف کرتے پنجے تیز کر" رہی تھی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

تم کتنی لڑاکا ہو۔۔۔ کہانیاں تو بہت محبت بھری۔۔ نرم مزاج لکھتی ہو۔۔ "وہ مصنوعی خفگی" سے بولا۔

ہاں تو خود ہی تو کہتے ہیں کہ کہانیاں اور اصل زندگی مختلف ہوتی ہے "وہ مزے سے اسی کی" بات اس پر لوٹا گئی۔

رخصتی چاہئیے اب تمہاری "وہ کیا بات کررہی تھی اور وہ کہاں پہنچ گیا تھا۔"

پہلے ٹھیک تو ہوجائیں "کچھ دیر پہلے جو اس سے لڑ رہی تھی اب آواز کی لرزش اس سے چھپا" نہیں سکی۔

ہاں تو تم پاس ہوگی تو ٹھیک بھی ہو جاؤں گا۔ تمہارا کیا بھروسہ آج جاؤ تو پھر آؤ ہی نا "وہ" پھر سے اسکے ارادوں سے اس سے پہلے باخبر ہوچکا تھا۔

جی نہیں آپ ٹھیک ہوں گے پھر "وہ اپنی بات پر زور دے کر بولی۔"

تم سے کون پوچھ رہاہے۔۔۔ میں نے اپنی ساس کے پاس درخواست جمع کروانی ہے اور" اگلے دن تم میرے پاس ہوگی "وہ ہنستے ہوئے مزے سے بولا۔

ریم نے بھنویں سکیڑیں۔ جانتی تھی سلطانہ واقعی اسے گھر سے جلد نکالنے کے در پہ ہیں۔

تو ابھی کیوں بتا رہے ہیں۔ جب رخصتی کروانے کے لئے آتے تو کہہ دیتے کہ ریم اٹھو آج" تمہیں رخصت کروانے آیا ہوں "وہ منہ بنا کر بولی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

یہی کروں گا "اسکی آنکھوں میں صاف شرارت ناچ رہی تھی۔"

ویسے تو ابھی بھی رخصتی کروائی جاسکتی ہے "اس کا لہجہ گھمبیر ہوا۔"

جی نہیں "وہ ایک ہی جست میں اس سے دور ہوئی۔"

فکر نہیں کرو۔۔ آج ان پٹیوں نے جکڑ رکھا ہے۔۔ لہذا تم آج ریلیکس رہو "اسکے دور ہونے" پر وہ معنی خیزی سے بولا۔

کوئی آپ کو سلانے کی دوائی نہیں ہے "وہ لرزتے لہجے پر بمشکل قابو پا کر بولی۔"

گال اسکی باتون سے دہک رہے تھے۔

بیمار کے ماتھے پر محبت سے ہاتھ ہی رکھ لو۔۔ کیا پتہ اس لمس سے ہی نیند آجائے "وہ" آنکھوں میں خمار لئے اسے دیکھ رہا تھا۔

نرس کو بلاتی ہوں۔ وہی آپکی طبیعت صحیح سے چیک کرے گی "اسکی بات پر وہ جاندار" مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس کا گھبرایا روپ دیکھ رہا تھا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک دے کر طلحہ اندر آیا۔

میرا خیال ہے سیز فائر ہوچکا ہے "وہ بھی انکے درمیان تلخی کو جانتا تھا۔"

ابو کہاں گئے؟ "اسے اکیلا اندر آتے دیکھ کر وہ حیرانی سے بولی۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

وہ تو کب کے چلے گئے۔ کوئ ضروری کال آگئ تھی۔ مین نے کہا بھابھی کو میں چھوڑ دوں" گا "طلحہ کی بات پر وہ ہکا بقا رہ گئ۔

دیکھ لو۔۔ انکل کو میرا خیال آگیا "وہ شرارتی لہجے میں بولا۔"

کوئ نیند کی دوائ نہیں۔۔ انہیں دیں ۔۔ سوئیں یہ "وہ اسکے مسلسل تنگ کرنے سے اکتا کر" طلحہ سے بولی۔ دونوں قہقہہ لگا اٹھے۔

مجھے سلا دو گی مگر جذبات نہیں سوئیں گے "طلحہ کے سامنے ایسی ذومعنی بات پر وہ محض" اسے گھور کر رہ گئ۔

وہ اس وقت دلہن بنی اشاذ کے کمرے میں اسکا انتظار کررہی تھی۔

کچھ دیر پہلے ہی ارم اور سیمرہ اسے کمرے میں چھوڑ کر گئیں تھیں۔ اشاذ ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا تھا۔ مگر جیسے ہی وہ چلنے کے قابل ہوا اس نے رخصتی کا شور مچا دیا۔

اور اس وقت وہ اسکے کمرے میں اسکی بیوی کی حیثیت سے موجود تھی۔

اس دن ہاسپٹل میں اشاذ نے اسکے دل سے ہر خدشہ نکال دیا تھا۔

اسی لئے وہ اپنی نئ زندگی کا آغاز بغیر خدشے کے دلی آمادگی سے کر رہی تھی۔

کھٹکے کی آواز پر اس کا سر جھکا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اشاذ نے قدم کمرے میں رکھے۔ پہلی بار اس نے ریم کا اس قدر سجا سنورا روپ دیکھا تھا۔
ڈارک بلیو اور ڈارک ریڈ لہنگے میں وہ کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی۔

دروازہ بند کرکے وہ اسکے قریب بیڈ پر بیٹھا۔

کیسی ہو۔۔ حسین دشمن "اسکی مسکراتی آواز میں کہے جانے والے الفاظ پر وہ مسکرائے بغیر" نہ رہ سکی۔ اپنی لمبی خمدار پلکیں اٹھا کر اپنے محبوب شوہر کو دیکھا۔

ساری زندگی آپ میرا یون ہی خون جلاتے رہیں گے "پیار بھرا شکوہ کیا۔"

نہیں ساری زندگی تو پیار کروں گا "محبت سے اسکی آنکھوں پر باری باری مہر محبت ثبت کی۔" ان آنکھوں نے ہی پہلی بار اسے اپنا گرویدہ بنایا تھا۔

وہ خود میں سمٹ گئی۔

اور پھر تھوڑا تھوڑا خون بھی جلاؤں گا۔ تاکہ تم میری محبت ملتے ہی خوشی سے پھول کر موٹی" نہ ہوجاؤ "وہ جو شرمانے کی تیاری کررہی تھی اسکی اگلی بات سن کر اسے گھور کر رہ گئی۔

اشاذ اپنی ازلی چڑانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔

پھر بلیو سوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا مخملیں کیس نکالا۔

اسے کھول کر اس میں سے جگر جگر کرتی خوبصورت سی انگوٹھی نکالی۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ہمیشہ کی طرح دھونس بھرے انداز میں اسکا ہاتھ پکڑ کر اس کی تیسری انگلی میں پہنا کر محبت سے اس پر ہونٹ رکھے۔

میں تو آج یہاں آپ سے اس رشتے کو ختم کرنے کا کہنے آئ تھی "وہ اسے اپنی آمد کا" مقصد بتا رہا تھا۔

۔"مجھے آپ سے معافی مانگنی ہے اس سب باتوں کے لئے جو میں نے آپکے بارے میں فرض کیں۔۔ لوگوں کی نظر سے آپ کو دیکھا۔ پرکھا۔ اور آپ پر اتنا بڑا بہتان لگایا "سر جھکائے وہ اشاذ کو شرمندہ سی سیدھا دل میں اترتی محسوس ہوئ۔ نظریں انگوٹھی پر جمی ہوئ تھیں۔

کیا ہم اس بات کو چھوڑ نہیں سکتے۔۔ میں جانتا ہوں تم نے کم علمی اور کم فہمی میں وہ سب" سوچا "اشاذ نے اسے شرمندہ ہونے سے بچایا۔

نہیں ۔۔۔ میں جب تک معافی نہیں مانگ لیتی۔ آپکے ساتھ اپنے رشتے کو لے کر پرسکون" نہیں رہ سکوں گی۔ پلیز۔۔ مجھے معاف کردیں۔۔ "اسکا وہی ہاتھ جو اشاذ نے پکڑ رکھا تھا اسے دونوں ہاتھوں میں تھامے وہ معافی مانگ رہی تھی۔

آپ صحیح کہتے تھے۔ کہ ایسے ہی بغیر جانے کمنٹس پاس نہیں کرتے۔ مفروضے نہیں گڑھ" لیتے۔۔۔ میں نے اللہ سے بھی بہت معافی مانگی ہے۔ کہ میں کون ہوتی ہوں خود کو پارسا اور لوگوں کو برا کہنے والی۔ مگر اللہ بھی تو تب تک معاف نہیں کرتا جب تک اس کا وہ بندہ نہ

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

معاف کرے جس کا ہم نے دل دکھایا ہے "اپنی گہری آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالے وہ اشاذ کا ضبط آزما رہی تھی۔

پلیز ایک بار کہہ دیں مجھے معاف کردیا "وہ آس آنکھوں میں لئے اس سے درخواست" کررہی تھی۔

"ہاں میری جان میں نے معاف کیا۔۔اگر تمہیں ایسے ہی سکون ملتا ہے تو یوں ہی سہی" اسکے ماتھے کا ٹیکہ درست کرتے وہ محبت سے چور لہجے میں بولا۔

لیکن دوبارہ یہ بات ہمارے درمیان نہیں ہوگی "اسکی بات پر وہ پرسکون سی مسکراہٹ لئے" اثبات میں سر ہلا گئ۔

اشاذ اگر ہمارے بچوں میں سے کسی کے۔۔۔۔ "وہ اپنا خدشہ ظاہر کر رہی تھی۔"

میڈم آپ بہت فاسٹ جارہی ہیں "اس کی پریشانی سے اس کا دھیان ہٹانے کے لئے وہ" اسے چھیڑنے لگا۔

اشاذ "وہ ہاتھ کا مکا بنا کر اسکے دائین کندھے پر ہلکا سا مار گئ۔"

آہ "اشاذ نے یکدم کندھا پکڑا۔۔"

سوری ۔۔ سوری۔۔ مجھے یاد نہیں رہا تھا "یہ وہی کندھا تھا جہاں اسے گولی لگی تھی۔"

اچھا یہ وہی کندھا تھا "آہ و بکا روک کر وہ شرارتی انداز میں بولا۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

اب آپکے پیٹ میں مکے ماروں گی "وہ اسے دھمکانے لگی۔ اسکے پیٹ کے زخم ابھی پوری" طرح ٹھیک نہیں ہوئے تھے۔

دہشتگرد بیوی "وہ مزے سے اسکا نام رکھ رہا تھا۔ پھر یکدم سیدھے ہوتے اسے خود میں" سمیٹ لیا۔

مجھے کوئ فرق نہیں پڑے گا اگر ہمارے بچے ایسے ہوئے۔۔ ان فیکٹ میں اپنی اولاد کو" سکھاؤں گا کا کسی بھی کمی کے ساتھ دنیا مین سر اٹھا کر کیسے جیتے ہیں۔ جیسے تمہیں سکھانا ہے۔ "اسکے حرف حرف میں ریم کے لئے محبت ہی محبت تھی۔

اس نے پر سکون ہو کر آنکھیں موند لیں۔

Lovers in the night

Poets trying to write

We don't know how to rhyme

But, damn, we try

But all I really know

You're where I wanna go

The part of me that's you will never die

You look at me and, babe, I wanna catch on fire

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ریم اسکے کندھے پر سر رکھے اسکی بوجھل آواز میں بولے جانے الفاظ کے سحر میں تھی۔

الفاظ کے سحر سے نکل کر اسکا چہرہ ہاتھوں میں پکڑے اب وہ اسے محبت کے سحر میں جکڑ چکا تھا۔

آئم شور تمہیں گھر بہت پسند آئے گا "رخصتی سے دو دن بعد ہی وہ ریم کو لئے اسلام آباد" آچکا تھا۔ گاڑی نے انہیں ائیر پورٹ سے پک کیا تھا اور اس وقت وہ ریم کے ہمراہ اپنے نئے گھر میں جارہا تھا۔ جب اس نے گھر خریدا تھا اسکے اگلے دن ہی سب کچھ اتنا گڑبڑ ہوگیا تھا کہ اسے اپنے نئے گھر جانے اور اسے دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔

ہاسپٹل میں ہی تھوڑی حالت بہتر ہوتے وہ ایک انٹرئیر ڈیکوریٹر کو گھر ڈیکوریٹ کرنے کا کہہ چکا تھا۔

کل ہی اس کا فون آیا کہ گھر مکمل ہوچکا ہے۔ اور اسی وقت اس نے اپنی اور ریم کی اگلے دن کی ٹکٹس بک کروا لیں۔

گھر یقینا بے حد خوبصورت تھا۔ مگر اسکے آس پاس کا علاقہ تو ریم کو بے حد پسند آیا تھا۔ گھر کے بالکل پیچھے مارگلہ کے پہاڑ تھے۔

اسکے چہرے پر خوشی دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا کے اسے گھر بے حد اچھا لگا ہے۔

پورا گھر ہی بے حد خوبصورت تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

ہاں جی تو اب جب جب دل کرے گا یہاں آؤ گی "وہ جو اپنے روم کی کھڑکی سے مارگلہ کے" پہاڑوں کو یک ٹک دیکھ رہی تھی۔ اپنے قریب کھڑے اشاذ کی بات سن کر حیرت سے مسکرائی۔

آپ کو یاد ہے "اپنی ہی بات دہرائے جانے پر وہ واقعی حیران ہوئی تھی۔"

ہاں نا تب ہی سے تو دل تم پر بے ایمان ہوچکا تھا "اسے بازوؤں کے گھیرے میں لے کر" ٹھوڑی اسکے سر پر رکھی۔ ریم کی پشت اسکے سینے سے لگی تھی۔

اب دونوں کا رخ پہاڑوں کی جانب تھا۔

تھینک یو اشاذ "وہ تشکر بھرے لہجے میں بولی۔"

اشاذ نے اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔

مجھے زندگی کی خوبصورتیوں سے روشناس کرانے کے لئے۔ "اسکے لہجے میں سرخوشی تھی۔"

پاگل "ہنس کر اسے خود میں بھینچا۔"

ایک بات کہوں مانیں گے "وہ جو اس میں گم ہورہا تھا اسکی بات پر ہنکارا بھر کر رہ گیا۔"

"کہو"

آ۔۔ آپ نانا کو اور اپنے والدین کو معاف کردیں "وہ جھجھکتے ہوئے بولی۔"

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

"نانا کو تو اسی دن معاف کردیا تھا جب وہ تم سے نکاح پر بلا چوں چراں مان گ ئے تھے"
اسے کندھوں سے تھام کر اسکا رخ اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا۔

ہاں مگر والدین کو شاید نہ کرسکوں۔۔ تم اس تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتی جس سے وہ مجھے" اور سمیرہ کو دوچار کرکے اپنی زندگی سے خوشیاں کشید کرنے نکلے تھے۔ "وہ اسے تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی ہاں مگر یہ موضوع ہر بار اسکی تکلیف دو چند کرجاتا تھا۔

میں بہت تو نہیں مگر کچھ اندازہ کرسکتی ہوں۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ہم انکے کئے کا" اختیار اللہ کے ہی ہاتھ میں رہنے دیں۔ وہی انکے لئے جزا و سزا تجویز کرے۔ ہم بس خود سرخرو ہوجائیں۔۔ اور یہ سرخروئی معاف کرکے ہی مل سکے گی۔

میں آپ کو مجبور نہیں کروں گی کہ آپ ان سے ملیں۔ مگر وہ جب بھی رابطہ کریں۔ تو اب آپ نے ان سے بات کرلینی ہے۔ بہت خوش اخلاقی سے نہیں۔۔ مگر بس سلام دعا میں بھی کیا حرج ہے۔ ہمیں تو اللہ کی خوشنودی چاہئیے نا۔۔ لوگوں سے کیا مطلب "وہ اشاذ کی ہی زبان بول رہی تھی۔

اور اسی میں اس کو قائل کررہی تھی۔ وہ ہولے سے مسکرایا۔ اسکے بال مٹھی میں جکڑ کر انک نرمی محسوس کی۔

تمہیں کتنے گر آگئے ہیں نا۔۔ مجھے قائل کرنے کے "محبت پاش نظروں سے اسکے صبیح" چہرے کو دیکھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

آخر آپ کر رنگ تو چڑھنا تھا "وہ ایک مان سے گردن اٹھا کر بولی۔"

اشاذ نے محبت سے لب اسکی پیشانی پر رکھ دیئے۔

ٹھیک ہے جیسے تم کہو "اسکے کان میں گنگنا کر اسے اور مان بخشا۔"

ہر سال کی طرح اس سال کا بھی بیسٹ ڈرامہ رائٹر ایوارڈ جاتا ہے ریم اشاذ کو "مائیک پر" ہوسٹ کے بولے جانے الفاظ کے ساتھ ہی پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

اشاذ نے اس کا نام اناؤنس ہوتے ہی محبت سے اسے ساتھ لگا کر مبارک دی۔

وہ بھی مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ سے اٹھ کر اسٹیج کی جانب بڑھی۔

اب وہ اشاذ کے ساتھ ہر تقریب میں جاتی تھی۔ اس نے لوگوں کو فیس کرنے کا گر اشاذ سے سیکھ لیا تھا۔

اور اشاذ کو لوگوں کو معاف کرنے کا گر سکھا دیا تھا۔ اسی لئے اب وہ صفدر کو وہی محبت دیتا تھا جس کے وہ خواہاں تھے۔ اپنے ماں باپ سے بھی کبھی کبھی فون پر بات کرلیتا تھا۔

ان دونوں نے اپنی نامکمل وجود کو ایک دوسرے کی محبت سے مکمل کر لیا تھا۔

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.

سمیرہ کی شادی ہوچکی تھی۔ اور ارم کے آجکل رشتے آرہے تھے۔ وہ سب بے حد پرسکون زندگی گزار رہے تھے۔

اسٹیج پر پہنچ کر اس نے پورے حق سے وارڈ وصول کیا۔

ریم پلیز۔۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس موقع پر کچھ کہیں "پروگرام کے ہوسٹس نے اسے" مائیک تھام کر کچھ بولنے پر اکسایا۔

میں اللہ کی ذات کے بعد سب سے زیادہ مشکور اپنے شوہر اشاذ کی ہوں جنہوں نے مجھے" اعتماد دیا اور خود کی صلاحیتوں کو مزید نکھارنے کا موقع دیا۔ بہت سے لوگ پوچھتے ہیں آپ کی تحریروں میں یہ نکھار مزید بڑھ گیا ہے۔ تو یہ نکھار ان رنگوں کی وجہ سے ہے جو میرے شوہر سے مجھے ملے ہیں۔ "اس کی خوبصورت آواز پورے ہال میں گونج رہی تھی۔

اشاذ نے فخر سے اسے دیکھا۔ جو آج لوگوں میں بولتے جھجھک نہیں رہی تھی۔ بلکہ اعتماد سے بول رہی تھی۔

دونوں ہی ایک دوسرے کے رنگ میں رنگ گ ےئے تھے۔

ختم شد

© 2020 Copyright Classic Urdu Material. All rights reserved.